۷۸۶/۹۲

لهُوالمَوجُودُو المَقصُودُ

حیدرِ چشت حضرت علّامہ اسدنظامی قدس سرہُ العزیز

کا بصیرت افروز، رُوح پرور اور مبسُوط تذکرہ بموسُوم

مناقبِ اسدیہ

مؤلف و مرتب

عبداللہ اسدی

چشتی سیریز

سلسلۂ مطبوعات چشتیہ نظامیہ اسدیہ

نام کتاب	مناقب اسدیہ
تذکرہ مبارک	خواجۂ عالم حضرت علامہ اسد نظامی جیو قدس سرہ العزیز
پروف ریڈنگ	محمد بشیر فریدی اسدی، محمد منظور احمد فریدی اسدی
کمپیوٹر کمپوزنگ	بابا فرید (قدس سرہ) کمپیوٹر گرافکس اینڈ کمپوزنگ سنٹر اسلام آباد
طابع و ناشر	چشتی سیریز، جہانیاں ضلع خانیوال (پنجاب، پاکستان)
سال اشاعت	۱۴۲۴ ہجری المقدس
قیمت مجلد	نگاہِ کرم التفات بحقِ معاونین

ملنے کا پتہ

محمد منظور فریدی اسدی، بابا فرید (قدس سرہ) کلاتھ ہاؤس، مین بازار جہانیاں

ڈاکٹر محمد ماجد چشتی نظامی اسدی، حسنین سینٹری سٹور، لوہا بازار جہانیاں ضلع خانیوال

انتساب

حضرت مخدوم و شیخ **تبارک اللہ** صاحب جیو دہلوی حنفی
چشتی نظامی قدس سرہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ محبوب الٰہی
نظام الدین دہلوی حنفی چشتی فریدی قدس سرہ العزیز
کی ذاتِ گرامی سے اس کتاب کا انتساب کرنے کی
سعادت حاصل کی جاتی ہے کہ جنکے مزارِ اقدس کے قدموں
میں بیٹھ کر یہ کتاب مکمل ہوئی

محتاجِ التفاتِ کرم

عبداللہ اسدی

آج یہ کیسا محبت میں اثر دیکھا ہے
آپ ہی آپ تھے ہم نے تو جدھر دیکھا ہے

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۲	کسی کو بُرا کہنے کی ممانعت	۶۹
۳۳	مخالفین سے برتاؤ	۶۹
۳۴	اُمراء کی اصلاح	۷۰
۳۵	دینی اشاعت وترویج	۷۱
۳۶	حضرت سیدنا امام اعظم قدس سرہ سے والہانہ تعلق	۷۲
۳۷	حضرت مخدوم خواجہ عالم قدس سرہ کی تبحر علمی	۷۴
۳۸	حضرت مخدوم باباصاحب جیو قدس سرہ العزیز سے محبت	۸۰
۳۹	مقام غوثیت	۸۲
۴۰	حضرت مخدوم خواجہ عالم قدس سرہ کی علمی نگارشات	۸۳
۴۱	ذوقِ سماع	۸۶
۴۲	بزرگان دین کے اعرائس کا اہتمام	۸۹
۴۳	آپ کا ذوقِ شعروسخن	۹۰
۴۴	دعوتِ حضوری	۹۱
۴۵	علائق دُنیا سے نفرت	۹۱
۴۶	تاثر وعظ	۹۱
۴۷	علوم القرآن	۹۲
۴۸	حضرت مخدوم خواجہ عالم قدس سرہ کی نظر میں ادب	۹۳

حمدِ خداوند کریم

کلام مبارکہ شیخ المشائخ حضرت منشی غلام خواجہ چشتی نظامی قدس سرہ العزیز

حمد خُدا کے نغمے بُلبل جو گا رہی ہے
گلشن میں شاخِ گُل کو بے خود بنا رہی ہے

تیری بھی ذات مولیٰ ہے لائق ستائش
مدحت سرائے تیری دِل کو لُبھا رہی ہے

محشر میں عاصیوں کی بخشش ضرور ہو گی
لَا تَقْنَطُوْ کی آیت مژدہ سُنا رہی ہے

مانند نقشِ پا کے برباد ہو کے ہستی
نقشہ دوئی کا جذب اُلفت مٹا رہی ہے

اک تُو ہی جلوہ گر ہے برگ و حجر میں
ہر شے میں شان مولا قدرت دکھا رہی ہے

وقتِ نزع نہ کیوں نازاں ادؔب عدم کو
کلمہ کے ساتھ تن سے یہ رُوح جا رہی ہے

نعتیہ کلام مبارکہ

شیخ المشائخ قطب العالم حضرت منشی غلام حسن شہید چشتی نظامی قدس سرہ

قسم بقبلۂ روئے تو یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
خدا کی قسم ہمارا قبلہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ہی تو ہیں

رواست سجدہ بسوئے تو یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
یا رسول اللہ ﷺ تمہاری طرف ہمارا سجدہ ہے

زبانست تازہ بذکر تو ، اے حبیب ازل
اے اللہ کے دوست ہماری زبان آپ کے ذکر سے تازہ ہے

دل است زندہ بہ بوئے تو یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
یا رسول اللہ ﷺ ہمارا دل آپ کی خوشبو سے تازہ ہے

کمال حُسن ازلست مظہر اعلیٰ
ازل سے آپ (ﷺ) کا کمال حُسن روشن ہے

جمال روئے نکوئے تو یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
آپکی خوبصورتی یا رسول اللہ ﷺ میرے لیے نیکی کا سبب ہے

بود بمذہب مَا حج اکبر معنی
ہمارا مذہب آپ کے روضہ مبارک کا طواف کرنا ہی صحیح ہے

طواف کعبۂ کوئے تو یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہمارا طواف آپ کی گلی ہی کا ہے یا رسول اللہ ﷺ

ز بند دام جہاں چوں حَسنؔ بود آزاد
جس وقت پر حسنؔ دُنیا سے جانے لگے

اسیر حلقہ موئے تو یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
یا رسول اللہ ﷺ تیری زلفوں کا قیدی بنوں

استغاثہ بحضور

غوث الاعظم حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ

ہمیں بھی عطا ہو لقا غوث الاعظم :: ہمیں بخش دو اب جلا غوث الاعظم
یہ مانا بُرا ہوں بُروں سے بُرا ہوں :: تُو دامن میں اپنے چُھپا غوث الاعظم
آپکے سایۂ لطف میں سب بھکاری :: سبھی پہ ہے احساں تیرا غوث الاعظم
بچھاتے ہیں آنکھیں جہاں تاجوَر بھی :: وہیں حاضری ہو سدا غوث الاعظم
حوادث نے گھیرا مجھے ہر طرف سے :: نگاہِ کرم سے بچا یا غوث الاعظم
پکارے گا ہر اک وہاں نفسی نفسی :: ہو لب پہ میرے اسم یا غوث الاعظم
ہے اسم مبارک تیرا وجہ تسکین :: تیرا اسم میری غذا غوث الاعظم
اہل نسبت کی خاطر وہی لاتخف کا :: تیرا مژدۂ جاں فزا غوث الاعظم
مجھے در پہ اپنے بُلا لینا آقا :: پلا دو ساغر عشق یا غوث الاعظم
قبر میں حشر میں ، میری لاج رکھنا :: مجھی پہ ہو تیری نگاہ یا غوث الاعظم
نہ کچھ پاس میرے بجز رُوسیاہی :: مجھے آسرا ہے تیرا یا غوث الاعظم
غم معصیّت سے خدارا چھڑا دو :: کرم سے کرم کی نگاہ غوث الاعظم
خودی بے خودی کے بھنور سے نکالو :: ہو ایسی کرم کی نگاہ غوث الاعظم

کہنا قبر میں فرشتوں کو اے عبداللہ اسدی
ہیں کرم سے میرے بادشاہ غوث الاعظم

تعارف کتاب ہذا

یہ کتاب سیّدی ومُرشدی حیدرِ چشت وخواجۂ عالم حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ العزیز کا پہلا مطبوعہ تذکرہ ہے اس میں صاحب تذکرہ والا تبار کے فضائل وشمائل، زُہد وتقویٰ، دینی اشاعت وترویج، اخلاق حمیدہ، علمی ورُوحانی و معاشرتی خدمات، خداداد شہرت، ذوقِ سماع، خانقاہی نظام، عقیدۂ ختم نبوت اور موٗقف قدمی شیخ بغداد کا ذکر جمیل بڑے ہی احسن طریقے سے کیا گیا ہے

یہ گنجینۂ معانی اسرار محبان واثق اور احباب صدق وصفا کیلئے ایک شوق انگیز ومحبت خیز نسخہ اور رُشد وہدایت کا بیش بہا خزینہ ہے جسے پڑھنے سے نورِ ایمان اور رُوح کو تازگی حاصل ہوتی ہے، طالبانِ صادق کو ایک ایک نسخہ ضرور پاس رکھنا چاہیے تاکہ روشن احوالِ بزرگان سے شوق وذوق پیدا ہو اور ان کی متابعت سے ریاضت ومجاہدات اور عبادت کا شوق غالب ہو اور درویشوں کی صحبت کی طرف طبیعت راغب ہو کیونکہ درویشوں کی خوشنما صحبت ایک کیمیائے سعادت ہے

اُمید واثق ہے کہ عارفانِ سلوک وعرفان اور صاحب علم ودانش اس بے نظیر اور بابرکت کتاب کو پسندیدگی اور قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے کیونکہ کتاب کی تالیف وترتیب میں تحقیق کی نہج نو اور اسلوبِ جدید کو پیش نظر رکھنے کی کوشش کی گئی ہے، اُردو ادب میں یہ تذکرہ مبارکہ یقیناً ایک حسین ترین اور گرانقدر اضافہ ہے

ڈاکٹر محمد ماجد چشتی نظامی اسدی

پیش لفظ

وحدہٗ لا شریک کے بندے :: وحدہٗ لا شریک ہوتے ہیں

زیرِ نظر کتاب ''مناقب اسدیہ'' مردِ قلندر قطب المشائخ سراج السالکین برہان الوصلین منہاج المتقین حیدرِ چشت خواجۂ عالم حضرت علامہ اسد نظامی حنفی چشتی نظامی انصاری قدس سرہ العزیز کی ذاتِ مقدسہ پر مختصر مگر جامع تذکرہ ہے جس میں مؤلف نے آپ کے خاندانی پس منظر، شخصی کردار وافکار، علمی ودینی خدمات، صفات وکمالات، تصرفات کاملہ، خصائص مقدسہ، فضائل ومحامد، مذہبی عقائد ونظریات، خداداد شہرت اور اخلاقِ کاملہ کا ذکر جمیل بڑے ہی احسن طریقہ سے کیا ہے جس میں قارئین کرام کو جابجا عقیدت ومحبت کی چاشنی نظر آئے گی

فکری افلاس کے اس پُر فتن دور میں عوام الناس کے اذہان وقلوب پر فرقہ پرستی اور مختلف قسم کے عقائد ونظریات کا راج دن بدن بڑھتا نظر آرہا ہے اور اپنے اسلافِ اُمت سے ملتِ اسلامیہ کا تعلق وعشق نقش برآب ہورہا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین اسلام جس کی بنیاد ہمارے آقا ومولا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکھی ہم لوگ اس دین اسلام کو قرآن وحدیث، صحابہ کرام وآئمہ دین اور اولیاء کاملین کے احکامات اور ارشادات کی رُو سے نہ تو سمجھتے ہیں اور نہ ہی ان پر صحیح طور پر عمل پیرا ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ ہم سب مسلم برادری، اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی سوانح حیات کا مطالعہ کریں کیونکہ

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے "اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ" علماء کرام سے یہاں مراد اولیاء اللہ ہیں جنکی تعریف قرآنِ مجید میں یوں کی گئی ہے "اَلَآ اِنَّ اولیاء اللّٰہ لا خوف" علیہم ولا ھُم یحزنُوْن" اور یہی وہ جماعت ہے جس کی وضاحت قرآن پاک میں اس طرح کی گئی ہے " ولتکن منکم اُمّۃ" یدعون الی الخیر و یأمُرُوْن بالمعروف و ینھون عن المنکر ط واولٰئک ھُم المُفلِحُوْن" اور "عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ" کے مصداق اولیائے عظام کے ذکر خیر سے دل صاف اور رُوح پاکیزہ ہو جاتی ہے، ان اکابر حضرات کی سیرت مقدسہ آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت پاک کا کامل نمونہ ہوتی ہے جو راہِ نجات ہے اسی سلسلے میں اس تالیف مقدس میں خواجۂ عالم مردِ قلندر حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ العزیز کی عبقری شخصیت اور دین وملّت کے بقاؤ استحکام کیلئے اُنھوں نے جو گرانقدر خدمات سرانجام دیں جن سے اہل سلسلہ وعوام الناس کو روشناس کروانا مقصود ہے

ایں سعادت بزورِ بازو نیست :: تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

دُنیا کے بہت سے حقائق ایسے ہیں کہ اگر ان کو بے تعصب ہوکر دیکھا جائے تو وہ اپنی صحیح شکل میں نظر آتے ہیں لیکن اگر ان پر ذہنی الش کے ساتھ نگاہ ڈالی جائے تو پھر اس کا رزلٹ اُلٹ حاصل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کو تنقید کی نظر سے دیکھنے والا خود تنقید کا شکار ہو جاتا ہے کیونکہ ان حضرات (اولیاء اللہ) کی سیرتِ پاک مثل آئینہ ہوتی ہے ہر کسی کو اپنا آپ ہی نظر آتا ہے

دونوں جہاں آئینہ دکھلا کے رہ گئے
لانا پڑا تمہی کو تمہاری مثال میں

یہ مقدس و مطہر تالیف ہمہ قسم کے تنقیدی نقطہ نظر، تعصبانہ روش اور فرقہ پرستی سے یکسر پاک ہے اس کو مؤلف نے اس خوبصورت انداز میں تحریر کیا ہے کہ قاری نہ صرف شیخ الشیوخ حضرت مخدوم قبلہ خواجۂ عالم قدس سرہ کے خاندان سے آگاہی حاصل کر سکتا ہے بلکہ آپکے معاصرین بزرگوں کے اذکار جلیلہ سے بھی فیض یاب ہو سکتا ہے اور آپ کے ذکر خیر عظیم سے خود آگاہی کی منزلیں بھی طے کرتا چلا جاتا ہے اس گوہر نایاب کا مطالعہ اُمت محمدیہ کے لیے ایک بیش بہا خزینہ ہے اور اس علمی کاوش کا ورق ورق ضخیم اور علم و دانش کا نگینہ ہے یہ تالیف لطیف اس امر کو واضح کر رہی ہے کہ خواجۂ عالم و مرد قلندر حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ العزیز گفتار و کردار، فکر و عمل اور مقام عشق و مستی کے کس بلند ترین مقام پر فائز ہیں یہ تذکرہ اُردو ادب میں ایک گرانقدر اضافہ ہوگا

مؤلف نے حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ کے فضائل و شمائل، فیوض و برکات اور مقامات و کمالات اور تحقیقی لحاظ سے علم و ادب اور تاریخ و سیرت کا یہ خوبصورت تاج محل کھڑا کیا ہے جس کو دیکھ کر بے ساختہ زبان پکار اٹھی ہے کہ

براں ماند کہ گوئی از مئے و مشک مثال دوست بر صحرا نوشتی

یعنی لگتا ہے کہ کسی نے مشک اور شراب (طہورہ) کی مدد سے صفحۂ دشت پر محبوب کی تصویر بنا دی ہو

مخدوم من خواجۂ عالم جیو قدس سرہ کی سیرت مبارکہ پر یہ پہلا مستند تذکرہ اور پاکیزہ کاوش ہے اس کو پڑھ کر قلب نورانیت سے منور ہو جاتا ہے اور رُوح کو تسکین ملتی ہے اس تالیف کو حضرات خواجگانِ چشت موجب رشک اہل بہشت، حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری قدس اللہ سرہ، حضرت شیخ الاسلام والمسلمین، زبدۃ الانبیاء حضرت بابا فرید الدین مسعود گنجشکر قدس سرہ اور مرشدی ومولائی خواجۂ عالم حضرت علامہ اسد نظامی جیو قدس سرہ کی خدمت اقدس میں بڑے تزک و احتشام کے ساتھ پیش کر رہے ہیں تاکہ قبولِ بارگاہ ہو کر اہل ذوق کی رُوحانی تسکین کا موجب بنے

ذکر نیکو رفتگان دارد ثواب :: عاصیاں را می رہانداز عذاب

ذکر ایشاں ذکر آں یزداں بود :: یاد نیکو یاد آں سبحاں بود

گر قبول اُفتد زہے عز وشرف

محمد عبد الرؤف چشتی نظامی اسدی

پیغام محبت اہل محبت کے نام

؎

محبتوں کے دیئے نفرتوں کی آندھی میں

جلانے والے بڑی مشکلوں سے گذرے ہیں

برصغیر پاک و ہند میں خواجگان چشت کی علمی و روحانی خدمات نہ صرف قابل ذکر ہیں بلکہ باعث عمل ہیں کیونکہ ان کے کردار وافکار کی اساس دینی اُمور پر مبنی ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ان حضرات کے کسی بھی قول وفعل میں از سر مو تضاد و تفاوت کا شائبہ تک موجود نہیں اور آج تک اعدائے دین میں سے کوئی بھی اہل قلم یا صاحبِ ذہن انگشت نمائی کرنے کی جسارت نہ کرسکا کیونکہ ان حضرات کے فکر ونظر اور علمی و روحانی بساط آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ پر مبنی ہیں، اولیائے چشت کا یہی ایک کارنامہ ہے کہ انھوں نے دنیا ومافیہا سے بے نیاز ہوکر کفر وباطل کے سامنے سدِ سکندری کی طرح ڈٹ گئے جنکی بنا پر کفر کی آماجگاہیں نہ صرف کمزور ہوتیں ہوتی چلی گئی بلکہ ان کے تمام عزائم مسدود راہ ہوگئے خواجگان چشت کی بدولت صدیوں سے بت پرست اور ہر ذی محیر والعقول اشیاء کی پوجا کرنے والے ایک خدائے لم یزل کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہوئے نظر آئے معبودانِ باطل کے خودساختہ چشمے ویران تر ہوتے چلے گئے چشم فلک جن پر ورطۂ حیرت میں تھی انسانی عقل گنگ ہوکر رہ گئی کہ یہ کون ہیں؟ ان کے عزائم کیا

ہیں؟ کہ ایسے حضرات بے سروپا، بے اسلحہ وسامان آکر جہاں تشریف فرما ہوئے وہیں وہ خطہ کفر و باطل سے پاک ہوکر باعثِ رحمت بن گیا اگر خدانخواستہ یہ حضرات اپنا قدم مبارک اس دھرتی پر نہ رکھتے تو یہ خطہ اسی طرح کفر و باطل کی آمجگاہ بنا رہتا، جگہ بہ جگہ بتوں کے سامنے انسان جبیں سائی کرتے ہوئے نظر آتے اور خدائے پاک کی عبادت اوران پر ایمان لانے سے ہمیشہ کے لیے قاصر رہتے

صداقتوں کا علم سرنگوں نہ ہونے دیا
اگرچہ جبر کے سب مرحلوں سے گذرے ہیں

تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ جب بھی کوئی کسی جگہ شیطانی منحوس عکس نظر آیا اور اس نے اپنی بدبختی شیطانیت کا برملا مظاہرہ کیا اور یہاں تک کہا

ہم چو ما دیگرے نیست

لیکن جب کسی چیز کی انتہا ہوجائے تو پھر انھیں سبق آموز فطرت کی طرف موڑنے کے لیے ایک ایسا وطیرہ سامنے آجاتا ہے اور وہ راہِ ہدایت کی شکل میں متشکل ہوکر کفر کے راستے پر کوہِ گراں بن جاتا ہے

بہت آساں سمجھ رکھی ہے رسم عاشقی شاید
جسے دیکھو بنا پھرتا ہے ان کے جانثاروں میں

یہ وہ طرز طریق ہے جو ایک اپنے جلو میں اٹل حقیقت رکھتا ہے کہ جب وہ سامنے آیا تو اس کے تمام عزائم خاشاک کی طرح دھول بن کر اڑتے ہوئے

نظر آئے چشم فلک جن پر حیران و ششدر تھی اور انسانی عقل کے دعویدار انگشتِ بدنداں تھے......یہ کیا تھا؟......کیا ہوا؟......اور کیسے ہوا؟

بھلا دینا نہیں آساں شہیدوں کے زمانے کو
زمانہ چاہیے خونی نوشتوں کے مٹانے کو

خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین حسن سجزی قدس سرہ العزیز کے رُوحانی کمالات کا ذکر کرتے ہوئے صاحب تکملہ سیر العارفین لکھتے ہیں

''نظر کمر بر کسے چوں خواجہ معین الدین حسن سجزی قدس سرہ برافتادے درزماں آنکس از کفر تائب شدہ در حلقۂ اسلام می آمدے''[1]

ترجمہ: جب کسی شخص پر بھی خواجہ معین الدین حسن سجزی قدس سرہ (حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ) کی نظر پڑتی تو اسی لمحہ وہ شخص کفر سے تائب ہو کر اسلام کے حلقہ میں آجاتا تھا

موجودہ صدی میں سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے معروف بزرگ خواجۂ عالم حضرت علامہ اسد نظامی جیو قدس سرہ غوث الدھر، منبع اسرار، مطلع انوار، شمع عالم، جامع فضل وکمالات اور کشف وکرامات میں کامل واکمل تھے اور مستجاب الدعوات ایسے تھے کہ جو کچھ زبان مبارک سے فرماتے تھے وہی ہو جاتا تھا، حق تعالیٰ نے آپ کو وہ قدرتِ کاملہ وکرامات عطا فرمائی تھیں کہ اگرچہ مقام کتنا ہی دُور ہوتا

---

[1] حضرت مولانا فضل اللہ قادری اویسی ملتانی علیہ الرحمہ، تکملہ سیر العارفین، ص۱۱۹

آپ طرفۃ العین میں وہاں پہنچ جاتے اور پھر واپس چلے جاتے تھے، اکثر اوقات نماز مدینہ منورہ میں ادا فرماتے جس سے آپکی رُوحانی قوت اور کمال عظمت واضح ہے نیز یہ کہ حضرت مخدوم خواجہ ُعالم قدس سرہ کے خانقاہی نظام کے ذریعے اس قدر مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچا جس کی کم از کم موجودہ دَور میں نظیر نہیں ملتی

الغرض خواجگانِ چشت کی خدمات بسلسلہ علم و عمل اس قدر گراں بہا ہیں کہ جو انسانی بساط سے فزوں تر ہے جیسے کہ خواجگان چشت علیہم الرحمہ کے بارے میں حضرت مخدوم جلال الدین جہانیاں جہاں گشت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں

''بریں فقیر منکشف گشت کہ سلسلہ عالیہ چشتیہ بر جملہ سلاسل فوقیت می دارند و چشتی بزرگ بر جملہ بزرگان اہمیت می داشتند''[۱]

ترجمہ: اس فقیر (حضرت جہانیاں جہاں گشت علیہ الرحمہ) پر یہ انکشاف ہوا کہ سلسلہ عالیہ چشتیہ تمام سلاسل پر فوقیت رکھتے ہیں اور چشتی بزرگ تمام بزرگوں پر اہمیت رکھتے ہیں

غرضیکہ جو افضلیت و عظمت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کرم التفات سے خواجگانِ چشت علیہم الرحمہ کو حاصل ہوئی وہ بذات خود ایک مسلمہ حقیقت ہے

بندہ عاجز محمد رمضان اسدی

---

۱ حضرت مخدوم شیخ جلال الدین جہانیاں جہان گشت علیہ الرحمہ، خزانہ جلالی ص ۱۱۹ (قلمی)

حِصّہ اوّل

مناقبِ اہلبیت

؎

کتنے حسین لوگ تھے جو مل کے اک بار
آنکھوں میں جذب ہو گئے دِل میں اُتر گئے

حیدرِ چشت وغوث الاعظم حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ

عمر ہا در کعبہ و بُت خانہ مے نالد حیات
تا ز بزم غیب یک دانائے راز، آید بیروں

خاک کے خمیر میں سے اَن گنت صورتیں منصۂ شہود پہ جلوہ گر ہوئیں کہ جنھیں دیکھ کر اُفق خاور اپنے شباب کو اور مہہ تاباں اپنی ضوفشانی کو، سیارگاں اپنی جھلملاہٹوں کو، کرۂ ارضی اپنی رونقوں کو، گلستان و بوستان اپنے گلہائے رنگ و بُو کو ان کے تلووں کی نازک مزاجی پہ قربان کر دیں تو انسانیت بھی ایسی عدیم النظیر ہستیوں کی سدا تلاش میں رہتی ہے کہ جنھیں دیکھ کر خود انسانیت ایسے مہتابوں پہ خود فریفتہ ہو جاتی ہے مگر ایسی ہستیاں ودیعت کریمی کے بغیر مترشح نہیں ہوتیں جن کی تلاش خود فطرتِ کائنات کرتی ہے

تاب یک جلوہ نیاور ورنہ موسےٰ و نہ طور
ایں دلم ہست کہ زیں گونہ ہزاراں دیگرہ است

ان عظیم ہستیوں میں غوث الاغیاث حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب چشتی نظامی انصاری جیو المعروف خواجۂ عالم حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ العزیز بھی شامل ہیں جنھوں نے لاریب اپنی تمام عمر اور متاعِ حیات عشق رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ مقدسہ کو اپنا کر روشنی کا مینار روشن کیا آپکا قلم گمراہان و بے دین کے لئے راہ ہدایت کے راستے دکھاتا رہا

آپکی فراستِ مومنانہ وکردارِ مجاہدانہ دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ واقعی مردِ قلندر حضرت علامہ اسد نظامی جیومجدّد برحق، محقق المدقق اور حامیٔ دین وملت ہیں

ایں سعادت بزور بازو نیست :: تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آپ نے اپنی کمالِ عظمت کی بناپر دینی ورُوحانی اقدار کی اشاعت وترویج کرنے میں جس قدر کارنامے سرانجام دیئے وہ بذات خود ایک حقیقت ہے

حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ ایک شفاف آئینہ تھے ہر شخص کو حضور کے آئینہ میں اپنے خصائل عادات واطوار نظر آتے تھے کا ذہین آپ کی رُوحانی مجالس میں اپنی غیر اسلامی حرکات وسکنات سے باز رہتے اور آئندہ کیلئے دائمی طور پر تائب ہوجاتے آپ کا ارشادگرامی ہے کہ ’’تمام کائنات بذاتِ خود ایک آئینہ ہے اور اس کا جمال حقیقی ذات مقدس ہے اور جو کچھ موجود ومشہود ہے وہ فی الحقیقت اس رب العالمین حیٌ و قیوم کا نورِ جمال ہے اہل مشاہدات ومکشوف اس حقیقت کو بخوبی جانتے ہیں‘‘ جس شخص نے بھی خواجۂ عالم حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ کی زیارت باسعادت حاصل کرنے کا شرف فرمایا ہے وہی ان کیفیات کو جانتا ہے جو بھی ایک بار جن کی مجلس مبارکہ میں حاضری دیتا وہ تمام عمر کے لئے آپ کا گرویدہ ہوجاتا، آپ کے الفاظ مبارک میں جو چاشنی اور لذت محسوس ہوئی وہ دائرۂ اختیار سے باہر ہے جسے انسانی ادراک، لسانی قوت اور لرزاں قلم کچھ اظہار کرنے سے عاجز وقاصر ہے

کرشمۂ قدرت

مخدوم العارفین، حیدرِ چشت، غوث الاغواث، صاحب فیض لامتناہی، واقفِ رموز حقیقت، اہل زمان کے برگزیدہ، درویش کامل واکمل، آفتابِ جہاں جامع الخلافت، آقائی ومولائی، سیدی ومُرشدی حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب حنفی چشتی نظامی انصاری جیو المقلب خواجۂ عالم حضرت علامہ اسد نظامی (جیو)

حضرت قبلہ شیخ محترم والمکرم دونوں جہاں کے غوث، حصولی اور حضوری علوم کے مالک، کتابی منقوش کے رموز داں، اسرار لوح محفوظ کے راز دار تھے، خرق عادات کا لباس اور توفیق عبادت کا خلعت جو معرفت اور حقیقت کی سنجاف سے آراستہ تھا آپ نے زیب بدن کر رکھا تھا آپ نے ۲۱ رصفر المظفر ۱۳۴۸ھ بروز سہ شنبہ کو علمی صورت سے نکل کر عنصری پیکر کے وطن کو صبح صادق کے وقت اپنی ولادت کے جلوہ سے منور فرمایا

آپ کی ولادتِ باسعادت ہونے سے قبل آپ کے تشریف فرما ہونے کی خوشخبری غوث الاعظم حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی قدس سرہ مرید وخلیفہ مخدوم العالمین حضرت خواجہ محمد سلیمان صاحب تونسوی قدس سرہ نے دی تھی

حضرت خواجۂ عالم جیو قدس سرہ بے حد ذہین اور قدرت کاملہ کے فضل وکرم کے ساتھ قوۃ حافظہ اور شعورِ علم وآگہی سے مرصّع تھے آپکا عہد طفولیت لہو ولعب سے بالکل پاک وصاف رہا حالانکہ عام طور پر بچپن میں شعور کا فقدان ہوتا ہے مگر اس

مردِ قلندر نے اپنے اسلاف ملت کے نقش قدم پر گامزن ہوکر تمام منہیات شرعیہ سے اپنے پہلو کو بچائے رکھا جنکی ابتدائی زندگی ذکر وفکر میں بسر ہوئی کیونکہ ایسا صرف ان شخصیات سے رونما ہوتا ہے جنہیں قدرت کاملہ نے کسی اہم عہدے پر فائز کرنا ہوتا ہے اور جن سے اپنے دین متین کی خدمات کو سرانجام لینا ہوتا ہے

تعلیم وتربیّت

آپ نے ابتدائی تعلیم قرآن مجید اور اس کی تفسیر والدہ ماجدہ مسماۃ حضرت بی بی عطاء الٰہی علیہ الرحما سے حاصل کی یہ بی بی عفت مآب صالح واصلانِ حق سے تھیں، فارسی ادب کی کتابیں حضرت حاجی غلام مجتبیٰ انصاری جیو قدس سرہ سے پڑھیں جو شان عظیم، طبع کریم اور حالت مستقیم رکھتے تھے اور حضرت قبلہ صوفی غلام مصطفےٰ صاحب انصاری چشتی نظامی قدس سرہ جو تمام علوم دینیہ کے متبحر عالم اور صوفی بزرگ تھے سے حدیث، فقہ، تصوف وسلوک اور طب کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی کیونکہ صوفیائے کرام کے نزدیک فقر وولایت کی راہ پر گامزن ہونے سے قبل شرعی علوم کی واقفیت ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ آپ نے سلوک کا راستہ بعد میں طے کیا اور شرعی علوم ومعارف پہلے حاصل کیے

علوم وفنون سے فارغ ہوکر خدمتِ دین متین کے ساتھ ساتھ تشنگان علوم باطنیہ کو بھی فیض یاب فرماتے رہے حضرت مخدوم خواجہ عالم قدس سرہ العزیز مسلکاً اہلسنت حنفی مشرباً چشتی نظامی نسباً انصاری تھے آپکا سلسلۂ نسب کئی واسطوں

سے صحابیٔ رسول مقبول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے
عنفوان شباب کے پہنچنے تک آپ عالم باعمل ہونے کے علاوہ عالم رُوحانیت کے
درخشندہ آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے آپ کے علمی و رُوحانی مقام کا کوئی شخص بھی
کما حقہٗ اندازہ نہیں کرسکتا اور نہ ہی جن پر کوئی حرف گیری کرسکتا ہے کیونکہ

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم :: چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

سلسلہ عالیہ بہشتیہ خاندانِ چشتیہ نظامیہ کے نامور صوفی بزرگ اور عالم دین
حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ ظاہر و باطن میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے تصرف آپکا اوپر
جن وانس کے تھا جو کچھ زبان مبارک سے صادر ہوتا فوراً اس کا ظہور ہوجاتا تھا
غرضیکہ آپ سراپا مجسّم اخلاق و کشف و کرامات تھے

آپکا معزز خاندان

آپ کے آباؤ اجداد فقر و درویشی اور بزرگی و برگزیدگی میں یگانۂ روزگار
ہوئے ہیں آپ کا معزز گھرانہ نہ صرف ملتان شریف بلکہ برصغیر پاک و ہند میں
نہایت احترام وعقیدت کی نظر سے دیکھا جاتا رہا ہے آپکا خاندان تمام خاندانوں
اور خانوادوں سے بالخصوص علم وفضل، زہد وتقویٰ، حق شناسی و خدارسی اور علم طب
کے لحاظ سے منفرد حیثیت رکھتا چلا آرہا ہے نیز یہ کہ آپ کے خاندان کی علمی، ادبی
اور عسکری خدمات قابل تحسین ہیں سچ تو یہ ہے کہ آپ کا گھرانہ علم وادب کے
ساتھ ساتھ دین اور مذہب میں نمایاں مقام کا حامل ہوا ہے

والد ماجد حضرت مخدوم خواجۂ عالم قدس سرہ

آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت قاضی غلام مرتضٰی صاحب انصاری علیہ الرحمہ تھا جو حضرت حافظ نور محمد صاحب انصاری علیہ الرحمہ کے فرزندِ ارجمند تھے آپ نہایت ہی صالح اور متقی تھے ولادت باسعادت کھگے والا، ملتان شریف میں ہوئی ابتدائی فارسی اور عربی کتابیں اپنے والد گرامی کی خدمت اقدس میں پڑھیں منتہی کتابیں حضرت مولانا نور احمد ارائیں علیہ الرحمہ کی خدمت میں پڑھیں کُتب تصوف حضرت پیر عبدالرحمٰن شاہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہ کر پڑھیں اور طب کی تعلیم حضرت مولانا خدا بخش ولد قاضی خدا یار انصاری علیہ الرحمہ ساکن قصبہ لوٹھڑ سے اپنے گاؤں کھگے والا سے گھوڑی پر سوار ہو کر روزانہ جا کر پڑھتے

اوصاف حمیدہ

آپ پسندیدہ سیرت، نیک و سادہ طبیعت اور نہایت ہی کریم و حلیم تھے خوش گفتار، خوش کردار اور صوم و صلوٰۃ کے بہت پابند تھے قرآن مجید نہایت ہی خوش الحان اور قرأت کے ساتھ پڑھتے جس سے سامعین کو لطف و مزہ حاصل ہوتا شب و روز درس و تدریس اور نماز و تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتے آپ متوکل و قانع علی اللہ تھے اور درود شریف کا ورد ہر وقت نوک زبان رہتا تھا پندرہ سال تک چک نمبر ۱۱۴، دس آر کی جامع مسجد میں امامت کے فرائض بخوبی سرانجام دیئے

آپ طبیب بھی تھے آپ کے ہاتھ میں بہت شفا تھی دُور دُور سے مریض آتے اور شفا پاتے، طبی نسخہ جات خود تیار کرتے اور حاجت مندوں کو فی سبیل اللہ عطا فرماتے ہمدردی اور رحم دلی آپکا خمیر تھا ہمیشہ مخلوق خدا کی رہنمائی میں مصروف رہتے تھے بے شمار اوصاف حمیدہ وشمائل پسندیدہ کے ساتھ موصوف تھے

علمی ذوق

ہمیشہ درس وتدریس وہدایت وتعلیم میں مستغرق رہتے آپکو کریما، نامہ حق، پندنامہ، گلستان، بوستان، یوسف زلیخا اور مثنوی شریف کے اکثر وبیشتر اشعار بھی یاد تھے اکثر جمعہ کے دن وعظ فرماتے اور آخری عمر تک آپکا طبی شغل بھی جاری رہا

رحلت شریفہ

وصال اقدس حضرت قاضی غلام مرتضٰی انصاری علیہ الرحمہ نوے سال کی عمر میں بتاریخ ۱۹ر ماہ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ بروز سوموار ہوا جنہیں حضرت مخدوم سیّد لعل حیدر شاہ بخاری سہروردی علیہ الرحمہ کے گورستان میں سپرد خاک کیا گیا

اولادِ امجاد

حضرت قاضی غلام مرتضٰی انصاری علیہ الرحمہ کے چھ فرزندانِ گرامی ہیں جن میں سے دو صاحبزادے عالم طفلی میں انتقال فرما گئے اور دو دخترانِ عفت پناہ ہیں جن میں مردِ قلندر حضرت علامہ اسد نظامی قدس اللہ سرہ العزیز قابل ذکر ہیں

والدہ ماجدہ حضرت مخدوم خواجۂ عالم قدس سرہ

آپکی والدہ صاحبہ جو صدق وصفا، زہد وتقویٰ میں بے مثل تھیں کا اسم گرامی ''بی بی عطا الٰہی'' تھا بڑی عابدہ اور زاہدہ تھیں جنکے مشاہدات ومکاشفات مشہور ہیں آپ کا فقر، بزرگی اور عظمت احاطہ تحریر میں نہیں لائی جا سکتیں

شب و روز زہد وعبادت، مجاہدات و ریاضات اور خدمتِ خلق میں گزارتیں نیک فطرت غریب پرور اور پیکرِ جود وسخا تھیں اپنی تمام عمر گوشہ نشینی میں اپنے بزرگوں کی مطابقت، صوم وصلوٰۃ، اوراد ووظائف اور تلاوتِ قرآن مجید میں صرف فرمائی مسکینوں اور حاجت مندوں کے حال پر بے حد رحم فرماتیں

آپ اپنے وقت کی ابدال تھیں گرد ونواح کا علاقہ آپکا نہایت عقیدت مند تھا سخاوت اور مروّت میں بے مثال، صدقہ وخیرات بہت کرتیں، علم ظاہر وباطن کی بڑی عالمہ تھیں قرآن مجید کے حقائق ومعانی وہ وہ بیان کرتیں کہ سامعین کو اُن پر رشک آتا تھا فضائل وکمالات آپ میں بہت تھے

جب کبھی کسی کو کوئی ضرورت پیش آتی تو آپکی خدمت میں حاضر ہو کر دُعا کیلئے عرض کرتا تو جن کی نظر کرم کی بدولت اس کی پریشانی رفع ہو جاتی اور کام دُرست ہو جاتا، آپ کی خرق عادات اور کرامات بے شمار ہیں

جن کی مزارِ اقدس گورستان حضرت مخدوم سیّد لعل حیدر شاہ صاحب بخاری سہروردی قدس سرہ چک نمبر ۱۰R-۱۱۴ میں مرجع خلائق ہے

حضرت صوفی غلام مصطفےٰ انصاری قدس سرہ

حضرت قبلہ صوفی غلام مصطفےٰ انصاری چشتی نظامی فخری قدس سرہ العزیز فرزند ارجمند حضرت حافظ نور محمد صاحب انصاری چشتی نظامی فخری قدس اللہ سرہ حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ کے حقیقی عم محترم بزرگ شخصیت تھے جن کی زندگی برضائے الٰہی واطاعت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بزرگان دین کے مزارات مقدسہ پر حاضری اور فراہمی کتب تصوف وسیاحت میں بسر ہوئی

ولادتِ باسعادت

آپ کی ولادتِ باسعادت ۲۸/ماہ جمادی الاول ۱۳۱۸ھ بمقام بستی ٹھلے والہ شریف تحصیل وضلع ملتان شریف میں ہوئی

حصولِ علم

تمام ابتدائی کتابیں اپنے والد گرامی حضرت حافظ نور محمد انصاری علیہ الرحمہ سے پڑھیں اور منتہی کتابیں حضرت مولانا نور احمد چشتی نظامی فخری سیالوی علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ) مرید حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی قدس اللہ سرہ (المتوفی ۱۳۰۰ھ)، کتب تصوف حضرت پیر محمد عبدالرحمٰن شاہ کشمیری علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ) کی خدمت میں جا کر پڑھیں فارغ التحصیل ہو جانے کے بعد درس وتدریس کا سلسلہ جاری کیا حضرت قبلہ صوفی صاحب بزرگان سلف کی طرح

حاضر العصر میں وہ کمالات اور تصوف، ریاضت، ولایت میں درجہ کمال کو پہنچے

دینی وروحانی مصروفیات

حضرت قبلہ صوفی صاحب کی زندگی بھر مصروفیات علم وروحانی علوم ومدارج طے کرنا ہی رہا کبھی بھی کسی کے دست نگر نہ رہے بلکہ متوسط درویشانہ زندگی بسر کی

درویشانہ سفر

شیخ کامل کی زبان گوہر فشاں سے بارہا یہ فرمان سنا کہ حضرت قبلہ صوفی صاحب نے اجمیر شریف، سرزمین پاکپتن شریف، دہلی شریف، احمد آباد شریف، چشتیاں شریف تونسہ شریف، خیر پور شریف، ملتان شریف کے بیشتر بزرگان دین بالخصوص خواجگان چشت کے مزارات مقدسہ پر اکثر حاضریاں دیں

بیعت وخلافت

حضرت قبلہ صوفی صاحب قدس سرہ العزیز خاندانی طور پر چشتی نظامی فخری جمالی تھے خیر پور شریف کی معروف روحانی درگاہ حضرت خواجہ خدا بخش صاحب خیر پوری قدس سرہ (المتوفی ۱۲۵۱ھ) کے سجادہ نشین حضرت قبلہ میاں عبدالخالق خیر پوری علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۳۵۸ھ) کے مرید وخلیفہ تھے خاکسار نے اپنے شیخ مکرم و معظم کی زبان گوہر سے یہ فرمان سماعت کیا کہ حضرت قبلہ صوفی صاحب قدس سرہ سال میں تین چار مرتبہ خیر پور شریف جاکر روحانی استفادہ کرتے تھے

علمی وادبی دلچسپی

آپ بچپن ہی سے [illegible] اور اسلام سے زبردست شیدائی تھے آپ کی علمی دلچسپی اس قدر زیادہ تھی کہ برصغیر پاک وہند میں جہاں بھی تشریف لے جاتے تو وہاں پر اولیائے کاملین کے مزارات پر حاضری دینے کے بعد وہاں کے قدیمی کتب خانوں میں سے قرآن وحدیث و تصوف اور طب کی کتابیں خریدتے تھے جن کی خرید کردہ تمام کتابیں خاکسار کے شیخ کامل کے پاس موجود ہیں جن سے آپکا علمی تبحر مترشح ہے

آپکا ذوق شعر وسخن

حضرت قبلہ صوفی صاحب نیو قدس سرہ صاحب شعر وسخن بزرگ تھے جن کا فارسی، اردو اور سرائیکی کلام غیر مطبوعہ حالت میں محفوظ ہے

اخلاص وکردار

آپ صاحب خوارق عادات، مظہر کرامات وبرکات، حلیم الطبع، سلیم الوضع تھے جنہوں نے تمام عمر خلائق کو بھی ہدایت وارشادات سے سرفراز فرمایا

وصال اقدس

بتاریخ ۳ ، ۵ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ بروز سہ شنبہ بوقت دس بجے دن حضرت قبلہ صوفی صاحب نیو قدس سرہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئے جن کی بھی اولاد [illegible]

حضرت حاجی غلام مجتبیٰ صاحب انصاری قدس سرہ

حضرت حاجی غلام مجتبیٰ انصاری جیو قدس سرہ ولد حضرت قاضی نور احمد انصاری علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت بستی میاں پور میں ۱۳۲۵ھ ہجری المقدس کو ہوئی رشتہ کے اعتبار سے آپ حضرت مخدوم خواجہ عالم قدس سرہ کے حقیقی ماموں تھے جنہوں نے ابتدائی فارسی عربی کتابیں اپنے والدگرامی کی خدمت میں پڑھیں اور دیگر آخری کتابیں حضرت پیر عبدالرحمٰن شاہ صاحب کشمیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ) کی خدمت میں پڑھیں

بیعت مبارکہ

حضرت حاجی غلام مجتبیٰ انصاری علیہ الرحمہ خاندانی طور پر چشتی نظامی فخری جمالی تھے حضرت حاجی موصوف کی بیعت حضرت پیر عبدالخالق صاحب خیر پوری علیہ الرحمہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت خواجہ خدا بخش خیر پوری قدس سرہ سے تھی

میاں پور سے کھگہ والہ کی طرف

حضرت حاجی موصوف علیہ الرحمہ موضع میاں پور سے بستی کھگے والا شریف میں اقامت گزیں ہوئے مدت تک یہاں کی جامع مسجد میں امامت وخطابت فرماتے رہے آپ معرفت کے دریا میں غریق اور محبت کے شعلہ سے حریق فروتنی وبردباری اور کسر نفسی وخاکساری میں بے مثل تھے

دینی خدمات

حضرت حاجی صاحب علیہ الرحمہ صاحب علم و عمل شخصیت تھے نہایت خوش خط ہونے کے علاوہ دینی خدمات کے سلسلے میں لوگوں میں جا کر نماز پڑھنے کی ترغیب، حلال کمانے اور حرام سے بچنے کی از حد تاکید فرماتے سخاوت اور ایثار میں فراخ دل تھے ظاہر اور باطن میں پاک باز تھے کریم النفس، علما دوست اور مہمان نواز تھے ہمیشہ مخلوق خدا کی خدمت اور دلجوئی میں مصروف رہتے عابد و زاہد صائم الدہر، قائم اللیل اور متوکل علی اللہ و صابر بدرجہ کمال تھے

اخلاص و کردار

حضرت حاجی صاحب قدس سرہ مجمع فیض اتم و معدن لطف و کرم تھے آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند، سنت نبوی و دین احمدی کے پیرو تھے صلاح و تقویٰ کے زیور سے آراستہ اور خلق و مروت سے پیراستہ، ہر ایک امیر و فقیر کے ساتھ نہایت حسن سلوک فرماتے آپ صاحب [illegible] و کرشمہ تھے

[illegible]علت شریفہ

وصالِ اقدس حضرت حاجی غلام نبی [illegible] انصاری جیو قدس سرہ بتاریخ ۲۶ ماہِ ذوالحج ۱۳۹۴ھ بروز جمعۃ المبارک بمقام بستی جھلے والہ شریف مضافات ملتان شریف میں ہوا، لاولد فوت ہوئے

اجازت و خرقہ خلافت حضرت خواجہ علامہ قدس سرہ

مرد قلندر حضرت علامہ اسعد نظامی قدس سرہ چشتیہ مشائخ میں نامور بزرگ ہوئے ہیں آپ نے اپنی عمر کا زیادہ تر حصہ سیر و سیاحت، درس و تدریس و تالیف و تصنیف، طالبین اور صاحب نسبت حضرات کو ہدایت و تلقین اور انبیائے کرام علیہم السلام اور بزرگان دین کے مزارات پر حاضری میں بسر ہوا کیونکہ ان حضرات سے روحانی استفادہ و امداد حاصل کرنا کتاب و سنت سے عین مطابق ہے خلائق سے ہمیشہ مستور الاحوال رہتے لیکن کشف و کرامات کی وجہ سے اظہر من الشمس تھے

یہ عشق نے دیکھا ہے یہ عقل سے پنہاں ہے
قطرہ میں سمندر ہے ذرے میں بیاباں ہے

آپ حضرت قبلہ خواجہ محمد عبدالرزاق صاحب خیرپوری بیو قدس سرہ کے مرید و خلیفہ تھے، حضرت خواجہ غلام زکریا صاحب تونسوی قدس سرہ سے بھی آپ نے فیض پایا اور خلافت کی نعمت حاصل کی اس کے علاوہ بے شمار بزرگان دین سے آپ کو خلافتیں بھی ملیں جن میں سے چند ایک کا ذکر تبرکاً یہاں کیا جاتا ہے

حضرت شیخ احمد بصری سجادہ نشین حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ العزیز (بصرہ)، حضرت شیخ جنید سجادہ نشین حضرت ممشاد دینوری قدس سرہ (بصرہ)، حضرت شیخ علی حزین بصری چشتی سجادہ نشین حضرت مخدوم و شیخ غیاث الدین سجزی قدس اللہ سرہ العزیز (سجستان)، حضرت شیخ احمد بغدادی سجادہ نشین حضرت شیخ

عبدالقادر جیلانی قدس سرہ (بغداد) حضرت شیخ محمود سجادہ نشین حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی جیو قدس سرہ (بغداد)، حضرت شیخ علی کردی سجادہ نشین حضرت امام احمد بن حنبل قدس سرہ، حضرت شیخ معروف سجادہ نشین حضرت مخدوم جنید بغدادی سہروردی قدس سرہ، حضرت شیخ فضیل بن حسن سجادہ نشین حضرت خواجہ معروف کرخی سہروردی قدس سرہ، حضرت شیخ شہاب الدین احمد سجادہ نشین حضرت خواجہ سری سقطی سہروردی قدس سرہ، حضرت شیخ احمد بن ناصر سجادہ نشین حضرت امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہ (بغداد)، حضرت شیخ محمد بن احمد سجادہ نشین حضرت امام موسیٰ کاظم قدس سرہ (بغداد)، حضرت شیخ مسعود بن محمود سجادہ نشین حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، (بغداد، سلیمانیہ) حضرت شیخ ساجد بن حسن سجادہ نشین حضرت شیخ محمود بغدادی قدس سرہ (بغداد)، حضرت شیخ مسعود بن احمد سجادہ نشین عبدالواحد بن زائد بصری قدس سرہ (بصرہ)، حضرت شیخ سلطان بن ناصر سجادہ نشین حضرت حذیفۃ المرعشی قدس سرہ (بصرہ)، حضرت شیخ محمود بصری سجادہ نشین حضرت خواجہ ھبیرۃ البصری قدس سرہ (بصرہ)، حضرت شیخ معین بن احمد سجادہ نشین حضرت امام غزالی نقشبندی جیو قدس سرہ، حضرت قبلہ پیر محمد ارشاد حسین نقشبندی قدس سرہ (چورہ شریف)، حضرت مولانا پیر امانت علی شاہ لاہوری چشتی نظامی علیہ الرحمہ (لاہور)، حضرت سائیں شیر علی حنفی چشتی صابری قدس سرہ (چک نمبر 10R-114 جہانیاں)، حضرت

تحریک پاکستان کے دنوں میں جنہوں نے صوبہ پنجاب کا دورہ کیا اپنے حلقہ مرید و احباب میں مسلم لیگ کو ووٹ دینے اور تحریک پاکستان کو کامیاب کرانے پر زور دیا۔ خیر پور میں احراری اور ہندوؤں کا زور تھا آپ کی کاوشوں کی بدولت خیر پور شریف سے مسلم لیگ کو سو فی صد ووٹ ملے اور وہ کامیاب ہوگئی

تحریک پاکستان کے وقت اور بعد میں ملک بھر میں جب وہابیوں نجدیوں نے اپنے مخصوص عقائد و نظریات کو فروغ دینا چاہا تو آپ نے اپنے اسلاف کے حکم کے مطابق ایسے بے راہ رو لوگوں کی بے حد مخالفت کی آپکا فرمان اقدس ہے

"وہابی، دیوبندی، تبلیغی، مودودی، رافضی، خارجی، خاکساری
نجدی قسم کے لوگوں سے آپ اگر اجتناب نہ کریں گے تو
تمہارا ایمان کبھی بھی ابلیس کے دست و برد سے محفوظ نہیں
رہ سکے گا لہذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے بے دین
لوگوں سے مکمل طور پر اجتناب کیا جائے تا کہ دنیا و آخرت
میں رب و رسول کی بارگاہ میں سرخروی حاصل ہو سکے"[۱]

آپ جمعیت علماء پاکستان تحصیل حاصل پور کے صدر تھے جب پاک سنی تنظیم شروع ہوئی تو اس میں بھی حصہ لیا نجدی قسم کے لوگوں سے آپ عمر بھر الگ تھلگ رہے کیونکہ آپ یہ سمجھتے تھے کہ یہ گروہ عظمت مصطفٰے اور اولیائے کرام کے علم و عقائد کا مخالف ہے اس لیے ان سے اجتناب کرنا بے حد ضروری ہے

---

۱ آپ کی یہ تحریر مرد قلندر حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ کی لائبریری میں محفوظ و موجود ہے

چشتیاں شریف کے ایک مشہور سنی مولوی مرتضیٰ صاحب نے بنام مذہب سنی کتاب لکھی جس کا مسودہ آپ کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا تو آپ نے اس کی تصدیق فرما کر باقاعدہ دستخط کر دیئے

آپ کی مذہبی غیرت کا یہ عالم تھا کہ خیرپور شریف میں ایک شخص کے مرنے پر خیر العلوم کے مفتی غلام قادر جب نماز جنازہ پڑھانے کیلئے آگے بڑھا تو آپ نے اس کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنے سے نہ صرف انکار کر دیا بلکہ تمام مجمع میں یہ اعلان فرمایا کہ یہ مولوی چونکہ دیوبندی ہیں لہذا اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں حضرت صاحب علیہ الرحمہ کے نزدیک مذہب اہل سنت وجماعت ہی برحق ہے ان کے علاوہ تمام فرقے گمراہی ہے

مذہب سنی کتاب وسنت است   جائے سنی درمیان جنت است

حضرت قبلہ محمد عبدالرزاق صاحب چشتی نظامی قدس سرہ شریعت مطہرہ وسنت سنیہ کے ایسے پابند تھے کہ کبھی کوئی فعل وقول آپکا خلاف شریعت وسنت کے نہیں ہوا۔ اخلاق حمیدہ اور تواضع منکسرانہ کا یہ حال تھا کہ ہر کس وناکس سے ساتھ نہایت کشادہ پیشانی اور لطف و مدارت کے ساتھ پیش آتے لیکن بدمذہبوں اور گستاخوں کیلئے سیف بے نیام "اشداء علی الکفار رحماء بینہم" کی صحیح تصویر تھے

سالہا باید کہ تا یک مرد حق پیدا شود
بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

فضائل وکمالات حضرت مخدوم خواجۂ عالم قدس سرہ

آپ نہ صرف علم رُوحانیت کے بحرِ زخار تھے بلکہ علم ظاہری کے عالم العالم تھے آپ کی زندگی کے تمام لمحات سنت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے مطابق بسر ہوتے رہے آپ ہمیشہ اہل دُنیا سے بے پرواہ رہے قناعت آپ کا خاص شعار تھا آپ لباس وضع میں کچھ امتیاز نہیں رکھتے انتہائی سادہ لباس پر اکتفا فرماتے آپ کی زندگی سادگی اور فقر کی جامع زندگی تھی

حال وقال سے کمال و جمال ولایت عیاں تھا کلمات مختصر مگر جامع ہوتے روزانہ آپکے آستانہ پر مجمع کثیر طلب دُعا و دَوا کیلئے حاضر ہوتا جو مریض مختلف قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر مایوسی کے قریب پہنچ جاتے تھے وہ خانقاہ معلٰی میں حاضر ہو کر شفا پاتے اور ان کے حق میں آپ کا وجود اسم شافی کا مظہر تھا

مسیحا ہر دم از فیض نہانہا :: زدہ برمردہ جاناں فیض جانہا
بہر سوئے کہ او الحمد خواندہ :: اجل ازکار رانی باز ماندہ

اغیار واکابر آپ کو مصدرِ فیض وکرم سمجھتے تھے آپ کی شان "اَولِیَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُهُمْ غَیْرِیْ" کا اظہار اور "اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ" کے اسرار کی حامل تھی، کمال عظمت "عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ" کی یاد دلاتی تھی اور آپ کے اخلاق سے "تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ" کا رنگ نظر آتا غرضیکہ آپکی ذات مجموعۂ ذات انسانی تھی اور "لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ" سے مشرف تھی۔ سبحان اللہ

باطنی علوم ومعارف

بر مراتب از شریعت یافتم :: پیشوائے خود شریعت ساختم

انشرح صدر قدرتِ کاملہ کی طرف سے آپ کو ودیعت کیا گیا جن علوم ومعرفت کی طرف آپ توجہ فرماتے وہ آپ کے سینہ میں موجزن ہو جاتا

اگرچہ نیست مارا علم ظاہر :: ز علم باطنی جاں گشتہ طاہر

باطنی علوم ومعرفت ودیعت الٰہی ہیں جو جس کا اہل ہوتا ہے اُسے ودیعت کر دیئے جاتے ہیں باطنی علوم عطا فرمانے سے قبل اس درویش کا سینہ تمام قساوت قلبی حرص وتمنا سے بالکل پاک کر دیا جاتا ہے پھر انھیں تمام باطنی علوم ومعارف عطا کر دیئے جاتے ہیں ایسے اولیائے کاملین اور عارف ربانیین کے سینے نُور معرفت سے لبریز کر دیئے جاتے ہیں، زمین آسمان کی تمام مخلوق اور تمام مخفی راز ان پر بالکل عیاں ہو جاتے ہیں

یہی وجہ ہے کہ آپ کو باطنی طور پر تمام علوم ومعارف غوث الاعظم حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی قدس سرہ مرید وخلیفہ حضرت خواجہ پیر پٹھان شاہ سلیمان صاحب تونسوی قدس سرہ کی شفقت ومہربانی سے حاصل ہوئے

حضرت مخدوم خواجۂ عالم قدس سرہ پر حقائق علوم کا چہرہ اور دقیق اسرار کا پردہ کھلا ہوا تھا آپ صاحب توکل وتسلیم اور تصوف وتحقیق کی بزم کے صدر نشین تھے آپ کو آسمان حُسن کا خورشید کہنا بھی بے محل نہیں ہے

عدیم النظیر کردار

حضرت خواجہ عالم قدس سرہ نے بچپن ہی سے نیک عادات سے رقبہ کی حد تک ہمیشہ کتاب و سنت سے تطبیق رہا جس کے اندر جس شخصیت نے اپنا مطمح نظر صرف اور صرف اسوۂ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملحوظ خاطر رکھا کہ جس کی دنیا بھر میں ڈھونڈنے سے مثال تک نہ مل سکے حضرت مخدوم خواجہ عالم پیر قدس سرہ العزیز کا کردار صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نقش قدم کا حامل رہا کہ جن کی عظمت و صداقت ایک مسلمہ حقیقت ہے

لاریب آپ نے جو بھی اپنا کردار اپنی قوم کے سامنے پیش کیا وہ ایک پاکیزہ و مطہر کردار تھا جو کہ اسلامی سانچوں میں ڈھلا ہوا تھا حسن فہم و ذکاوت طبع و جمال صوری و کمال معنوی سے موصوف تھے احقر نے حضرت خواجہ عالم قدس سرہ سے زیادہ اس کرۂ ارض پر خوش خلق، مہربان، شفیق، وسیع القلب، ایفائے عہد کرنے والا، وفا شعار، تمام مخلوق خدا پر رحم کرنے والا، بڑھ کر نہیں دیکھا

صاحب علم و عمل اور مقام غوثیت پر فائز ہونے کے باوجود کبھی بھی آپ بداخلاقی سے کسی کے ساتھ پیش نہیں آئے بلکہ ہمیشہ خوش خلقی کا مظاہرہ فرماتے بڑوں پر رحم اور چھوٹوں پر شفقت کرنا آپکا شیوہ تھا ایک بار آپکی بارگاہ غوثیت میں حاضر ہونے والا آپ کے اخلاق حمیدہ سے انمٹ نقوش دل میں لے کر جاتا تھا غرضیکہ آپکا کردار دین اسلام جیسے قابل صد تحسین ہے

استقامت علی الشریعہ

عدم شعور تصوف اور بزرگان دین پر ناواقفیت کی بنا پر یہ اعتراض وارد کیا جاتا ہے کہ اولیائے کاملین شریعت کی پاسداری نہیں کرتے بلکہ اس سے وراء الورا ہوتے ہیں حالانکہ ولی وہی ہوتا ہے جو متبع شریعت ہو شریعت کی اتباع فرض ہے جس کے بغیر کوئی شخص ولی نہیں بن سکتا اور تمام اولیائے کاملین نے علم ولایت حاصل کرنے سے قبل شریعت کی اتباع کی ہے کیونکہ شریعت ولایت کی اساس (بنیاد) ہے جس پر کاربند ہو کر وہ ولی کامل ہوتا ہے جیسے کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں

''قرآن کریم واحادیث مبارکہ جو ایمان واسلام کی اساس
ہیں جن سے انحراف کرنا کفر ہے''

مجمع فضائل وکمالات مظہر خوارق عادات تھے جو لوگ آپ کے پاس آتے ان سے قال اللہ وقال الرسول کے سوا کوئی کلام نہیں فرماتے غرضیکہ آپ نے اپنے اسلاف کا تتبع کرتے ہوئے کتاب وسنت کو کائنات کی روح قرار دیا

''تعلق قرآن وحدیث ایک مرکز نور ایمان ہے جس کی
وساطت سے انسانی جلاء خوف خدا، اطاعت رسول مقبول
ﷺ اور نسبت بزرگان دین کا سلیقہ بدرجہ اتم ہوتا ہے''

آپ کو شریعت طریقت اور حقیقت کے علوم میں اس قدر قوت و دسترس اور ہمت تھی کہ قلم اور زبان بیان کرنے کی تاب نہیں رکھتے

آپ کی تعلیمات فقر و درویشی کی تعلیمات ہیں آپ نے تزکیہ نفس و تصفیہ قلب کے طریقے بتائے ذکر و اشغال تعلیم فرمائے، صدق و صفا کا راستہ دکھایا اور عشق مصطفیٰ کے راستے سے سینکڑوں کو خدا تک پہنچا دیا آپ نہ صرف خود ایک کامل و اکمل درویش تھے بلکہ آپ درویش گر اور فقیر ساز بھی تھے

حضرت مخدوم خواجہ عالم جیو قدس سرہ نے مساوات، بے تعصبی، یگانگت، انسانی ہمدردی اور پر خلوص محبت کی تعلیم دی آپ کا پیغام پیغام محبت ہے آپ نے لوگوں میں بلا تفریق مذہب و ملت محبت کی تخم ریزی کر کے نہ صرف اُن کو رشتہ یگانگت میں منسلک فرما دیا بلکہ ہمہ تن محبت بنا دیا

آپ سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بدرجۂ اُتم پابند تھے اور بجان و دل اُس کی رعایت بجالاتے تھے آپ فقر و غنا اور زہد و عبادت میں یگانہ روزگار تھے شکر گزار بندوں کی طرح آپ نے اپنی تمام عمر عبادات و مجاہدات میں بسر کی اور بمصداق ''ومن کمل عرفانہ کمل عبادتہٗ'' کے آپ عبادت و عرفان میں کامل و اکمل تھے غرضیکہ آپ کی ذات گرامی سے یہ بات پوری طرح واضح ہوگئی کہ رسول خدا فداہ ابی و امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق کریمہ کا عملی نمونہ اس زمانے میں خواجہ عالم حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ ہیں آپ کی توجہ سے سینے حقائق سے معمور ہوگئے، مُردہ دل زندہ ہوگئے اور زندہ دل بسمل بن گئے

طوافِ حرم حاجیوں کو مبارک
میرا کعبہ تو یار تیری گلی ہے

زہد وتقویٰ

تزکیہ نفس، مجاہدہ، تقویٰ وورع، حقوق اللہ اور حقوق العباد پر کار بند رہنا متصوفین حضرات کا شعار رہا ہے کیونکہ ان نفوس قدسیہ کی زندگیاں آلائش ظاہری اور باطنی سے بالکل مبرا ہوتی ہیں ان حضرات کا ظاہر و باطن یکساں ہوتا ہے، مقصد زندگی جن کی لغت زندگی سے دور ہوتی ہے نفسانی خواہش سے بعید ہوکر اپنے آپ کو رضائے الٰہی واطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے وقف کردیتے ہیں پھر لوگوں کو بھی یہی دعوت عمل دیتے ہیں اور غیر مسلم کو دین میں داخل ہونے کی تبلیغ دے کر دین متین کی اشاعت وترویج کرتے ہیں اور یہی وطیرہ میرے شیخ محترم والمکرم حضرت مخدوم خواجۂ عالم جیو قدس سرہ کا رہا کہ جنھوں نے دنیا ومافیہا سے بے نیاز ہوکر اسلافِ اُمت کے نقش قدم پر گامزن ہوکر نہ صرف خود شرعی احکامات کی پابندی کی بلکہ اس فکری دنیا میں داخل ہونے کی لوگوں کو بھی دعوت دی

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے :: لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا

حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ سراپا کرامت صاحب تقویٰ وورع شخصیت تھے جن کی ذات گرامی کے متعلق میاں محمد ساجد صاحب فریدی اسدی لکھتے ہیں

''آپ نے اس قدر زہد وتقویٰ مجاہدہ اور ریاضت کی کہ ایک لمحہ بھی مجاہدہ اور مشاہدہ کو نظر انداز نہیں کیا، کمالات وکرامات میں کامل اور مستجاب الدعوات بدرجۂ اُتم ہیں''

رُوحانی کمالات

آپ ظاہر و باطن کے اعتبار سے تمام کمالات رکھتے تھے کہ تمام دُنیا میں جنکی نظیر نہیں ملتی جنکے متعلق محمد منظور صاحب فریدی اسدی لکھتے ہیں

''فخر الاولیاء، قطب ربانی حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب چشتی نظامی جیو قدس سرہ صاحب کشف و کرامات عالیہ اور صاحب مقامات جلیلہ اور علم فضل میں بے نظیر وقت تھے نیز آپکا تصرف تمام کرۂ ارضی میں جاری و ساری ہے''

حضرت مخدوم خواجہ عالم قدس سرہ العزیز کی ذات والاشان کے علوم مرتبت اور خداداد علمی و رُوحانی صلاحیت کے متعلق محمد بشیر صاحب اسدی لکھتے ہیں

''آپ ولی مادر زاد تھے عالم طفلی میں بھی آپ زبان مبارک سے جیسا فرماتے ویسا ہی ظہور میں آتا، کمالات و کرامات میں بلند درجہ اور صاحب مرتبہ بزرگ تھے ظاہری و باطنی علوم و معرفت کے بحر زخار تھے مگر اسکے باوجود آپکی زندگی سادہ، فقیرانہ اور درویشانہ تھی مخلوقِ خدا کو بے انتہا فائدہ پہنچایا ہر وقت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت پر فیض و برکت کی بارش چھڑکتے رہتے آپ علم و عمل اور رُوحانیت سے اس قدر مرصع تھے کہ قلم جسکے متعلق لکھنے کی متحمل نہیں''

سلطان السالکین، مقرب حضرت رب العالمین، غوث الاغیاث، مرد قلندر حضرت خواجہ عام جیو قدس سرہ نے ہمیشہ یہی چاہا کہ مخلوق خدا آپ کی شان کمال سے واقف نہ ہونے پائے کہ اوقات عبادت و مشغولیت میں حاجت مندوں کی کثرت کے سبب سے ہرج و نقصان نہ واقع ہو لیکن آفتاب روشن کا درخشاں چہرہ کہیں نقاب سحاب سے بھی پوشیدہ اور مخفی ہوا ہے سچ تو یہ ہے کہ آپ کی ذات ستودہ صفات کی برکت سے سرزمین پاکستان پر ہدایت وارشاد کے چشمے جاری ہوئے حق تعالیٰ نے آپ کو وہ شان عالی عطا فرمائی تھی کہ حالت سماع میں آپ کی پیشانی مبارک سے ایسا نور ظاہر ہوتا تھا کہ اس کی روشنی و چمک آسمان تک پہنچتی تھی اور اس حالت میں جس پر نظر مبارک پڑ جاتی وہ صاحب کرامت ہو جاتا تھا جنکی ذات مقدسہ کے متعلق محمد عبدالرؤف صاحب چشتی نظامی اسدی لکھتے ہیں

> ''حضرت مخدومی وسیدی وسندی حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ کے روحانی کمالات بدرجۂ اتم ہیں حق تعالیٰ نے آپ کو اس درجہ اور مراتب اعلیٰ کو پہنچایا کہ جو شخص محبت و اخلاص سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ کی توجہ اور برکت سے نعمت عظمیٰ کو پہنچتا اور جو کچھ اس کا مقصود دلی ہوتا جلد اُسے حاصل ہو جاتا تھا، حُسن و جمال اور فضل و کمال میں وہ اپنی مثال آپ تھے جنکے اخلاق حسنہ، افکار و نظریات

کشف و کرامات اور روحانیت و تصرفانہ کیفیات کو احاطہ
تحریر میں لانا امر محال ہے"

آسمان چشت کے اس درخشندہ ستارے کی ضیا پاشیوں سے لاکھوں گم کردہ راہ لوگوں کو نہ صرف راہ حق سے آشنائی ہوئی بلکہ انہیں سکون قلب سے بھی سرفراز کیا گیا یہ آپ ہی کا فیضان عام تھا کہ جس طرف نگاہ کی دلوں میں نور حق جاگزیں کر دیا جس پر توجہ فرمائی اسے حقانیت کے رنگ سے مالا مال کر دیا اور جس کی جانب التفات ہو گیا اسے صراطِ مستقیم پر گامزن کر کے منزل مراد تک جا پہنچایا

کیا نشیلی تھی آنکھ ساقی کی :: بے خبر کر دیا جدھر دیکھا

آپ رب العزت کے خاص بندوں میں سے تھے اہل توحید کے نزدیک تحقیق یہی ہے آپ مکمل طور پر کامل و اکمل تھے جنکی روحانی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے محمد سلیم صاحب فریدی اسدی لکھتے ہیں

"غوث الثقلین، آفتاب رشد و ہدایت، شیخ کامل حضرت قبلہ علامہ اسد نظامی قدس سرہ العزیز صاحب علم و ولایت اور پُر عظمت شخصیت تھے جن کی نظیر نہیں ملتی جن کی دینی و روحانی خدمات اپنے پیش رو اسلاف کی طرح نقش کالحجر ہیں اس مصدر فیضان رحمت کی علمی و روحانی خدمات گراں قدر ہیں جن کا کوئی شخص بھی کما حقہٗ اندازہ نہیں کر سکتا"

الغرض مردِ قلندر و خواجۂ عالم حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ کا وجود مسعود موجودہ صدی میں روحانیت کا وہ ابر کرم تھا جو الحاد و لادینیت، بدعقیدگی اور بے راہ روی کی بنجر زمینوں پر ٹوٹ ٹوٹ کر برسا اور سینکڑوں دلوں کی ویران بستیوں کو سدا بہار کر گیا حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ ان نفوس قدسیہ میں سے ایک تھے جنکی پوری زندگی شریعت و معرفت کا پیکر تھی جنہوں نے عشق رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک دنیا کو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سچا غلام بنایا

حضرت قبلہ خواجۂ عالم قدس سرہ کو اتنی مقبولیت حاصل ہوئی تھی کہ ہر وقت عقیدت مند پروانوں کی طرح سے ان کے گرد جمع رہتے تھے دن رات جن کی خانقاہ کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا تھا ہر قسم کے لوگ خدمت میں حاضر ہوتے تھے مرشدی و مولائی حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ ہر شخص سے اس کی صلاحیت اور سمجھ کے مطابق گفتگو فرماتے اور مذہب کا ان کے یہاں کوئی امتیاز نہ تھا، ہر آنے والے سے اس طرح ملتے تھے گویا برسوں کا آشنا ہے، ظاہر و باطن کی ہم آہنگی حیرت انگیز تھی یہ خاکسار (عبداللہ اسدی) جو آپکا ادنیٰ خادم ہے خلوت وجلوت میں آپکے ساتھ رہتا اور یہ بات عجائب روزگار سے ہے کہ آپ خلوت وجلوت میں ایک ہی بات کہتے اور کرتے تھے مجھ سے کبھی علیحدگی میں ایسی بات نہیں کہی جو ظاہر میں نہ کہہ سکتے ہوں یعنی ظاہر و باطن میں جن کی ایک روش تھی

تم سے ملے نہ تھے تو کوئی آرزو نہ تھی
دیکھا جو تجھے، تو تیرے طلبگار ہو گئے

رُوحانی مجالس

حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ کی رُوحانی مجالس اس قدر اثر انگیز تھیں کہ جس پر بھی آپکی نگاہ کرم ہوتی وہ دینی اخلاقی کردار کا مجسمہ بن کر زاویۂ حق کا پیکر دکھائی دیتا جن کی مجالس قدسیہ میں تعلیم و تلقین کا کام باتوں باتوں میں نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا جاتا خوش قسمت تھے وہ لوگ جو آپ کی زبان فیض ترجمان سے پاکیزہ جملے اور بابرکت ارشادات مبارکہ اپنے کانوں سے سنتے اور بمصداق ''الصحبت تاثر'' فیض صوری و معنوی حاصل کرتے تھے اگرچہ بالمشافہ فیض صحبت تو اب کہاں نصیب تاہم آپ کے تصرفات باطنی اور فیوض رُوحانی کے زیر اثر جن کی بابرکت مجالس کا ذکر بھی برکت سے خالی نہیں ہے

آپکی مجالس مقدسہ میں فقیرانہ روش کے مطابق کسی شخص کو دو بدو کسی امر کا حکم یا ممانعت نہیں فرمائی جاتی بلکہ آیاتِ قرآنی، احادیث نبوی اور بزرگانِ دین کے اقوال و اعمال کا ذکر کر کے لوگوں کی اصلاح کی جاتی تھی حاضرین میں سے ہر ایک شخص اپنے حالات کے مطابق مستفیض ہوتا تھا

ان رُوحانی مجالس شریفہ میں شریعت، طریقت اور معرفت کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا جاتا اور ادائیگی فرائض وسنت، پاکیزگی وخلوص، طہارت، صدق وصفا، خوفِ خدا، آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عقیدت و محبت اور بزرگانِ دین کی تعظیم و تکریم اور دیگر اچھے کاموں کی طرف بھی رغبت دلائی جاتی تھی

خواجگانِ چشت کی دینی خدمات

خواجگان چشت نے جب سے اس برصغیر پاک و ہند میں قدوم میمنت رکھا اُس دن سے اُن حضرات نے دینی علم بلند کر کے کفرستانِ ہند کو دعوتِ اسلام دی خواجگان چشت علیہم الرحمہ نے جس انداز میں تبلیغ دین کی یا جس طرح اسلام پھیلانے میں کاوشیں کیں جس پر خود اسلامی تاریخ شاہد اور نازاں ہے وہ حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ غریب نواز قدس سرہ العزیز، قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ، شیخ الاسلام والمسلمین حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ، حضرت خواجہ محبوب الٰہی نظام الدین دہلوی چشتی فریدی قدس سرہ، حضرت خواجہ نصیر الدین محمود اودھی ثم دہلی قدس سرہ، حضرت مولانا فخر الدین محب النبی جیو قدس سرہ، حضرت قبلۂ عالم خواجہ نور محمد صاحب مہاروی جیو قدس سرہ، مخدوم العالمین حضرت خواجہ محمد سلیمان صاحب تونسوی قدس سرہ، غوث الاعظم حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی قدس سرہ، حضرت حافظ محمد جمال اللہ والدین ملتانی قدس سرہ، حضرت خواجہ محمد خدا بخش صاحب ملتانی ثم خیر پوری قدس سرہ، حضرت خواجہ میاں عبدالرزاق صاحب خیر پوری قدس سرہ کے اخلاف میں سے خواجۂ عالم حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ قابل ذکر ہیں کہ جنھوں نے اسلامی اشاعت وترویج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا

درویش را بہ شہر نہ بودے اگر مقام :: گشتے سراسرایں ہمہ عالم خراب حال

سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے عالمگیر فیوض و برکات

سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے فیوض و برکات اشاعت و تشہیر لامتناہی ہیں جن کی خداداد وسعت پذیری کے متعلق حضرت شیخ عبدالرحمن علیہ الرحمہ لکھتے ہیں

''مریدان کامل یاران اعلیٰ حد و نہایت نہ بود ہر چند کہ
گوید و یا نویسد زیادہ ازاں اند حق تعالیٰ بہ یک بار کلید فیض
نا متناہی خود بدست سلطان المشائخ دادہ بود کہ تمام عالم
از مشرق تا مغرب فیض مند گشتہ بدرجات عالی رسید
رحمتہ اللہ تعالیٰ''[1]

ترجمہ: مریدان کامل اور یاران اعلیٰ کی تعداد کی حد نہیں تھی جو کچھ
کوئی کہتا ہے یا لکھتا ہے اس سے بھی زیادہ ہیں، رب
العزت نے اپنا یکدم کلید فیض بے پایاں سلطان المشائخ
(قدس سرہ) کے ذریعے سے (مخلوقِ خدا کو) دیا جس سے
تمام عالم مشرق سے لے کر مغرب تک فیض یاب ہوئے
اور بلند درجات تک پہنچے رحمتہ اللہ تعالیٰ

بانی سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ حضرت خواجہ محبوب الٰہی دہلوی قدس سرہ کے فیوض و برکات عالمگیر ہیں جنکے علمی و رُوحانی اثرات تمام کائنات پر محیط ہیں

---

1. حضرت شیخ عبدالرحمن علیہ الرحمہ، مرآۃ الاسرار جلد دوم ص ۲۳۴ (قلمی)

"بیشترے اہل و دل کہ ہموارہ مائل بہ فسق و فجور بودند
بخدمت حضرت شیخ انابت نمودند و بہ صلاح دینی و فلاح
یقینی مستلزم و مستحکم گشتند"[1]

ترجمہ بیشتر اہل زر وسیم فسق وفجور کی طرف راغب تھے حضرت
شیخ (محبوب الٰہی دہلوی قدس سرہ) کی خدمت میں حاضر
ہوئے تو دینی اصلاح اور نجات یقینی لازمی اور مضبوط ہوگئی

فیضان کرم حضرت خواجہ محبوب الٰہی نظام الدین دہلوی قدس سرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ وبعون الرسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بہ شفقت عنایات حضرت بابا فریدالدین مسعود گنجشکر قدس سرہ العزیز جن کے روز اول سے لے کر تا بہ قیام قیامت کائنات اپنے جلو میں وسعت پذیری حاصل کرتی رہے گی جن کا ذکر خیر شیخ حضرت خواجہ محبوب الٰہی جیو قدس سرہ نے اپنی زبان پُر فشاں سے فرمایا

"کہ روزے حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
دستار از سر مبارک خود فرو کشیدہ و برچید و بدست خود برفرق
ہمایوں سلطان المشائخ مسلط گردانیدہ چوں آں دستار تمام
ہفت پیچ بود بوقت بستن شیخ فریدالدین گنج شکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فرمود کہ اے نظام امروز انتظام ہفت اقلیم بدیں
ہفت و پیچ دستار تو بر بستم و نسخ آں موقوف بریں داشتم الخ"[2]

---

[1] سیر العارفین ص ۶۵ [2] مطلوب الطالبین (قلمی)

ترجمہ: ایک دن حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے سر مبارک سے اپنی دستار اُتار کر اپنے مقدس ہاتھوں
سے سلطان المشائخ کے سر پر باندھی اس (متذکرہ) دستار
کے سات پیچ تھے جسے باندھتے وقت شیخ فرید الدین
گنج شکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ارشاد فرمایا کہ نظام!
آج سے انتظام سات اقلیم تمہاری دستار کے سات پیچوں
میں پیوست کر دیا ہے جن کے کھلنے سے بے انتظامی ہوگی''

اسی مقام محبوبیت کے متعلق حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت قدس سرہ اپنی کتاب جواہر جلالی میں بیان فرماتے ہیں جسے ملاحظہ کیجئے

''مقام محبوبیت و معشوقیت حضرت شیخ نظام الدین دہلوی
جیو قدس سرہ آنچناں دارند کہ بجز ذاتِ گرامی رب العلمین
وآنحضرت خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و شیخ مکرم ہیچ
نمی داند وایں مقام سعادت علو مرتب است بالتفات شیخ
محترم میسری گردد''[1]

ترجمہ: مقام محبوبیت اور معشوقیت حضرت شیخ نظام الدین دہلوی
قدس سرہ اس قدر رکھتے ہیں کہ ذاتِ گرامی رب العلمین
وآنحضرت خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و شیخ مکرم کے

---

[1] جواہر جلالی ص ۱۴۱ (قلمی) بخط حضرت شیخ علاء الدین اچوی علیہ الرحمہ، سال تحریر ۱۱۴۱ھ

علاوہ اور کوئی بھی نہیں جانتا اور یہ سعادت اور مرتبت کی
بلندی کا مقام ہے شیخ محترم کی مہربانی سے ایسا میسر آتا ہے

حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ کے مقام محبوبیت کے متعلق حضرت خواجہ شمس الدین صاحب سیالوی قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں

غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ چہار روز در مقام محبوبیت
ماند و حضرت خواجہ نظام الدین بداوٗنیؒ (قدس سرہ العزیز)
سندہ روزہ"[1]

ترجمہ: (حضرت) غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ چار دن تک
مقام محبوبیت پر فائز رہے اور حضرت خواجہ (محبوب الٰہی)
نظام الدین بداوٗنی (جیو قدس سرہ العزیز) سترہ دن تک
(مقام محبوبیت پر فائز رہے)

حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ کے مقام محبوبی و معشوقی کے متعلق سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے معروف بزرگ حضرت خواجہ عالم جیو قدس سرہ بیان فرماتے ہیں

"کائنات روحانیت میں بتوسل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
دو محبوب مشہور ہیں ایک محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی
علیہ الرحمہ اور دوسرے محبوب الٰہی قدس سرہ یعنی ایک محبوب
صفات کا اور دوسرا محبوب ذات کا"

---

[1] مراۃ العاشقین ص ۱۹۶، مطبوعہ مطبع مصطفائی لاہور، سال طبع ۱۳۰۲ھ

عظمت محبوبیت حضرت محبوب الٰہی دہلوی قدس سرہ عالمگیر حیثیت رکھتی ہے جس کے متعلق حضرت مخدوم باباصاحب قدس سرہ کا ارشادِ گرامی ملاحظہ کیجئے

''درحق مولانا شیخ نظام الدین بدایونی رضی اللہ تعالٰی عنہ
حضرت شیخ شیوخ العالم گنجشکر رضی اللہ تعالٰی عنہ بزبان
راندند کہ نظام فیض شما از مشرق تا مغرب خواہد رسید و
سلسلہ شما تا قیامت جاری خواہد ماند''[۱]

ترجمہ: حضرت شیخ شیوخ العالم گنج شکر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے
حضرت مولانا شیخ نظام الدین بدایونی رضی اللہ تعالٰی عنہ
کے متعلق زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ
نظام! تیرا فیض مشرق سے مغرب تک پہنچے گا اور یہ سلسلہ
قیامت تک جاری رہیگا

''یہ مرتبہ ملنا تھا جس کو مل گیا'' کے مصداق حضرت محبوب الٰہی نظام الدین دہلوی چشتی فریدی جیو قدس سرہ العزیز کے تصرفات اور فیضانِ کرم کائنات کے اطراف واکناف میں پھیل گیا اور آپکا فیض اور سلسلہ قیامت تک جاری وساری رہے گا یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے ہرگز نظرانداز نہیں کیا سکتا

کیمیا سے بھی فزوں ہے تیری خاکِ در مجھے
ہاں عطا کر دو میرے مقصود کا گوہر مجھے

۱؎ حضرت شیخ بدرالدین اسحٰق علیہ الرحمہ، اسرار الاولیاء، ص ۱۴ (قلمی)

خانقاہی نظام اور حضرت مخدوم خواجہ عالم قدس سرہ

حضرت خواجہ عالم قدس سرہ کا خانقاہی نظام سراپا اسلام دینی احساسات سماجی روایات انسانی اقدار پر مشتمل تھا جس میں ہر طبقے کے انسان پریشان حال آشفتہ روزگار کفر و شرک کے رسیا ژولیدہ اذہان وقلوب حاضر خدمت ہو کر آپ کے ظاہری اور باطنی فیض بیکراں سے مستفید ہوتے تھے آپ کا خانقاہی نظام (دور) قابل دید تھا کیونکہ خانقاہ شریف میں مخلوق خدا کے لئے لنگر شریف کا انتظام و انصرام اس قدر وسیع تھا کہ جو زائر بھی آیا کبھی بھوکا پیاسا واپس نہ گیا لنگر خانے میں کسی قسم کی تخصیص نہ تھی واقف اور ناواقف کیلئے یکساں لنگر ہوتا تھا

اسکے علاوہ آپ خانقاہ معلی میں درس و تدریس قرآن واحادیث واقوال فقہا اور اقوال واحوال بزرگان دین سے عوام الناس اور صاحب نسبت حضرات کو مستفید فرماتے اور اکثر علماء و فضلاء اکابر مشائخ فقیر درویش حاضر ہو کر ملاقاتیں کرتے تھے جن میں اکثر ایسے علماء بھی آتے جنہیں علمی مسائل میں مشکلات درپیش ہوتیں بعد از جواب باصواب اور خاطر و مدارات بوقت رخصت آپ سے دعائے خیر کیلئے عرض کرتے جن کیلئے آپکی دعائیں مہربانیاں وقف تھیں سرزمین پاکستان کے بیشتر افراد کو حضرت قبلہ خواجہ صاحب نے اپنے فیض بیکراں سے نوازا

آپ کے خانقاہی نظام کا مقصد وحید یہ رہا کہ ستم رسیدہ غربا مستحق لوگ جس میں آکر پناہ لیں جنکی ہر ممکن خاطر و مدارات ہو بے تن کو کپڑا بھوکے کو روٹی

مظلوم کی حمایت، ظالم کے پنجۂ استبداد سے اُسے چھڑانا، تالیفِ قلوب کیلئے ہر ممکن کوشش، غیر مسلموں کو دعوت اسلام اور مسلمانوں حکمرانوں کی بے راہ روی کی اصلاح احوال تھا

غرضیکہ خانقاہ کیا تھی علم و معرفت اور رموز و حکمت کا سرچشمہ تھی ہزاروں تشنگانِ معرفت اپنی علمی و روحانی پیاس بجھانے کیلئے وہاں آتے تھے اور شائقین علم و فضل آپ کے حلقہ تلامذہ میں شامل ہونا باعثِ فخر تصور کرتے تھے

حقیقتِ کیمیا

ہر دور میں ہوس گیر قسم کے لوگ کیمیا گری کے لالچ میں مبتلا ہو کر تباہ و برباد ہوتے رہے عمر، پیسہ اور وقت برباد ہوا مگر کیمیا گری ہاتھ نہ آئی جن کے انجام کے متعلق شہنشاہِ علم و معرفت حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں

''علم کیمیا اولیاء اللہ کیلئے مخصوص اور مفید ہے کہ جن سے
بے فکری حاصل ہوتی ہے مستغنی ہونے کی بنا پر غربا کی
امداد کرتا ہے لیکن حریص لوگوں کیلئے خطرناک زہر ہے''

حقیقی کیمیا دراصل اولیائے کاملین کی نگاہِ کرم ہوتی ہے جس دل پر پڑتی ہے وہ سراپا کیمیا بن جاتا ہے مگر زر و سیم کے خواہش مند لوگ کیمیا گری کے حصول ہی کو اپنا مقصدِ حیات تصور کر کے جن کے پیچھے زندگی تباہ کر ڈالتے ہیں

وہ گوہر مقصود کہ تھی جس کی تمنا :: جھولی میں دیا ڈال تیرے دست عطا نے

حضرت خواجہ عالم قدس سرہ کی معاشرتی خدمات

اکابر چشت حضرات نے روئے زمین پر جہاں کہیں بھی قدم رنجہ فرمائے انہوں نے مخلوق خدا کی دل جوئی اور امداد کرنے کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کیا بلکہ اپنے دروازے ہر وقت عوام الناس کے لئے کھلے رکھے تا کہ جس وقت بھی کوئی حاجت مند آئے وہ خالی ہاتھ واپس نہ لوٹے بلکہ اس کی منشاء کے مطابق پذیرائی کی جاتی تا کہ وہ مطمئن ہو کر جائے حضرت خواجہ صاحب جیو ارشاد فرماتے ہیں کہ

''انسانی عظمت اور وقار اسی میں ہے کہ مخلوق خدا کی دلجوئی اور احساسات سے دامن گیر ہو کیونکہ اسی میں طمانیت قلب کا راز مضمر ہے''

حضرت مخدوم المخادیم خواجہ عالم قدس سرہ معاشرتی خدمات کو باعتبار دینی امور کے ترجیح دیتے تھے لوگوں کی ہر ممکن دلجوئی فرماتے غربا اور محتاجوں کی امداد فرماتے، بھوکوں کو کھانا کھلاتے، بیماروں کو دوا اور دُعا دونوں سے فیض فرماتے غرضیکہ آپکی ذات گرامی ہر مظلوم شخص کیلئے جائے پناہ تھی غربا اور مساکین کا ہجوم ہر وقت آپکے درِ اقدس پر رہتا عطا و بخشش کا یہ عالم تھا کبھی کوئی سائل آپ کے در سے محروم نہ گیا، اکثر اوقات آپ اپنے ذاتی استعمال کی اشیاء بھی آنے والوں کو مرحمت فرما دیتے تھے انسانی اخوت، مساوات اور غریب نوازی کی جو ہمہ گیر روایات آپ نے قائم کیں وہ بلا لحاظ مذہب و ملت ہم سب کا یکساں ورثہ ہیں

لنگر شریف

حضرت خواجۂ عالم جیو قدس سرہ موضع کہلے والہ من مضافات ملتان شریف سے جب سرزمین جہانیاں شریف میں اقامت گزیں ہوئے تو زائرین کی خاطر مدارات کیلئے لنگر شریف کا انتظام و انصرام سب سے پہلے کیا کیونکہ اولیاء کاملین کبھی بھی تنہا کھانا تناول نہیں فرماتے بلکہ حاضرین محفل کے ساتھ مل کر لنگر تناول فرماتے ہیں مگر آج کل مدعیان علم و ولایت اعلیٰ غذائیں نہ صرف خود استعمال کرتے ہیں بلکہ کسی کو اپنے ساتھ بٹھانا تو اپنی توہین تصور کرتے ہیں یہ مشاہدہ ہے کہ مریدوں کیلئے بے وقت کا کھانا وہ بھی باسی دال بقول ڈاکٹر اقبال علیہ الرحمہ

مرید تو سادہ ہے کہ رو رو کے ہو گیا تائب
خدا کرے کہ ملے شیخ کو بھی یہ توفیق

بہر حال بالخصوص ہمارے اکابر خواجگان چشت علیہم الرحمہ نے معاشرے میں رہ کر اخلاق شائستگی کو اپنا کر کبھی بھی کسی کو حقارت کی نظروں سے نہیں دیکھا حضرت مخدوم خواجۂ عالم قدس سرہ کے لنگر کھانے کا طریقہ یہ تھا کہ تنہا کبھی بھی تناول نہیں فرماتے بلکہ سب کے ساتھ ملکر لنگر شریف تناول فرماتے، معاشرے کی درستگی کے بارے میں حضرت مخدوم خواجۂ عالم قدس سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں

''متکبر عالم، مغرور صوفی، سفاک امیر تینوں تباہی کا سبب ہیں
جب تک ان تینوں کی اصلاح نہ ہوگی معاشرہ درست نہ ہوگا''

علمی کمالات

سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے معروف بزرگ حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ کو رب العزت نے وہ اعلیٰ مقام علمیت مرحمت فرمایا جسے دیکھ کر جید علماء ورطۂ حیرت میں ڈوب گئے آپ علوم ظاہر و باطن میں جامع اور بلند مراتب و کرامات کے حامل تھے جب بھی نگاہیں اُٹھتی ہیں تو آپ کی شخصیت کا علمی وفکری اور روحانی وجود مسعود سامنے آجاتا ہے کیونکہ آپ نے نہ صرف سرزمین پاکستان بلکہ دیگر ممالک کے اندر جس قدر لادینی افکار کے خلاف جہاد کیا جنکی نظیر نہیں ملتی

آپ زبردست عالم دین بلکہ عالم گر چشتی بزرگ تھے جن کی علمی بساط وراءالوراتھی آپ نے علم وادب میں بڑی شہرت پائی اور آپ کے کمالات ظاہری و باطنی تعریف سے بے پرواہ ہیں آپ کے ذاتی کُتب خانے میں ہزاروں کی تعداد میں مختلف علوم وفنون پر کتابیں موجود تھیں جن میں آپ اکثر اوقات محور ہتے آپ علم وعرفان کا بحر بیکراں اور میدان تصوف کے عظیم شہسوار تھے آپ کی نظر عمیق اس قدر وسیع ودقیق تھی کہ کوئی بھی ایسا عقدۂ لاینحل نہ تھا جسے آپ نے اپنی خداداد علمی بصیرت کی بنا پر حل نہ فرمایا ہو آپکا علمی مقام اس قدر بلند درجے کا ہے کہ جسے دیکھ کر آپکے متعلق اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ آپ اس دور کے واقعی مجدد برحق، فقیہ اعظم، محدث دوراں، محقق بے مثال، مدقق فی العلم، مفسر القرآن، محدث الحدیث، صاحب فکر ونظر، عمائد دین متین اور صاحب فہم وبصیرت،

منبع تقویٰ و ورع ہیں نیز یہ کہ آپ کی علمی دیانت اور برتری کا اعتراف نہ صرف اپنوں نے کیا بلکہ جن کی عظمت وسطوت کا اعتراف اغیار کو بھی ہے

حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ العزیز کی خداداد فہم وبصیرت، علمی وسعتیں اور اعمال حسنہ اس قدر کثیر اور قابل رشک ہیں کہ جن کی ماضی قریب وحال میں نظیر نہیں ملتی طائرِ عقل حیران ہے زبان گُنگ ہے اور تخیلات ورطۂ حیرت میں گم ہیں دُنیا دم بخود ہے کہ سرزمین جہانیاں سے مردِ حق نے جو اصوات حق بلند کی وہ آواز اپنی جانب سے نہیں تھی بلکہ رب العزت اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کی امین تھی آپ نے جو کچھ فرمایا وہ ''باعث افتخارِ عالم وعالمیان ہے''

آپکی ذاتِ گرامی اپنوں کیلئے موجب صد شفقت وکرم اور اغیار ومنکرین عظمت سلف صالحین کے لئے شمشیر بے نیام ہے آپ کی زبان فیض ترجمان حق وصداقت کی حمایت آپکا قلم مبارکہ منکرین عظمت انبیاء کرام واولیائے کرام کیلئے برق سپاں کا حکم رکھتی ہے آپ کی ہر بات کتاب وسنت کی تطبیق اور ہر قدم اُسوۂ نبی کریم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے نقش قدم پر گامزن ہوتا رہا

حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ جب مسند زیب آرا پہ فائز ہوکر درس دیتے تو آپکا علمی تبحر آپ کے ہر لفظ سے مترشح ہوتا کہ ہر سائل کے علمی سوالات کے مطابق تشفی بخش جوابات موجود ہوتے ایسا معلوم ہوتا کہ آپ بحر زخار ہیں جن کا ہر حرف بذاتِ خود ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر دکھائی دیتا تھا، ایسے ایسے علمی نکات

بیان فرماتے جن پر عقل حیران اور زبان گنگ ہو جاتی آپ کے درسِ مبارکہ سے اہل علم علماء اور مشائخ مستفید ہوتے احقر نے بے شمار علما و مشائخ حضرات کو دیکھا اُن کی گفتگو بھی سُنی مگر جو کیفیت آپ کے کلام میں تھی ایسی کہیں بھی نہیں دیکھی،

حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ زبردست صوفی عالم دین اور قلندرانہ مشرب تھے چنانچہ اسی بنا پر بعض مولوی جسے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں حالانکہ یہ لوگ منتہی کاملین کے اسرار و رموز سے قطعی ناواقف ہیں

جبکہ خاور اُفق آسمان ارضِ مادر کو مستیز کر رہا ہو اور کائنات ارضی جس سے بہرہ ور ہو رہی ہو تو عین اُسی وقت شپرگانِ کور اپنی عدم بصارت کی بنا پر حرارتِ آفتاب اور انکے وجود کا اگر انکار کر دیں تو کیا آفتاب کا وجود عدم وجود تصور ہوگا؟ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں بلکہ اُن شپرگان کور کی عدم بصیرت کو انکی کج فہمی پر محمول کیا جائیگا

گر نہ بیند بروزِ شپرہ چشم :: چشمہ آفتاب را چہ گناہ

اسی طرح بعینہٖ حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ کی علمی فقاہت اور فکری وجاہت بمنزلہ روشنی آفتاب کے ہے اور معاندین شپرگان کور کی مانند ہیں ان لوگوں کی اپنی کوتاہ نظری یا عدم بصیرت کی بنا پر اگر جنکا فکری مقام نظر نہ آئے تو آپکی ذاتِ گرامی کا قصور نہیں بلکہ انکی معاندانہ روش اور کج نظری کوتاہ بینی ہی کا ماتم کیا جائیگا

آنکھیں بندھی ہوئی ہوں تو دن بھی رات ہے

اس میں کیا قصور ہے بھلا آفتاب کا

احترامِ انسانیت

آدمیت احترام آدمی　　　　باخبر از مقام آدمی

اسلام میں احترام آدمیت کا جو تصور ہے وہ کسی اور مذہب و عقیدہ میں نہیں جن کا علمی سبق خود آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو مرحمت فرمایا اور حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ نے جسے اپنا کر اپنا کردار لوگوں کے سامنے پیش کیا

''آپ ہر آنے والے شخص کی بے حد تعظیم بجالاتے اگرچہ
آنے والا شخص سات سالہ بچہ ہوتا یا ستر سالہ بوڑھا ہوتا یا
کوئی اکابر و فضلا میں سے ہوتا''

حلقۂ درویش کے نزدیک احترام آدمی بے حد اہمیت رکھتا ہے جن کا اہتمام تمام مشائخ حضرات نے کیا اور کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ اُنھوں نے بالواسطہ یا بلا واسطہ احترام آدمی کو نظر انداز کیا ہو بشرطیکہ یہ احترام رب العزت کی رضا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کی اتباعِ مبارکہ کیلئے ہو آپکا ارشاد مقدسہ ہے کہ تواضع کا تعلق احترام آدمیت سے ہے جنکا کلام مبارکہ ملاحظہ کیجئے

اے دوست اس وقار سے ہے مجھ کو اجتناب
جو مشکلیں غریبوں کی آساں نہ کر سکے
انسانیت بھی شرط ہے انسان کے لئے
انسان وہ کیا جو خدمتِ انساں نہ کر سکے

کسی کو بُرا کہنے کی ممانعت

کسی شخص کو بُرا کہنا بذاتِ خود ایک بدترین بُرائی ہے اگرچہ کسی شخص میں وہ بُرائی موجود ہے جو تجھ میں بھی ہے لہٰذا اُسے بُرا کہنے کی بجائے سب سے پہلے اپنے وجود سے اپنی بُرائی نکال کر پھینک دے چنانچہ اس بُرائی کو روکنے کے لیے حضرت مخدوم مرشدی ومولائی خواجۂ عالم قدس سرہ جنکے متعلق ارشاد فرماتے ہیں

''اگر کوئی شخص بُرا ہے اور مخلوق خدا کو بُرا کہتا ہے تو اس بدی کی حد کہاں ہے؟''

مخالفین سے برتاؤ

بزرگان کا ہمیشہ سے ہی یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ اپنے بدترین دشمنوں سے اچھا برتاؤ کرتے ہیں جن سے انتقام لینے کا تصور تک نہیں کرتے بلکہ حُسن اخلاق سے پیش آتے ہیں حضرت مخدوم قبلہ خواجۂ عالم قدس سرہ کی مجلس مبارکہ میں آپ کے معتقد نے ''مخالفین سے کیسا برتاؤ کرنا چاہیے'' عرض کیا جنکا جواب دیتے ہوئے حضرت قدس سرہ نے ارشاد فرمایا

''کہ میں نے ہمیشہ اُنھیں معاف کر دیا ہے پھر یہ کیا بات ہے کہ لوگ کسی کی مخالفت اور دشمنی میں مصروف ہوتے ہیں، جو شخص مجھے بُرا کہتا ہے جسے میں معاف کر دیتا ہوں لہٰذا تمہیں بھی ایسا کرنا چاہیے کہ اُنھیں معاف کر دیا کریں اور جن سے ہرگز دشمنی نہ کیا کرو''

اُمراء کی اصلاح

اگر چہ خواجگانِ چشت علیہم الرحمہ نے کبھی بھی کسی بادشاہ، وزرا اور اُمراء سے اپنا تعلق استوار نہیں کیا بلکہ ان کے غلط کردار و اعمال کی بنا پر جن کی مخالفت فرماتے رہے بلکہ بعض سلاطین و امراء نے تو ان حضرات سے رابطہ کرنے کی بھی کوششیں کیں مگر ان حضرات نے پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنا دینی و رُوحانی سلسلے کو برقرار رکھا ہاں اگر ان میں سے کسی نے بغرض اصلاح حاضری دی تو ان کی اصلاح فرماتے رہے جیسے کہ خواجۂ عالم حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ کے دور حیات میں سرزمین پاکستان کے بعض امراء حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے

''بہت سے دُنیادار آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر قدم بوسی کی سعادت سے مشرف ہوتے اپنے مطالب و مقاصد عرض کرتے حضرت قبلہ خواجہ صاحب کی رُوحانی توجہ سے اکثر حاجت مندوں کی حاجت پوری ہو جاتی اور ان میں سے اکثر ہدایت کے راستے پر آ جاتے اور یادِ الٰہی و کثرت دُرود و سلام کی بدولت سعادتِ ابدی تک پہنچتے''

غرضیکہ آپکا وجودِ مسعود اللہ تبارک و تعالیٰ کی آیتوں میں سے ایک روشن آیت تھا آپکی دُوررَس نگاہوں نے کس کس پر احسان نہیں کیۓ اور کیا کیا حاجت روائیاں نہیں فرمائیں جدھر جدھر بھی گیۓ وہ کرم ہی کرتے گیۓ

دینی اشاعت وترویج

حضرت خواجہ عالم قدس اللہ سرہ جو صاحب عزو کمال شخصیت تھے نے بحکم مرشد گرامی والائے قدر سرزمین جہانیاں چک نمبر ۱۱۴ ٹن آر میں فروکش ہو کر بغیر لومتہ والائم کے جو دینی و روحانی خدمات سرانجام دیں جن کی نظیر نہیں ملتی

آپ کی باکمال شخصیت کا یہ کمال تھا کہ سینکڑوں لوگ آپکے روحانی فیض سے متاثر ہو کر راہ ہدایت پا گئے آپ کی انسان دوستی، ہمہ گیر شخصیت و بلند کرداری اور ترغیب وتبلیغ کے دلنشین انداز نے اس معاشرے پر انمٹ اثرات چھوڑے وقت کے ٹھکرائے ہوئے لوگوں کو سینے سے لگایا آپ نے برائی کو جرم نہیں بیماری سمجھا اور ایک معالج کی طرح وقت کی نبض پر ہاتھ رکھا اور پھر وہ وقت بھی آیا کہ آپکی نگاہ کرم کی بدولت اُن کے دلوں میں عشق الٰہی کے دریا کی لہریں اُٹھنے لگیں

حضرت مخدوم خواجہ عالم جیو قدس سرہ العزیز صاحب علم وعمل اور اس صدی کے غوث الاعظم تھے جنکی نگاہِ فراست قرآن وحدیث کے علمی نکات ناسخ ومنسوخ تاویلات تشریح وتفاسیر کے ساتھ ساتھ ائمہ اربعہ کے مسلک پر تھی بالخصوص حضرت سیدنا امام اعظم قدس سرہ کے مسلک پر کاربند تھے ہر زائر عقیدت مند نے جو بھی شرعی مسئلہ پوچھا جن کا جواب فی البدیہہ ایسا مرحمت فرماتے جنہیں سُن کر اہل علم بھی ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتے اور یہ عرض کرتے ہوئے دکھائی دیتے

ایں سعادت بزورِ بازو نیست　　　تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت سیّدنا امام اعظم قدس سرہ سے والہانہ تعلق

کرۂ ارضی کے کثیر التعداد مسلمان حنفی سُنی ہوئے ہیں اور بحمدہٗ تعالیٰ اب بھی موجود ہیں جن میں سے بزرگان دین بکثرت سُنی حنفی ہیں بالخصوص برصغیر پاک و ہند کے تمام بزرگان دین حضرت سیدنا امام اعظم قدس سرہ العزیز کے مقلد ہوئے جن میں حضرت مخدوم خواجہ عالم قدس سرہ بھی شامل ہیں

جس وقت حضرت خواجہ عالم قدس اللہ سرہ بغداد شریف تشریف فرما ہوئے سب سے پہلے محلّہ کاظمین شریفین میں حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم بغدادی جیو قدس سرہ پر شرف حاضری حاصل کرنے کے بعد حضرت سیدنا نعمان بن ثابت المعروف امام اعظم کوفی تابعی قدس سرہ پر نہایت ادب واحترام سے حاضری دی

حضرت خواجہ عالم قدس سرہ قرآن وحدیث پر مبنی فقہ حنفی پر مکمل عبور حاصل تھا اور آپکو حضرت سیدنا امام اعظم قدس سرہ سے بھی غایت درجہ عقیدت و اُنسیت تھی حضرت خواجہ صاحب جیو قدس سرہ مسلک امام اعظم قدس سرہ سے ہم آہنگ اپنا مذہب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں

''یہ یقین رکھنا چاہیے کہ مذہب امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہ برحق ہے اور تمام مذاہب پر بھی یہی مذہب امام اعظم فائق ہے یہ مذہب دُنیا میں بہت بڑا مذہب ہوا ہے اور ہمیشہ ہی ہوگا اور الحمد اللہ ہم اسی کے مذہب پر ہیں''

حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ اپنے اسلاف کے علم و عقائد کے مطابق عقیدہ اہلسنت والجماعت کے علمبردار تھے حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہونے پر آپ فخر فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں

"خدا کا شکر ہے کہ یہ دعاء گو خدا کا بندہ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت میں سے ہے اور حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقلد ہے"

یہی وجہ ہے کہ بالخصوص خواجگان چشت (علیہم الرحمہ) کے تمام بزرگ سنی حنفی ہوئے ہیں بنا بریں اسی حنفی مسلک سے جنکا گہرا تعلق تھا مزید براں اس حنفی مسلک کو خواجگان چشت نے جس قدر پھیلایا جس کی نظیر نہیں ملتی

(اعتقاد سرمایۂ آخرت وایمان ہے)

حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ عقائد کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں

"اہلسنت والجماعت سے وابستگی اور والہانہ عقیدت ایمان و آخرت کی فلاح کا موجب ہے کیوں کہ یہ وہ حقائق ہیں کہ جس سے انحراف کرنا ممکن ہی نہیں ہے اصل چیز اعتقاد ہے اگر اعتقاد درست ہے تو سب چیزیں درست ہیں اور اگر اعتقاد میں فرق ہے تو سب اعمال بیکار ہیں کیونکہ ایمانی دنیا کا دارومدار عقائد پر منحصر ہے"

حضرت مخدوم خواجۂ عالم قدس سرہ کی تبحر علمی

حضرت مخدوم خواجۂ عالم جیو قدس اللہ سرہ، حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے نائب، علوم و معارف کے بحر زخار، اس صدی کے غوث الاعظم، علمائے برصغیر پاک و ہند کے محقق المدقق، مفکر دین و ملّت، زبان پہ اسرار و معارف کے رموز، دل میں وسعت علمی کے سمندر، ہاتھ میں قلم، باطل شکن نظر میں عشق مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ذکر و فکر خدائے عز وجل جل مجدہٗ الکریم جنکی زندگی مقدس اسوۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تطبیق ہو

حضرت خواجہ عالم جیو قدس سرہ کی وسعت علمی کا کما حقہٗ اندازہ لگانا بقول غالب ''جوئے شیر کے لانے کے مترادف ہے'' آپ کی خداداد وسعت علمی اور تبحر اس قدر وسیع و عریض تھی کہ اہل علوم و فنون ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتے آپ کے علمی و فکری تصانیفی کارنامے گراں قدر و گرانبہا ہیں جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ فرد واحد ہو کر اس قدر صفحۂ دہر پہ اپنے فکر و نظر کے نقوش ثبت کیے

آپکا علمی تعمق اس قدر اہمیت کا حامل رہا کہ جسے دیکھ کر بلادِ ارض کے اہل علم و صاحب فکر و نظر بلکہ ''اعالم'' نے آپ کو خراج تحسین پیش کیا شواہد اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ نہ صرف معاصرین بلکہ ماضی قریب میں بھی آپکا ہم پلّہ صوفی عالم دین محقق و مدقق کوئی نہ تھا

یہ مرتبہ ملنا تھا جس کو مل گیا :: ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

واللّٰہ یَختَصُ بِرَحْمته مَنْ یَشاء کے مصداق آپ کا صدق کامل درجہ تھا جو تمام دینی ،فکری علوم وفنون پر مہارت تامہ ،علم جلیل راہِ عمل ،موہب فکری جو ودیعت الٰہیہ تھی اور تمام موج فکری وامواجِ علمیہ کوقدرت خداوندی نے حضرت مخدوم خواجہ عالم قدس سرہ العزیز کو بہ توسل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بہ تتبع سلف صالحین کے ودیعت دی گئی کہ جسے اس صدی کے غوث الاعظم ،محق المدقق اور معاصرین کی عظیم المرتبت شخصیت کے نام سے موسوم کیا گیا

حضرت خواجہ عالم قدس سرہ علم وفضل میں یگانۂ روزگار اور صاحب فراست ولی کامل واکمل تھے جن کی تحریریں منتہی صوفی عالم دین کیلئے فراست کا کام دیتی ہیں آپ ستر سے زائد مختلف علوم وفنون پر دسترس کامل رکھتے تھے مزید یہ کہ آپ کو کم ازکم ڈھائی لاکھ کے قریب احادیث مبارکہ یاد تھیں مشکل ترین علمی نکات پر ایسی گفتگو فرماتے جسے سُن کر اہل علم عش عش کر اُٹھتے

ایران کی شائع کردہ ستائیس جلدوں پر مشتمل کُتب فہرست کی بیشتر جلدوں میں آپ کا ذکرِ خیر موجود ہے نیز مرکزی کونسل سنی رائٹر گلڈ پاکستان اور پنجابی ادبی بورڈ لاہور کے ممتاز رکن ہوکر علمی وادبی خدمات سرانجام دیتے رہے آپ کے پنجابی، سرائیکی، اُردو، فارسی اور عربی میں سینکڑوں بلند پایہ مضامین مختلف علمی جرائد واخبارات میں شائع ہوئے جن میں روزنامہ سعادت لاہور وفیصل آباد، ماہنامہ السواد اعظم لاہور، ہفت روزہ الہام بہاولپور و دہلی ،بشارت مظفر گڑھ،

ماہنامہ ترجمان اہل سنت کراچی، ، رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ، انوارِ صوفیہ قصور شریف، ماہنامہ الانصار گجرات، نورِ اسلام شرقپور شریف، المیزان بمبئی شریف اور روزنامہ جنگ قابل ذکر ہیں

جنکے مضمون بعنوان ''نظام مصطفیٰ کی عظمت و برکت'' کا ایک اقتباس ملاحظہ کیجئے

نظام مصطفیٰ آمد، نظام خود خدا آمد
طریق مصطفیٰ آمد، رضائے خود خدا آمد

نظام مصطفیٰ کی عظمتیں برکتیں رحمتیں اس قدر وسیع و عریض ہیں کہ اپنے جلو میں امن و سکون کی ایک عظیم دُنیا لئے ہوئے ہے، جن کی حدیں عقل کی محدود دُنیا بلکہ دُنیا کی محدود کائنات سے بھی وراء الورا ہیں جسے دیکھ کر دُنیا کے خودساختہ ریفارمروں کے نظریات ومبادیات ہیچ نظر آتے ہیں، شریعت مصطفوی دراصل ایک مکمل نظام کائنات ہے یہی نظام درحقیقت امن وسکون کا داعی ہے جو کائنات کی تمام ہنگامہ آرائیوں، مفاسد ومغضوب قاہر زاویۂ نگاہ کو ختم کر کے ایک ایسا نظم وضبط اور ضابطۂ حیات پیش کرتا ہے کہ جنکی دُنیا کے تمام مذاہب اور فکرِ اقوام عالم میں نظیر نہیں ملتی............''

آپ نے جس چیز پر سب سے زیادہ زور دیا وہ عشق رسول ﷺ اور مقام مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پاسداری ہے محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایمان کیلئے لازمی بنیاد ہے کمال ایمانی اسی میں ہے کہ سید کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت انسان کیلئے محبت بن جائے اور دُنیا و مافیہا کی ہر چیز کی محبت سے سبقت لے جائے پیغمبر اسلام سے والہانہ وابستگی ہی ملتِ اسلامیہ کیلئے انفرادی اور اجتماعی مرکزِ حیات ہے بقول ڈاکٹر علامہ محمد اقبال علیہ الرحمہ

دردلِ مسلم، مقام مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) است
آبروئے ماز نام مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) است

حضرت خواجۂ عالم جیو قدس سرہ کے نزدیک ملتِ اسلامیہ کی تمام مشکلات ومصائب، مایوسیوں اور محرومیوں کا واحد سبب دامن مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علیحدگی ہے آپکا نقطہ نظر یہ تھا کہ جب تک مسلمان اپنا مرکز عقیدت ومحبت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ بابرکات کو نہیں بنائیں گے وہ در بدر ٹھوکریں ہی کھاتے رہیں گے حضرت مخدوم خواجۂ عالم قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں

''فکر عیسائیت، فکر یہودی، نظریہ شوشلزم ہو یا سیکولیرازم، یا دیگر ازم ہوں یہ خود ساختہ فکر و نظر جاذبیت، کشش، روحانی رمق سے بالکل پہلو تہی کا ہوش رُبا منظر پیش کرتے ہیں اگر چہ یہ لوگ مادیت کے مدعی ہیں مگر روحانی فکر سے

بالکل بعید ہیں، مگر نظامِ مصطفیٰ! جو تمام دُنیا کے مقتضیات
کو بدرجۂ اتم پورا کرتا ہے اور ان نظامِ مصطفیٰ پر گامزن
ہونے سے اس کرۂ ارضی میں ہلاکت خیز جان وروح کشی
موجِ بلا سے نجات حاصل ہوسکتی ہے''

حضرت خواجۂ عالم جیو قدس سرہ کے علمی ذوق کے متعلق نثار احمد اسدی رقمطراز ہیں

یوں بیان کرتا ہوں شان اولیاء
پہلے چشت بعد از تمام اولیاء

قطب مدار حیدر چشت حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ
علمی ذوق وشوق اس قدر رکھتے تھے کہ ہر وقت مصروف
مطالعہ رہتے یہاں تک کہ دوران سفر بھی کتب ہمراہ رکھتے
جب سفر سے تھکاوٹ محسوس ہوتی تو بیٹھ کر مصروفِ مطالعہ
ہوجاتے اور جب تھوڑا آرام فرما لیتے تو پھر سفر شروع
کردیتے حتیٰ کہ تابہ منزل یہی سلسلہ جاری وساری رہتا تھا

آپ کے علم وفضل کے متعلق محمد منظور صاحب چشتی نظامی اسدی بیان کرتے ہیں

''آپ علم کے ایسے خزانہ تھے جو علم وفضل سے بہت ہی
زیادہ آراستہ تھے آپکا تبحرِ علمی اور کمال فقر وشانِ ولایت
دُنیا پہ واضح اور روشن ہوچکا تھا''

حضرت خواجۂ عالم جیو قدس سرہ کی علمی و رُوحانی حقیقت ایک مسلمہ امر ہے جسے ڈاکٹر محمد ماجد چشتی نظامی اسدی بیان فرماتے ہیں

''آپ کے علمی زاویے ظاہر و باطن کے اعتبار سے عدیم النظیر ہیں آپ کی ایک علمی نکتہ پر اس قدر غور وخوض فرماتے کہ بیان نہیں کیا جا سکتا آپ فقہ، تفسیر، حدیث اصول میں یگانۂ روزگار اور جامع علوم عقلیہ ونقلیہ اور خاندان علم وفضل سے تھے اس نامور محقق اور علوم دین کے ماہر نے کتنی ہی تصانیف بطور یادگار چھوڑی ہیں عجب کامل انسان تھے کہ جن کی ذات مقدسہ میں شریعت طریقت اور حقیقت کا صحیح و اعلیٰ ترین امتزاج ہے''

آپ کی عظمت وعلویت کے متعلق محمد عبدالرؤف صاحب فریدی اسدی لکھتے ہیں

''مخدوم المخادیم مرد قلندر حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ تواضع، عاجزی، انکساری، خاکساری، ایثار، ادب بزرگان دین، حیا اور زہد و تقویٰ وغیرہ ان تمام محاسن کے جامع تھے آپکی زندگی مجاہدانہ وارزندگی تھی، زہد و تعبد، شب بیداری، نوافل، تلاوتِ قرآن کریم کے ساتھ ساتھ جو آپ نے قلمی فریضہ سرانجام دیا جسے جس قدر سراہا جائے اتنا ہی کم ہے''

حضرت مخدوم بابا صاحب قدس سرہ سے محبت

اولیائے کرام کی زندگیاں انسانیت کیلئے روشن ستارے ہیں ان ستاروں کی روشنی میں انسان صراطِ مستقیم سے نہیں بھٹک سکتا، اولیاء اللہ اسوۂ حسنہ کا آئینہ ہیں یہی وجہ ہے کہ مولانا رومی علیہ الرحمہ نے صحیح طور پر فرمایا

یک زمانہ صحبتے با اولیاء

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ کو حضرت مخدوم المخادیم بابا فرید الملۃ والدین مسعود گنج شکر قدس سرہ سے والہانہ عقیدت و نسبت تھی جسکا اندازہ کوئی صاحب کمال شخصیت ہی کر سکتی ہے نسبت فرید میں خود کو بے خود کیا آپ نے ۱۳۶۵ھ سے سرزمین پاکپتن شریف جیسے اہم دینی و رُوحانی مرکز پر حاضری کا آغاز کیا اور پھر تسلسل رہا جس میں عمر بھر کبھی ناغہ نہ ہوا جن کی عظمت و سطوت کے متعلق خواجۂ عالم و قطب العالم حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں

''عظمتِ فرید ایک ایسی حقیقت ہے جسے نہ کوئی نظر انداز کر سکتا ہے اور نہ ہی جن پر کوئی حرف گیری کر سکتا ہے''

مخدوم العالمین حضرت بابا صاحب جیو قدس سرہ جو سرزمین پاکستان کے سرچشمہ اولیائے کبار اور مشائخ عظام میں سے ہیں اس قدر کامل و اکمل بزرگ ہیں کہ تمام دُنیا میں جس کی نظیر نہیں ملتی

کتنے حسین لوگ تھے جو مل کے ایک بار
آنکھوں میں جذب ہوگئے دل میں اُتر گئے

حضرت مخدوم خواجہ عالم قدس سرہ حضرت مخدوم بابا صاحب جیو قدس سرہ کی ذات ستودہ صفات فی العلم والولایت کے متعلق ان الفاظ میں حسن اظہار کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں

''آپ کے اسم گرامی میں وہ مٹھاس ہے جس کی تشبیہ کسی بھی شیرینی سے نہیں دی جا سکتی اور یہ فیضان کرم ہے خواجہ قطب الاقطاب جیو قدس سرہ کا جس نے آپکے وجود واسم گرامی کو سراپا مٹھاس بنا دیا''

شیخ الاسلام والمسلمین حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ کو اگر اُردو زبان کے بانی کہا جائے تو بالکل بجا ہے کیونکہ کتب ادبیات اُردو وغیرہ ہم جن پر شاہد ہیں جس پر تفصیلی گفتگو حضرت خواجہ عالم قدس اللہ سرہ معروف کتاب ''خواجگان چشت کی اُردو خدمات'' میں ملاحظہ کیجئے گویا کہ اردو زبان بھی انہی خواجگان چشت کی مرہون منت ہے جنکے متعلق آپ ارشاد فرماتے ہیں

''یہ حقیقت ہے کہ بانی زبان اُردو نہ صرف پنجاب وملتان ہے جنکے سرخیل اعظم حضرت بابا صاحب قدس سرہ ہی کی ذات گرامی ہے جنکا اعتراف سبھی نگاران حضرات کو ہے''

مقام غوثیت

خواجۂ عالم حضرت مخدوم المخادیم علامہ اسد نظامی جیو قدس سرہ مقام غوثیت پر فائز رہے لیکن جسے خود کو عمر بھر چھپایا خاکسار کو چونکہ آپ سے نیاز مندی تھی بوقتِ حاضری کبھی کبھار ایسے مقام کا اظہار اشاراً کنایۃً فرما جاتے جس سے یہ بات مترشح ہو جاتی ہے کہ فی الواقع آپ غوث الاعظم اور قطب الاولیاء تھے

آپ کو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت بابا صاحب قدس سرہ کی بیکراں شفقت و عنایات اور کرم التفات کی بدولت جو درجہ حاصل ہوا بہت کم کسی کو ملا، آپ کی غوثیت اور ولایت ایک مسلمہ حقیقت ہے

چمن کو اپنی بہاروں پہ ناز تھا
وہ جب آ گئے تو ساری بہاروں پہ چھا گئے

ہر دور میں تمام کائنات کا ایک غوث الاعظم ہوتا ہے حضرت شیخ بغداد قدس سرہ اپنے دورِ حیات کے غوث الاعظم تھے اسی طرح بعینہٖ مردِ قلندر حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ بھی اپنے دَورِ حیات کے جلیل القدر غوث الاعظم تھے

آپ کے بعض رُوحانی کمالات بالکل واضح تھے کہ جو شخص بھی آیا وہ آپ کی رُوحانیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا یہ آپ کی خداداد پُر اثر شخصیت تھی جسے ہر زائر نے محسوس کیا یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے نہ کوئی نظر انداز کر سکتا ہے اور نہ ہی جن پر کوئی حرف گیری کر سکتا ہے

حضرت مخدوم خواجۂ عالم قدس سرہ کی علمی نگارشات

حضرت مخدوم خواجۂ عالم جیو قدس سرہ نہ صرف ولی کامل واکمل تھے بلکہ ایک متبحر صوفی عالم دین بھی تھے جنہیں علمی شغف بے حد تھا، درس وتدریس رُوحانیت کی اشاعت وترویج کے ساتھ ساتھ تصانیف وتالیفات کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے، آپ نامور اہل سخن اور مصنفین میں سے تھے بہت سے تصنیفات اور تالیفات آپ کی یادگار ہیں آپ کثیر التصانیف بزرگ ہیں اگر آپ کے صرف علمی فضائل کو تحریر کیا جائے تو بہت بڑی کتاب تیار ہو جائے مگر یہ رسالہ اس کا متحمل نہیں یہاں صرف آپ کی چند نادرالوجود تصنیفات شریف کا ذکر جمیل کرنا مقصود ہے جن سے آپ کے تبحر علمی کا پتہ چلتا ہے جن میں

☆ احوال وآثار حضرت مخدوم بابا فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ العزیز

☆ احوال ومقامات حضرت مخدوم العالمین محبّ النبی دہلوی قدس سرہ

☆ احوال وآثار حضرت قبلۂ عالم خواجہ نور محمد صاحب مہاروی قدس سرہ

☆ احوال وآثار حضرت پیر پٹھان خواجہ محمد سلیمان صاحب تونسوی قدس سرہ

☆ غوث الاعظم حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی قدس سرہ کے مختصر حالات

☆ احوال وآثار قاضی الحاجات حضرت قاضی عاقل محمد قدس سرہ

☆ احوال وآثار غوث الاعظم حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی قدس سرہ

☆ احوال ومقامات خواجہ واجد فرد فرید حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ

☆ روائح النظام ☆ راحت القلوب ☆ سیر العارفین
☆ عوارف المعارف ☆ غنیۃ الطالبین ☆ فوائد السالکین
☆ کشف المحجوب ☆ گلزارِ جمالیہ ☆ مفتاح العاشقین
☆ مجالس کلیمی ☆ مالابُد کلیمی ☆ مناقب سلیمانی

ذوقِ سماع

سماع مثل آفتاب کے ہے اس سے ہر ایک کو مطابق مقدار مراتب و ذوق و مشرب فیض حاصل ہوتا ہے اور کوئی محروم نہیں رہتا حضرت خواجۂ عالم جیو قدس سرہ نے سماع کو اگرچہ بکثرت نہیں سُنا جب کبھی ذوق ہوتا سماع سُنتے اور رُوحانی حظ اُٹھاتے کیونکہ سماع اہل دل کے رُوح کی غذا ہے جس کیلئے وہ ہر وقت بے تاب رہتا ہے سماع کے متعلق حضرت مخدوم خواجۂ عالم قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں

''سماع ذریعہ حضوری ہے کہ اس سے کلیتِ محبت حاصل ہو کر محبّ محبوب میں مستغرق ہو جاتا ہے''

اسرار محبت را ہر دل نہ بود قابل :: دُر نیست بہر دریا زر نیست بہر کانے

محفل سماع میں جب صاحبِ درد درویش پر بے خودی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے تو وہ دُنیا و مافیھا سے بے نیاز ہو کر لفظ ھُو میں گم ہو جاتا ہے اور یہ طریقہ خواجگانِ چشت کا ہے کہ جب مجلس سماع میں شریک ہوتے ہیں تو وہ بھی فنافی الحق ہو جاتے ہیں بعینہٖ یہی کیفیت حضرت مخدوم خواجۂ عالم قدس سرہ کی تھی

حضرت مخدوم خواجۂ عالم جیو قدس سرہ العزیز کے سلسلۂ طریقت کے اکابر مشروط طور پر سماع سُنتے تھے اسی وجہ سے آپ بھی مشروط طور پر سماع سُنتے رہے یہ سماع عام کیلئے نہیں ہے اس لیے عوام الناس اسے سُننے سے پرہیز کریں صرف وہی سُننے کا اہل ہے جو اسے بخوبی سمجھے اور اس کے تمام اُمور وضوابط یعنی زمان، مکان اور اخوان کو ملحوظ خاطر رکھے جب تک یہ تین شرطیں اس میں نہ پائی جائیں صوفی اسے نہ سُنے اُس کا نہ سننا ہی عین ثواب ہے۔ زمان سے مراد سماع سننے کیلئے ایسا وقت مقرر کیا جائے کہ جس میں کوئی شرعی ممانعت نہ ہو بلکہ ایسا وقت ہو کہ جب ہر طرف سے فراغت اور سکون میسر ہو اور کسی قسم کی مداخلت کا امکان نہ ہو دوم شرطِ مکان یعنی مکان جہاں مجلس سماع منعقد ہو رہی ہو، ایسا ہونا چاہیے کہ وہاں عوام اور نا اہلوں کا گزر نہ ہو۔ پُر سکون مقام ہو اور غیر شرعی اُمور کا دخل نہ ہو اور سوم اخوان یعنی مجلس سماع میں ایسے لوگ بلائے جو اہل سماع ہوں، محرم راز ہوں، اہل حق ہوں، فاسق وفاجر اور منکر سماع نہ ہوں اور کلام مجاز کو حقیقت پر محمول کرنے والے ہوں، حق تعالیٰ اور رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں کلام سننا اور اپنی یہ پیاس بجھانا چاہتے ہوں اسی سماع کے بارے میں حضرت مخدوم خواجۂ عالم قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں جسے ملاحظہ کیجئے

''سماع بالمزامیر حرام قرار دینا درست نہیں اور اس قدر بکثرت سننا جس میں غیر متعلقہ اشخاص ہوں جس سے مطلقاً پرہیز کریں جو عامتہ الناس کی مجلس میں قوالی سنیں یا

بے مقصد وجد کریں اور بے ریش مرد یا عورتوں کا اختلاط

ہو جن کی شرعاً ممانعت ہے لہٰذا ہمارے پیر صاحبان خلیفہ

صاحبان اور مرید صاحبان جن پر غور فرمائیں اور مکمل

پابندی کا مظاہرہ کریں"

غرضیکہ حضرت مخدوم خواجہ عالم قدس سرہ جب سماع بالمزامیر یا کبھی کبھار

غیر مزامیر سماعت فرماتے تو آپ عالم حیرت میں مستغرق ہو جاتے تھے

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس ان کی

الٰہی! کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں

سچ تو یہ ہے کہ اہل ذوق مردان خدا کا وجد و حال صرف ایک سماع ہی پر موقوف نہیں ہے بلکہ طیور کے نغمے، پھولوں کی مہک، پروانوں کا سوز، شمع کا گداز تاروں کی چمک، چاند سورج کی دمک، دریا کی روانی، موجوں کا اضطراب، پہاڑوں کا سکون، درختوں کی استقامت، شاخوں کا رقص، صبح کا سماں شام کا منظر غرض عالم کائنات کے ہر ذرہ کا مشاہدہ اُن کے سامنے محبوبِ حقیقی کے جمال عالم آرا کا ایک صحیح مظاہرہ ہے اور جسے دیکھنے کے بعد اُن کے دل میں تڑپ ان کی آنکھوں میں آنسو اور اُن کی روح میں ہیجان پیدا ہو جاتا ہے اور اسی حالت کا نام وجد و کیفیت ہے اور ایسے ہی اصحاب حالِ سماع سننے کے سب سے زیادہ جائز حقدار ہیں

واللہ یختص برحمتہ من یشاء

بزرگانِ دین کے اعرائس کا اہتمام

حضرت مخدوم خواجہ عالم قدس سرہ ہر سال متعدد ایام میں بزرگان چشت کے سالانہ اعرائس کا ہمیشہ اہتمام فرماتے رہے

عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، شب برأت ماہ شعبان المعظم، ستائیسویں ماہ رمضان المبارک کے ایام مبارکہ کے بعد حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ، حضرت مخدوم بابا صاحب قدس سرہ، حضرت خواجہ محبوب الٰہی دہلوی قدس سرہ، حضرت خواجہ محب النبی قدس سرہ، حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی قدس سرہ، حضرت خواجہ سلیمان تونسوی دہلوی قدس سرہ، حضرت حافظ جمال اللہ ملتانی قدس سرہ، حضرت خواجہ خدا بخش خیر پوری قدس سرہ حضرت مخدوم شاہ اللہ بخش تونسوی قدس سرہ، حضرت قبلہ عبدالرزاق خیر پوری دہلوی قدس سرہ کے اعرائس مبارکہ کے علاوہ صحابہ کرام، اہل بیت عظام، ائمہ مجتہدین، اور سلف صالحین کے اعرائس کا اہتمام کیا جاتا تھا مزید یہ کہ آپ نے انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام علیہم الرحمہ بالخصوص خواجگان چشت کے مزارات پر کثرت سے حاضریاں دیں کیونکہ ان حضرات کے مزارات پر حاضری اور فیوض و برکات کا حصول احادیث مبارکہ سے ثابت ہے مگر اصل صورت حال سے ناواقف بعض مدعیان علم جن سے نہ صرف انکار کرتے ہیں بلکہ شرک و بدعت تک کہہ جانے سے دریغ نہیں کرتے حالانکہ ان کا یہ نظریہ سلف صالحین کے منافی ہے

اہتمام اعرائس اولیائے کاملین کے متعلق آپ ارشاد فرماتے ہیں جسے ملاحظہ کیجئے

''بزرگان دین کے اعرائس کا اہتمام کرنے کا مقصد وحید
یہ تھا کہ جن میں صاحب نسبت اور عقیدت مند لوگ حاضر
ہوکر تلاوت قرآن وفضائل قرآن وحدیث اقوال بزرگانِ
دین سُن کر اپنی زندگیوں کو سنواریں اور تمام دُنیاوی
آلائشوں سے بچ کر دُنیا و آخرت کی سرخروی حاصل کریں
چنانچہ انہی بنیادوں پر اعرائس کا اہتمام کیا جاتا ہے''

آپ کا ذوقِ شعر وسخن

حضرت مخدوم خواجۂ عالم قدس سرہ کی تبحر علمی، علم شناسی برجستگی کا اعتراف ملک پاکستان کے جید علمائے کرام کو تھا جو آپکی خدمت میں حاضر ہوکر علوم وفنون کے علمی نکات حاصل کرتے حتیٰ کہ شعراء بھی فن شاعری میں آپ سے اصلاح لیتے کیونکہ آپکو شعر وسخن سے بھی بہت دلچسپی تھی جنکا ایک قلندرانہ قطعہ ملاحظہ کیجئے

سر یہ سجود ہوا کبھی تو میری جبیں کا نقشہ چمک اُٹھا
ترے پائے ناز ضرور تھے میری سجدہ گاہِ نماز میں
مجھے کیا ہی غرض رکوع سے مجھے کیا ہی کام سجود سے
ترے پائے ناز کی تلاش تھی تو جھکا رہا نماز میں

آپ کا بیشتر فارسی، اُردو، سرائیکی اور پنجابی کلام غیر مطبوعہ حالت میں موجود ہے

دعوتِ حضوری

حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ نے عمر بھر سلوک کا راستہ اختیار کرنے والوں کو ہمیشہ یہ درس دیا کہ حضوری و مشاہدہ کے علاوہ کسی فانی یا عارضی اشیاء کی رغبت یا تمنا کرنا فقر کے تقاضوں کے بالکل منافی ہے

علائق دنیا سے نفرت

آپ نے دنیا میں رہ کر دنیا سے اپنا قلبی تعلق اُستوار نہیں کیا بلکہ دنیا میں رہ کر رب العزت کی خوشنودی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگہ بیکس و پناہ میں حضوری کی تمنا کرتے رہے یہ شرف سعادت جو آپ کو نصیب ہوا بہت کم کسی کے حصہ میں آیا، آپ نے حضوری و مشاہدہ کی طلب کے سوا اور کسی چیز کی تمنا نہ کی

تاثیر وعظ

وعظ ایسا پُر تاثیر اور کلام ایسا دلپذیر ہوتا کہ لوگ حیران رہتے کہ یہ کلام کہاں سے وارد ہو رہا ہے جس کا ہر لفظ قلب و جگر میں اُتر جاتا تھا خواہ وہ سُننے والا کتنا ہی سنگدل کیوں نہ ہوتا جن کا وعظ سن کر گریہ زاری کرنے لگ جاتا اور ایسی قلبی رقت طاری ہوتی کہ وہ بے خود ہو جاتا آپ کے کمال کی ادنیٰ صفت یہ ہے کہ جس کسی کو نصیحت فرماتے وہ جان و دل سے اُس پر عمل کرنے لگتا ہزار ہا فاسق و فاجر آپ کی صحبت سے صالح اور متقی ہو گئے اور بے شمار صالحین آپکی برکت سے بڑے درجہ پر پہنچ گئے غرضیکہ کوئی آپ کے دروازے سے محروم نہیں گیا

علوم القرآن

گر تو مے خواہی مُسلمان زیستن نیست مُمکن جز بہ قرآن زیستن

عظمت قرآن ایک مسلمہ حقیقت وصداقت ہے جس کے متعلق ذرا بھر بھی شک کرنا کفر بلکہ اکفر ہے کیونکہ جن کی حفاظت خود رب کریم فرما رہے ہیں جنکی فصاحت و بلاغت اس قدر وسیع ہے کہ جس کی کوئی مثال ہی نہیں ہے

''قد جاکم من اللہ نور و کتاب مبین'' کے مصداق حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں اور کلام مجید بھی نور ہے مگر یہ نور تلاوت حفظِ قلوب میں معرفتِ جذبہ اصلاح باطن سے تلاش کیا جاتا ہے جو شیخ کامل کی نگاہِ کرم کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

حضرت مخدوم خواجہ عالم قدس سرہ خانقاہِ معلیٰ میں جلوہ افروز ہوکر طلباء کو قرآن واحادیث کے مفاہیم وشروح اس انداز سے پڑھاتے کہ اہل علم حضرات ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتے غرضیکہ آپ عالم ربانی امام یزدانی حقائق ومعارف میں وحید العصر کرامت وخوارق میں فرید الدہر زہد وورع میں کامل واکمل اور ریاضت وعبادت میں بے مثل تھے، آپ حضرت مخدوم وشیخ عبدالرزاق حنفی چشتی نظامی قدس سرہ العزیز کے ایسے بلند پایۂ خلیفہ تھے کہ جن پر خود مرشد کامل کو فخر تھا

حضرت مخدوم خواجۂ عالم قدس سرہ کی نظر میں ادب

اسلام کے اندر سراپا ادب ہی ادب ہے، ادب کے بغیر اسلامی اخلاق ناکمل ہے اسی ادب سے انسان جوہر انسانیت سے آراستہ و پیراستہ ہوتا ہے اسی ادب سے انسان رحمت ایزدی کے جلو میں پناہ گزین ہوتا ہے اور صرف اسلامی تہذیب ہی ادب سکھاتی ہے

با ادب باشی پادشاہی کن :: بے حیا باشی ہر چہ خواہی کن

ادب ہی کی وجہ سے انسان کو رب کریم جل جلالہٗ نے "لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم" کے زیور عمل سے منور فرمایا اور یہ وہ ادب ہے کہ اللہ جل جلالہٗ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو سکھایا جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

" یا ایھا الذین امنو لا ترفعو اصواتکم فوق صوت
النبی کجحر بعضکم لبعض ان تحبت امالکم وانتم
لا تشعرون "

حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ کی زندگی مقدس کے اندر ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گذرا کہ جس میں آپ نے کسی کی بے ادبی کی ہو یا دل خراش کیا ہو آپ سفر و حضر نشست و برخاست گفت وشنید کے وقت بھی ادب واحترام کو ملحوظ خاطر رکھتے تھے

ہر سلسلہ کے بزرگان دین کا احترام بڑے تزک واحتشام کے ساتھ فرماتے

سچ تو یہ ہے کہ حضرت مخدوم خواجۂ عالم قدس سرہ جیسا مؤدب قدرت نے اس صدی کے اندر پیدا ہی نہیں فرمایا

اخلاقِ حسنہ

اخلاق کریمانہ میں آپ تَخَلقُوْ بِاَخْلاقِ اللّٰہ کے بدرجہ اُتم متبع اور اخلاق محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکمل نمونہ تھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو تمام پسندیدہ عادات، نیک خصائل اور اخلاق واوصاف حمیدہ سے مزین فرمایا

حضرت مخدوم خواجۂ عالم جیو قدس سرہ العزیز کے اخلاق و عادات بڑے پاکیزہ اور عشق الٰہی ومحبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آئینہ دار تھے آپ نہایت خوش مزاج خوش طبع خوش لباس خوش خوراک بلند اخلاق فراخ حوصلہ تھے کم خفتن کم گفتن اور کم خوردن کے درویشی طریق پر قائم رہے کسی قسم کا امتیازی لباس زیب تن نہ فرماتے آپ کی زندگی سادگی کا نمونہ تھی، مزاج مبارک میں بے پناہ عاجزی اور انکساری تھی اندازِ تکلم ایسا تھا جس سے صاف گوئی ظاہر ہوتی تھی آپ کمال درجہ کے خلیق اور خلق ومحبت میں لا جواب تھے آپ کا حُسن سلوک ایسا دلپذیر تھا کہ ہر کس وناکس یہی سمجھتا کہ جو محبت والفت آپ کو میرے ساتھ ہے وہ کسی اور کے ساتھ نہیں ہے اور یہ تمام باتیں کمال ولایت کے سبب تھیں

حضرت خواجۂ عالم جیو قدس سرہ مادرزاد ولی کامل ہیں اور تصرف وکرامات عالم طفلی سے آپ سے ظاہر ہوتی رہتیں تھیں مستجاب الدعوات ایسے تھے کہ جو کچھ زُبان مبارک سے فرماتے وہ ہو جاتا غرضیکہ حضرت خواجہ صاحب مخلوقِ خدا کو وہ سبق سکھا گئے ہیں کہ آج بھی اس ادب واحترام پر معاشرے کی بنیاد رکھی جائے تو کھوئی ہوئی عظمت دوبارہ مل سکتی ہے

غوث الاعظم و خواجۂ عالم حضرت سیدی و مرشدی علامہ اسد نظامی قدس سرہ کی ذات مقدسہ کے متعلق موجودہ دور کی عظیم المرتبت بزرگ شخصیت فقیر سلیمانی خواجہ غلام یحییٰ صاحب تونسوی مدظلہٗ العالی فرماتے ہیں

''علوم ظاہر و باطن میں یکتا تھے بتاریخ وصال میں ان کی تجہیز و تکفین میں موجود تھا عوام کے ساتھ جو کہ لوگ انکی زندگی میں انکو اس کے عقیدے کے مطابق اچھا نہیں سمجھتے تھے میں اسی روز اُن لوگوں کو ان کی مرقد پر خون کے آنسو بہاتے دیکھا بہت مخلوق آپکی بابرکت سے فیض یاب ہوئی سخاوت آپ کی ذات میں نہایت تھی اور کمال تقوی و ورع میں آراستہ تھے دُنیاداری سے ان کو پرہیز تھا اور دین دار لوگوں سے انکو محبت تھی سرحد، سندھ، پنجاب اور بلوچستان میں ان کی شخصیت اظہر من الشمس ہے''

صوفیاء کرام کے نزدیک مذہب کی رُوح اور غایت اقصیٰ کیا تھی؟ علمائے ظاہر کے برخلاف انھوں نے اُسے دُنیا طلبی، جاہ پسندی اور عزت و شہرت کے حصول کا وسیلہ نہیں بنایا بلکہ اسلام کی رُوح کو خدمت خلق، رواداری اور صلح جوئی میں تلاش کیا وہ مظلوموں اور بیکسوں کی امداد کسی ذاتی یا سیاسی غرض کے بغیر کرتے بے سروسامانی اور فقر محض کے باوجود اُن کی خانقاہوں میں دن رات لنگر جاری تھا

طریقت بجز خدمتِ خلق نیست :: نہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

سیدی و مُرشدی حیدر چشت حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب انصاری جیو
المعروف خواجۂ عالم حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ کے تصرفات کاملہ کا ذکر
محمد عبدالجبار صاحب فریدی اسدی ان الفاظ میں کرتے ہیں جسے ملاحظہ کیجئے

''حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ بڑے عابد وزاہد، صابر وقانع
اور ولی کامل بزرگ تھے ریاضت اور کشف وکرامات میں
لاثانی تھے اور جو کچھ زبان مبارک سے فرماتے وہ ضرور پورا
ہوتا جو سائل بھی آپ کے دراقدس پر حاضر خدمت ہوتا
اُن کے تنگ دامن ہونے کے باوجود آپ اس قدر اُنھیں
عطا فرماتے کہ وہ خود سائل حیران ہوجاتا کہ وسعتِ طلب
سے بھی بالاتر نعمت سے خواجۂ عالم سرفراز فرمارہے ہیں''

محمد عبدالرزاق صاحب گوجرانوالہ ان الفاظ میں حُسن عقیدت کا اظہار کرتے ہیں

''آپ بڑے عالم وفاضل، عابد ومتقی، کامل واکمل بزرگ
اور صاحب فیض وکرامت تھے ہمیشہ سادہ وضع قطع سے
رہتے اور اپنا مرتبہ وشان پوشیدہ رکھتے تھے آپکا چہرہ مبارک
بہت خوبصورت اورنورانی تھا آپ حلم وحیا، صدق وصفا،
جُود وسخا، نصیحت وشفقت واُلفت ومُروّت وبُردباری و
کسرنفسی وحُسن ظن وحُسن اخلاق میں یکتائے زمانہ تھے''

حضرت مخدوم خواجہ عالم قدس سرہ العزیز کی ذات والا بابرکات کے متعلق

حاجی محمد اشرف صاحب فریدی اسدی لکھتے ہیں

''حضرت خواجہ صاحب قدس سرہ العزیز کا لباس سادہ اور

درویشانہ تھا، بڑے نرم دل اور خوش خلق تھے زہد وتقویٰ کا یہ

عالم تھا کہ دولتِ دُنیا کو آنکھ بھر کر بھی نہ دیکھا، آپکی طبیعت

میں درگزر اور معاف کردینے کی صفت درجۂ کمال میں تھی

اور صاحب نسبت حضرات سے غیر معمولی محبت رکھتے تھے

آپ کی خانقاہ شریف میں امیر وغریب کیلئے یکساں لنگر

تقسیم ہوتا جس سے غریب نادار، مسافر پردیسی، طلباء اور

فقراء شکم سیر ہوکر کھانا کھاتے تھے''

آقائی ومولائی، سیدی ومرشدی حضرت مخدوم خواجہ عالم قدس سرہ العزیز

صاحب ولایت، خورشید ہدایت، گنجینہ حیا وعلم پناہ بے پایاں، ہادی گمراہاں، علوم

ظاہری وباطنی میں برگزیدہ روزگار، کشف وکرامات میں کامل واکمل، نہایت

مستغنی الطبع اور متوکل علی اللہ درویش کامل تھے فضائل ومناقب آپ کے بے شمار

اور حالات وکمالات آپ کے اظہر من الشمس ہیں

اچھا ہوا کہ ہم کو آپ کا آستاں ملا ہے

ورنہ بھٹک جاتے آپ کے در سے دُور ہو کے

منقبت شریفہ بحضور حضرت مخدوم خواجۂ عالم قدس سرہ

اے امام اہلسنت، پاسبان دین حق
ہم سبھی پہ تیرا احسان، تیرا اوج کمال

اہل حق کو نظر آیا، تیرا جواب لاجواب
عشق نبی کی رہی سدا تیری زبان پہ قیل وقال

گونج اٹھی تیری آواز عشق نبی کے ساز میں
مسکرائے سب گلستان حقیقت کے نہال

اَنْتُمُ الاَعْلَوْنَ کی تفسیر تھی تیری زندگی
دیدہ ور اور مردِ حق صاحب خصال

سیرت وصورت تیری مثل سلف تھی بے گماں
تُو مفکر، تو مدبّر، تو محقق بے مثال

واقفِ رمز اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ!
ابتدائے گفتگو میں حرف آخر کا کمال

تُو مجدّد، تُو مفسر، تُو محدّث، تو فقیہ!
شارحِ قولِ نبی تُو دانش علم الرجال

سر تا پا تیری ادا صدیق اعظمؓ کی مثیل
ہر ادا میں تھی تیری تنویر صدیقی جمال

حق و باطل کے لئے فاروق اعظمؓ کی جھلک
تجھ میں تھا بے شک وہ فاروقی جلال

چشم ابن عفانؓ کی شرم وحیا پیش نظر
دل میں ذوالنورینؓ کے قلبِ حقیقت کا خیال

زعم شاتم کے جہاں پہ، خادم شیر خدا
قہر بن کر تو گرا اور یہ تھا تیرا کمال

حضرت حسنینؓ کے صدقے ملی غیرت تجھے
کون آئے سامنے، کس چشم باطل کی مجال؟

گونج تھی تجھ میں اور تیری تحریر میں
فی الحقیقت تو رہا منبع علم وعمل !

ڈاکٹر محمد ماجد چشتی نظامی اسدی

منقبت شریف

تیری عظمت پہ میں قربان اے بابا نظامی (قدس سرہ)
تو نے پائی ہے عجب شان اے بابا نظامی (قدس سرہ)

فیض پاتے ہیں تیرے در سے زمانے والے
سر جھکاتا ہے تیرے در پہ جہاں اے بابا نظامی (قدس سرہ)

تیرے کرم کا سہارا ہے سب غلاموں کو
مشکلیں کر دے غلاموں کی تو آساں اے بابا نظامی (قدس سرہ)

ملتیں ہیں مرادیں سب جس در سے زمانے کو
وہ تیرا ہی دربار ہے اے بابا نظامی (قدس سرہ)

جو بھی آیا تیرے در پہ نہ لوٹا خالی
دو جہاں آپکے قدموں پہ ہوں قرباں اے بابا نظامی (قدس سرہ)

تیری چوکھٹ پہ رہے سر میرے لیے کافی ہے
تیرے نام سے ہے میری پہچان اے بابا نظامی (قدس سرہ)

مانگے گا رہائی وہ اس قید سے کیوں کر
جو تیرا گرفتار ہے اے بابا نظامی (قدس سرہ)

نثار احمد فریدی اسدی

منقبت شریف بحضور خواجہ حیدرِ چشت

اگر نہ ہوتا ترا آستاں یا خواجہ حیدرِ چشت
غریب کا تھا ٹھکانہ کہاں یا خواجہ حیدرِ چشت

غمِ جہاں کے ستائے ہیں، پر آتے ہیں
تمہارا در ہے کہ دارالاماں یا خواجہ حیدرِ چشت

مریضِ غم ہیں کوئی چارہ گر نہیں ملتا
ہم اپنا داغ دکھائیں کہاں یا خواجہ حیدرِ چشت

منور ہے تمہاری ذات انوارِ محمد ﷺ سے
تمہاری آرزو ہے حاصلِ ایمان یا خواجہ حیدرِ چشت

یہ در وُہ در ہے جہاں زندگی سنورتی ہے
یہاں سے جائیں تو جائیں کہاں یا خواجہ حیدرِ چشت

ہر آدمی یہاں دل سے یقین رکھتا ہے
کہ سُن رہے ہیں مری داستاں یا خواجہ حیدرِ چشت

رسول اللہ ﷺ کے صدقہ میں راہ دکھلا دو
بھٹک رہا ہے مرا کارواں یا خواجہ حیدرِ چشت

جلائے جاتے ہیں پھر آشیاں غریبوں کے
پھر اُٹھ رہا ہے چمن سے دھواں یا خواجہ حیدر چشت

نکھر جاتا ہے ایمان آپ کے فیضان باطن سے
یہ شفقت یہ کرم یہ آپکا احسان یا خواجہ حیدر چشت

یہ شان بندہ نوازی تو دیکھئے اُن کی
وہیں غریب کھڑے ہیں جہاں خواجہ حیدر چشت

خدا شاہد ہے ہر دل پر تمہاری حکمرانی ہے
جسے دیکھو تمہارا تابع فرمان یا خواجہ حیدرِ چشت

ہمارے سامنے اک روز یوں بھی آ جاؤ
کوئی حجاب نہ ہو درمیاں یا خواجہ حیدرِ چشت

زباں ترستی ہے مدت سے گفتگو کیلئے
کہاں سے لاؤں میں حُسن بیاں یا خواجہ حیدرِ چشت

کہاں میں اور کہاں رمضان دامن خواجہ
کہ میں زمیں ہوں اور آسماں یا خواجہ حیدرِ چشت

محمد رمضان چشتی نظامی اسدی

منقبت شریف

منظر ہے پیارا پیارا بابا نظامی (قدس سرہ) تیری گلی میں
جنت کا ہے نظارا بابا نظامی (قدس سرہ) تیری گلی میں

غوث، قطب، ابدال ہیں آئے شادی رچی ہوئی ہے
چشت نگر ہے سارا بابا نظامی (قدس سرہ) تیری گلی میں

من مانگے تیرے در سے ملتی ہے بھیک سب کو
منگتوں کا ہے گزارہ بابا نظامی (قدس سرہ) تیری گلی میں

تیرے آستاں سے پایا اُمید سے سوایا
دامن کو جب پسارا بابا نظامی (قدس سرہ) تیری گلی میں

کہتا پھرے زمانہ کہ کنگال ہے گھرانہ
ہم کو ملا سہارا بابا نظامی (قدس سرہ) تیری گلی میں

ظہور ہے تیرا سوالی لوٹے نہ در سے خالی
آیا ہے غم کا مارا بابا نظامی (قدس سرہ) تیری گلی میں

منظر ہے پیارا پیارا بابا نظامی (قدس سرہ) تیری گلی میں
جنت کا ہے نظارا بابا نظامی (قدس سرہ) تیری گلی میں

ڈاکٹر ظہور احمد فریدی اسدی

خداداد شہرت

خاک کے خمیر میں ان گنت صورتیں کہ جنھیں دیکھ کر اُفق خاور کا شباب بھی رشک کرنے پر مصر ہو وہ لالہ وگل کی صورت میں نمودار ہونے والا غنچہ کہ جس پر لاکھوں تبسم قربان ہوتے ہیں مگر پھر بھی وہ قربان ہونے کی غرض سے ''ھلْ مِنْ مَزِید'' کا نعرہ زن ہونے کی تڑپ رکھتے ہیں

خوش قسمت ہے یہ سرزمین کہ جس پر آپ جیسی ہمہ صفت موصوف ذات گوناگوں رنگ سے کارفرما ہوئی کہیں آپ بطور مصلح اعظم انسانیت سوز اعمال وافعال کی ممانعت کرتے ہوئے اور پُراخلاق طرزعمل کی ترغیب دیتے ہوئے نظر آتے ہیں تو کہیں آپ ناقصوں کو ایسا کامل بنادیتے ہیں کہ وہ دوسروں کی رہنمائی کرتے ہیں کبھی آپ بطور مدرس انسانیت رواداری، یگانگت ہمدردی اعلیٰ ظرفی، اور روشن خیالی کا درس دیتے ہوئے نظر آتے ہیں غرضیکہ آپ بطور مشفق اعظم بلاتفریق مذہب وملت لوگوں کی دستگیری کرنے میں ہمیشہ مصروف رہتے

آپ کی تعلیم فقر و درویشی کی وہ تعلیم تھی جس نے ہزاروں کو پیکر اخلاق، مجسمہ رُوحانیت اور سرتاپا محبت بنادیا آپ کے نور باطن، قلبی توجہ اور روحی فیض نے لوگوں کو محبت کے اس بلند مقام پر پہنچا دیا جہاں وہ نہ صرف ہر ذی رُوح کے ساتھ بلکہ کائنات کے ذرہ ذرہ کے ساتھ رشتہ محبت میں منسلک ہو گئے آپ مجسم اخلاق، سراپا شفقت اور ہمہ تن محبت تھے

مخدوم المخادیم حضرت خواجۂ عالم جیو قدس سرہ اس قدر کامل بزرگ تھے جن کی نظیر نہیں ملتی آپ کے چہرہ سے بزرگی کے آثار نمایاں اور تجلی حق کے انوار عیاں تھے آپ رحمت الٰہی کی نشانی تھے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس زمانے میں اپنی مخلوق پر نازل فرمائی تھی جنکی خداداد شہرت اور علوم ومعارف کے بارے میں محمد عبدالباسط صاحب فریدی اسدی تحریر کرتے ہیں

''آپ کی ذاتِ اقدس اُمت محمدیہ کی ان ممتاز اور برگزیدہ، ہستیوں میں ہے جن پر آسمان وزمین کو جس قدر ناز ہو بجا ہے قرآن وحدیث پر مبنی فقہ ابوحنیفہ، تفسیر وحدیث وغیرہ علوم شرعیہ میں لاثانی تھے مزید یہ کہ آپ ظاہر وباطن کے اعتبار سے تمام کمالات رکھتے تھے جنکا احاطہ کرنا ناممکن ہے''

آپ کی خداداد شہرت کے متعلق محمد عابد صاحب فریدی اسدی بیان کرتے ہیں

''مردِ قلندر حضرت علامہ اسد نظامی قدس اللہ سرہ کی ذات گرامی سرزمین پاکستان کے معروف علماؤ مشائخ میں سے ہے کشف وکرامات سے کہیں زیادہ وہ حاجت مندوں کی حاجت روائی کے لئے مشہور تھے آپ کا مبارک وجود خاندانِ چشت کا ایک ایسا آفتابِ روشن ہے جس سے قیامت تک دُنیا ہمیشہ ہدایت کی روشنی پاتی رہے گی''

حضرت خواجۂ عالم جیو قدس سرہ جن کی خداداد رُوحانی شہرت کائنات کے اطراف واکناف میں پھیلی جسے ڈاکٹر ظہور احمد صاحب اسدی بیان کرتے ہیں

''غوث العصر جامع الخلافت حضرت علامہ اسد نظامی جیو قدس سرہ کی ذات گرامی اس قدر علم وعمل سے مرصع تھی کہ جس کی نظیر نہیں ملتی جنکے باطنی چشم فیض کرم سے بے شمار مخلوق خدا مستفید ہوئی، آپ اسلامی علوم وفنون کے بہت بڑے صوفی عالم دین تھے آپ کی علمیت وفضیلت کی بنا پر آپ شیخ کبیر اور خواجۂ عالم کے نام سے معروف ہوئے وصال اقدس کے بعد بھی آپ نے وابستگان دامانِ کرم کو فراموش نہیں فرمایا بلکہ ہمیشہ رُوحانی مدد فرمائی''

آپ کی عظمت وسطوت کے متعلق سرفراز احمد صاحب لاہوری بیان کرتے ہیں

''محبوب خدا وقطب مدار حضرت خواجہ صاحب قدس سرہ کی زندگی مقدس علوم ومخزون روحانیت علم وعمل سے معمور نظر آتی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ آپ کی زندگی کا نقطہ چین دراصل خود کور بصارت وسیاہ قلبی کا مریض ازلی ہے آپ نے دُنیا ومافیہا سے بے نیاز ہو کر جو دینی ورُوحانی خدمات سرانجام دیں وہ بذاتِ خود ایک اٹل حقیقت ہے''

خواجۂ عالم حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ کی ذات مقدسہ کے بارے میں تونسہ شریف کی معروف شخصیت مولانا عبدالخالق سدیدی صاحب لکھتے ہیں

''تصوف ومعرفت وہ چشمہ شریں ہے جس سے اللہ تعالٰی نے اولیائے کرام کو سیراب فرمایا اور اللہ تبارک وتعالٰی کی رحمت اور اپنی جستجو سے مجاہدہ وریاضت و زہد کے ساتھ اولیاء اللہ سلوک کی منازل طے کرتے ہیں اور انہیں یہ مژدۂ جانفزا سنایا جاتا ہے

'' لنهدينهم سبلنا و ان الله لمع المحسنين '' القرآن

انکے مقامات اور منزلیں عام لوگوں سے مخفی ہوتی ہیں مگر ان کی قبولیت وشہرت من اللہ ہوتی ہے درویش کامل واکمل حیدرِ چشت حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ العزیز اسی منزلِ شوق کے راہی تھے جنکی سادگی نے انکے بلند رتبے سے لوگوں کو مخفی رکھا آپ ایک عالم دین، فقیہ درویش، حکیم جسمانی وروحانی اور مردِ قلندر تھے

آپ کا ذکر وفکر، زہد وریاضت اور تصوف ومعرفت میں جو مقام تھا وہ ہم جیسے عام لوگوں سے مخفی تھا انکے حلقہ ارادت میں رہنے والے اور انکا قرب پانے والے اس سے زیادہ آگاہ ہیں عام لوگوں سے وہ اپنی حقیقت ہمیشہ چھپا کر رکھتے

بلکہ مریدوں اور صاحب نسبت حضرات کو بھی دکھاوے کی
عبادت اور ریا کاری سے ہمیشہ سختی سے منع فرمایا کرتے تھے
کیونکہ اولیاء اللہ کا ہمیشہ یہی دستور رہا ہے

حضرت مخدوم خواجۂ عالم قدس سرہ کی ذات والا بابرکات کے فضل وتقویٰ اور روحانی مقاماتِ علو کے متعلق محمد ذاکر حسین صاحب فیصل آبادی رقمطراز ہیں

''حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب انصاری چشتی نظامی جیو المعروف حیدر چشت حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ زبدۃ الاولیاء کرام و عمدۃ المشائخ عظام جامع برکات و صاحب کشف وکرامات تھے زہد وورع میں کامل ریاضت وعبادت میں بے مثل، مجاہدات ومشاہدات میں بے بدل اور غوثِ وقت قطبِ زماں تھے آپ کا قول وفعل مطابق شریعت عزا کے تھا اس رُتبہ کے مستجاب الدعوات تھے کہ جو کچھ زبانِ مبارک سے نکلتا وہی ہوتا، آپ مادرزاد ولی اللہ تھے جنکا دریائے فیض ایسا جاری وموجزن تھا کہ ذراسی توجہ سے ناسوت سے مرتبہ لاہوت تک پہنچا دیتے اور جو شخص بھی حسن عقیدت اور خلوص نیت سے آپکی غلامی اختیار کرتا تو وہ اولیاء کاملین سے ہو جاتا غرضیکہ ذات سراپا برکات آپ کی وجود کبیر تھی''

حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ کا عقیدۂ ختم نبوت

خواجگان چشت علیہم الرحمہ کا عقیدۂ ختم نبوت وہی ہے جو کتاب وسنت میں مرقوم ہے اسی عقیدہ پر ہمارے اکابر حضرات گامزن رہے اور اپنے مرید وخلفا صاحب نسبت اور تمام مسلمانوں میں اسی عقیدۂ برحق کی تبلیغ وتلقین کرتے رہے اور خود کو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اُمتی تصور کر کے دین فطرت کی تشہیر فرماتے رہے، حضرت خواجۂ عالم جیو قدس سرہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات ختم مرتبت پر اپنے ایمان ویقین کا اظہار ان الفاظ مقدسہ میں فرماتے ہیں

''دیدۂ بینا کیلئے مذہب اسلام عقیدۂ ختم المرتبت پر ایمان رکھنا
از حد ضروری ہے ان کے بغیر ایمان کا دلوں میں جاگزیں
رہنا ناممکن ہے کیونکہ منشائے توحید بھی یہی ہے کہ دُنیا
وآخرت کی فلاح وبہبودی کا انحصار انھی پر ہے''

سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے معروف علمی اور رُوحانی ترجمان حیدر چشت حضرت علامہ اسد نظامی جیو قدس سرہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو عدیم النظیر اور خاتم النبیین ہونے پر اپنا ایمان کامل رکھتے تھے کیونکہ یہی عقیدہ اسلام وایمان کی جان ہے حضرت قبلہ خواجۂ عالم قدس سرہ فرماتے ہیں

''حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر نبوت ختم
ہو چکی ہے آپ رب العزت کے آخری نبی ہیں اور یہی

اجماع امت ہے جو شخص اس سے انحراف کرتا ہے وہ دائرۂ
اسلام سے خارج ہے یہی وجہ ہے کہ تمام محدثین مفسرین
آئمہ مجتہدین اولیائے کاملین اسی عقیدہ پر گامزن رہے ہیں''

صاحب عز و کمال حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ کا ایک اور ارشاد پیش خدمت ہے

''سید کائنات مظہر حق فخر موجودات امام المرسلین خاتم النبیین
احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برحق اند''

شہنشاہ علم و معرفت حضرت خواجۂ عالم جیو قدس سرہ العزیز حضور خاتم النبیین فداہ ابی و امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف و تحسین ان الفاظ میں فرماتے ہیں

''حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
وابستگی محبت والہانہ عقیدت عین ایمان و بہ متقضائے دین
فطرت ہے یہ وہ اٹل حقیقت ہے کہ جس کا انکار کرنا ممکن
ہی نہیں کیونکہ جب تک ایمان بالرسالت کو صدق دل سے
تسلیم نہ کیا جائے اس وقت تک تعلق باللہ ہو نہیں سکتا،
تعلق باللہ کی ابتداء تعلق بالرسول سے ہی ہوتی ہے گویا
کہ ایمان توحید و رسالت پر یقین کامل رکھنے کا ہی نام ہے''

اسد فیوضِ درِ مصطفٰے کا کیا کہنا
بشر کو جو سعادت ملی یہیں سے ملی

قدمی شیخ بغداد پر آپکا موقف

آج کل مدعیان حب حضرت شیخ بغداد (قدس سرہ) اس بات پر زور دیتے ہوئے برسر پیکار ہیں حضرت شیخ بغداد قدس سرہ کو برتر از مشائخ کے علاوہ حتیٰ کہ صحابہ کرام اہل بیت عظام اور تمام انبیائے کرام (علیہم السلام) قرار دے کر جنکی عظمت وسطوت کو بلند کرنے پر مُصر ہیں حالانکہ حضرت شیخ بغداد قدس سرہ سمیت تمام بزرگان سلاسل ولی کامل واکمل ہیں اور ان کی ولایت کا احاطہ کرنا ناممکن ہے جو ان مدعیوں کے محتاج الفاظ وبیان نہیں ہم سب کی عزت واحترام کرتے ہیں جن کی ذرہ بھر مخالفت کرنا" من عادلی ولیا فقد اذنتہ للحرب" کے مصداق ہے جیسے کہ حضرت خواجہ عالم قدس اللہ سرہ سے قدمی شیخ بغداد قدس سرہ کے بارے میں عرض کیا گیا تو جن کے جواب میں آپ نے یہ کلمات مقدسہ ارشاد فرمائے

"قدمی شیخ بغداد قدس سرہ سے مراد صرف اور صرف نقش قدم ہے جنکا ظاہری مفہوم اخذ کرنا درست نہیں ہے"

حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی قدس سرہ مرید وخلیفہ حضرت مخدوم حافظ محمد جمال اللہ والدین ملتانی چشتی نظامی قدس سرہ فرماتے ہیں

"اطلاق قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ بر معاصرین تلامیذ ومریدان می شود از حکم قدمی متقدمین ومتاخرین خارج اند"[1]

---

[1] حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی قدس سرہ، مخطوطہ مملوکہ حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ

ترجمہ: فرمان ''آپکا قدم تمام اولیائے اللہ کے کاندھوں پر ہے''
کا اطلاق آپ کے معاصرین آپ کے شاگردوں اور آپ
کے مریدین پر ہوتا ہے جس حکم سے متقدمین اور متاخرین
مستثنیٰ ہیں

حضرت میاں میر قادری لاہوری قدس اللہ سرہ کا مؤقف قدمی ملاحظہ کیجئے
حضرت دارشکوہ قادری علیہ الرحمہ اپنی کتاب سفینۃ الاولیاء (قلمی) میں آپ کا
ارشادِ گرامی نقل کرتے ہیں

''حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل
ولی اللہ فرمودہ کہ مراد از قدم طریقہ است''[1]

ترجمہ: حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا فرمان کہ میرا قدم تمام
اولیاء اللہ کے کاندھوں پر ہے اس سے مراد آپ کے
طریقے پر گامزن ہونا ہے

''قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیُّ اللّٰہ '' سے مراد حضرت سیّدنا غوث اعظم
مرید و خلیفہ حضرت شیخ ابو سعید مبارک مخزومی قدس سرہم کے ظاہری قدم نہیں ہیں
بلکہ اس سے مراد صرف اور صرف آپ کے نقشِ قدم پر گامزن ہونا ہے جیسے کہ
حیدرِ چشت حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ، حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی
قدس سرہ اور حضرت میاں میر قادری لاہوری قدس سرہ کے فرامین مقدسہ سے یہ

---

[1] حضرت داراشکوہ قادری علیہ الرحمہ، سفینۃ الاولیاء (قلمی)، ص ۱۹

بات بالکل عیاں ہے کہ قدم سے مراد نقش قدم ہے اور یہی صحیح ہے مزید یہ کہ ہر دور میں ایک غوث الاعظم ہوتا ہے اور ہوتے چلے آرہے ہیں کیونکہ یہ رُوحانی عہدہ مستقل طور پر صرف ایک ہی بزرگ کیلئے نہیں ہے اس لیے وصال شریفہ کے وقت کسی اہل شخصیت کو یہ عہدہ تفویض کردیا جاتا ہے تاکہ نظام رُوحانیت جاری وساری رہے۔ انتقال عہدۂ غوثیت کے متعلق غوث الاعظم، محق المدقق حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ کا ایک ملفوظ سامنے ہے

"یہ رُوحانی عہدہ جات کسی بھی غوث اوتاد ابدال وغیرہ
مستقل طور پر فائز نہیں ہوتے بلکہ بوقت رحلتِ شریفہ
کسی اہل شخصیت کو تفویض کردیئے جاتے ہیں تاکہ
نظام رُوحانیت جاری وساری رہے"

مزید یہ کہ درویش کامل واکمل مکمل حضرت علامہ اسد نظامی جیو قدس سرہ کو حضرت قبلہ خواجہ محمد عبدالرزاق صاحب چشتی نظامی ثم خیر پوری قدس سرہ العزیز نے خرقۂ خلافت دینے کے بعد مقام غوثیت پر فائز فرمایا

چومتا ہوں کسی کا نقش قدم
لذتِ بندگی نہیں جاتی

حضرت مخدوم خواجۂ عالم قدس سرہ اور فن خطاطی

اسلام نے جو فن خطاطی کو عروج بخشا اور جس قدر پذیرائی کی جنکی اقوام عالم میں نظیر نہیں ملتی گو قبل از اسلام خطاط موجود تھے مگر ان میں نہ کوئی جاذبیت تھی اور نہ ہی کسی قسم کی کشش موجود تھی مگر اسلام کے منصۂ شہود پہ گامزن ہو جانے کے فوراً بعد اسلام کی بدولت خطاطی کو بے حد فروغ حاصل ہوا

ارض مادرِ اسلام نے بے شمار خطاط پیدا کیے کہ جنھوں نے خطاطی میں نئی نئی جدتیں پیدا کیں اعلیٰ قسم کے رنگ تیار کر کے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کے علاوہ فقہ اصول، معانی ادب، صرف، نحو اور دیگر علوم وفنون کو جسے خون جگر دے کر نمایاں کیا یہ اسلافِ ملت کی کاوشوں کی مرہونِ منت ہے صحابہ کرام میں سے حضرت ابوجعفر طیار، حضرت حسان بن ثابت، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت مصعب بن عمیر، حضرت ابو عبیدہ بن جراح، حضرت عبداللہ ابن زبیر، حضرت زبیر بن العوام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جیسی باعظمت شخصیات نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے سلاطین عرب وعجم اور دیگر ممالک میں دعوت اسلام دی وہ خطوط گرامی کوفی رسم الخط اور دیگر رسم الخطوں میں لکھتے رہے پھر یہ کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کوفہ میں خطاطی کا باقاعدہ آغاز کیا جس میں بے شمار لوگ حاضر ہوکر فن خطاطی سے روشناسی حاصل کرتے تھے

تاریخ العرب کے مطالعے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ عرب جیسی زرخیز علمی و روحانی سر زمین سے فن خطاطی کو بے حد فروغ حاصل ہوا، قرطاس تاریخ میں جنکے بے شمار واقعات ملتے ہیں

فاتح سندھ حضرت محمد بن قاسم جب برصغیر پاک و ہند میں تشریف لائے تو لشکر اسلام میں جہاں نامور جرنیل تھے وہاں علم و فضل کے رسیا خطِ کوفی، نستعلیق و نسخ کے ماہر خطاط بھی ہمراہ تھے پھر جہاں جہاں ان اللہ کے برگزیدہ بندوں نے قدم رکھا اس جگہ عربی ادب و حکمت اور فارسی علوم و فنون کے چشمے اُبلتے گئے۔ ملتان شریف میں عبید بن احمد بغدادی علیہ الرحمہ سب سے پہلی ہستی تھے جنہوں نے فن خطاطی کو فروغ دیا

صوفیاء کرام نے دیگر علوم و فنون کی طرح فن خطاطی کو بھی ہر ممکن فروغ دیا حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری قدس اللہ سرہ کی انیس الارواح، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ کی دلیل العارفین، حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر قدس سرہ کی فوائد السالکین، خواجۂ عالم حضرت علامہ اسد نظامی جیو قدس سرہ کی خواجگانِ چشت کا مؤقف قدمی شیخ بغداد اور حضرت شاہ یوسف گردیز حضرت غوث بہاء الدین زکریا ملتانی، حضرت حافظ محمد جمال اللہ ملتانی، حضرت خواجہ محمد سلیمان صاحب تونسوی، حضرت خواجہ خدا بخش خیر پوری چشتی نظامی، حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی جیو، حضرت منشی غلام حسن ملتانی شہید، حضرت

مخدوم قاضی عبید اللہ ملتانی، حضرت مخدوم عبدالہادی انصاری اور حضرت مخدوم قاضی نور مصطفےٰ صاحب انصاری قدس اللہ سرہم العزیز جیسے نفوسِ قدسیہ کے قلمی شاہکار فن خطاطی کا اعلیٰ ورثہ ہیں

حضرت مخدوم خواجۂ عالم قدس سرہ العزیز کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس طرح علمی رفعت و بلندی مرحمت کی تھی وہاں فن خطاطی میں آپ قلم کے دھنی تھے آپ بہترین خطاط تھے اور اسکی اصناف خط نسخ، خط کوفی، خط رقاق، خط رعنا، خط شکستہ، خط بہار، خط نستعلیق، خط مروارید، خط عقیق، خط ید، خط حمیرا، خط یوسفی، خط معرفہ، خط رقاع، خط ابراہیمی، خط ریحان اور خط ثلث کے اسرار و رموز سے واقف تھے جنکی تحریریں خاکسار کی نظروں سے گزری ہیں لیکن حضرت قدس سرہ کی زیادہ تر کتابیں خط نستعلیق اور خط شکستہ میں خطاطی کا اعلیٰ شاہکار ہیں جن کے خطاطی کے نمونے متعدد مقامات پر موجود ہیں

حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ کے طبی نسخے

حضرت قبلہ خواجۂ عالم قدس سرہ نہ صرف باطنی امراض کے طبیب تھے بلکہ ظاہری امراض کے بھی مسیح الملک بزرگ تھے آپکے مجربات میں سے چند آسان اور مجرب نسخے درج ذیل ہیں۔ دماغی طاقت اور حافظہ کیلئے آپ نے ارشاد فرمایا

مغز بادام شریں (۵ تولہ)، گل پستہ (۵ تولہ)، تخم الائچی خورد (۱ تولہ)، برہمی بوٹی (۵ تولہ)، استخطودوس (۵ تولہ)، دارچینی (ا تولہ)، کوزہ مصری (ا پاؤ) فلفل سیاہ (ا تولہ)، سیاہ نمک (۲ تولہ)، ورق نقرہ (۱۰۰ عدد) تمام اشیاء کو کُوٹ کر باریک سفوف بنالیں، آدھ چمچہ چائے والا صبح، شام ہمراہ دودھ استعمال کریں

اعصاب، درد اور گنٹھیا کیلئے فرمان صادر ہوا کہ جیفل (۵ تولہ)، جلوتری (ا تولہ)، دارچینی (۲ تولہ)، سنڈھ (۵ تولہ)، کچلہ مدبر (ا ماشہ)، کشتہ فولاد (٦ ماشہ) اور گوند کیکر (۲ تولہ) ان تمام اشیاء کو کُوٹ کر سفوف بنالیں اور صرف ایک رتی صبح اور شام ہمراہ دودھ بعد از غذا استعمال کریں احتیاط یہ کریں کہ حاملہ عورتیں اور بچے اس دوا کو ہرگز استعمال نہ کریں

شوگر کے لئے فرمان صادر ہوا کہ گودہ خستہ جامن (۵ ماشہ)، گودہ خستہ آم (۵ ماشہ)، انجبار (۲ تولہ)، چیرائتہ (۲ تولہ)، زرآوند (ا تولہ) گوند کیکر (ا تولہ) کشتہ فولاد (جامنی، ا تولہ)، گڑمار بوٹی (۲ تولہ) اور ازراقی مدبر (ا تولہ) ان تمام اشیاء کا باریک سفوف بنالیں اور دو ماشہ صبح، شام ہمراہ دودھ استعمال کریں

ھائی بلڈ پریشر کیلئے آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہلدی (۵تولہ)، زعفران (اتولہ)، چھوٹی چندن (۲تولہ) اور تخم الائچی خورد (آدھ چھٹانک) تمام اشیاء کا باریک سفوف بنا کر آدھ ماشہ صبح شام سادہ پانی سے صرف پانچ یوم استعمال کریں

قبض دور کرنے کیلئے نسخہ یہ ہے سقمونیا (اتولہ)، برگ سنا مصفی (۵تولہ)، گودہ کوڑ تمہ (۵تولہ)، مصبر زرد (اتولہ)، فلفل سیاہ (اتولہ) اور سونٹھ (۵تولہ) ان تمام اشیاء کا باریک سفوف بنا کر ایک چٹکی صبح، شام ہمراہ دودھ استعمال کریں

بواسیر اور الرجی کیلئے ارشاد فرمایا کہ مصبر سیاہ (اتولہ)، سونف (۲تولہ)، سوڈا شریں (۲تولہ)، کوڑھ تمبہ (اتولہ) اور نوشادر ٹھیکری (اتولہ) تمام اشیاء کا سفوف بنا کر آدھ ماشہ صبح، شام ہمراہ دودھ بعد از غذا استعمال کریں

بواسیر کے لئے مرہم اس طرح بنائیں کہ سفید کاشغری (اتولہ)، گندھک آملہ سار (اتولہ) اور کافور (اتولہ) ان تمام اشیاء کا سفوف بنا کر بند ڈبہ میں رکھیں بوقت ضرورت ایک ماشہ ویزلین میں ملا کر مقعد یا مسوں وغیرہ پر لگائیں

سرفہ، کھانسی اور گلے کی خراش کیلئے فرمان صادر ہوا کہ ست ملٹھی (۵تولہ) کاکڑ سنگھی (۵تولہ)، شکر تیغال (۵تولہ)، برگ بانسہ (۵تولہ)، برگ بنفشہ (۵تولہ)، نوشادر ٹھیکری (۵تولہ)، سوڈا بائی کارب (۱۰تولہ)، شیر خست (۵تولہ) اور چینی (پاؤ) تمام چیزوں کو کوٹ کر ملا لیں پوڈر نہ بنائیں اور ایک ماشہ پانی کے ہمراہ صبح، دوپہر، شام استعمال کریں

چورن، گیس، تیزابیت، جلن، السر، معدہ کی گرمی اور پیٹ کے درد کیلئے نہایت مفید اور مجرب نسخہ عنایت فرمایا کہ سونف (۲ تولہ)، دارچینی (۵ تولہ)، سونٹھ (۵ تولہ)، لونگ (۲ تولہ)، ست لیمن (۵ تولہ)، انار دانہ (۵ تولہ)، زیرہ سفید (۵ تولہ)، نمک سیاہ (۵ تولہ) کوزہ مصری (۱ پاؤ) اور ست پودینہ (۵ ماشہ) ان تمام اجزاء کو کوٹ کر باریک کرلیں اور ست پودینہ بعد میں سفوف میں ملائیں احتیاط یہ کریں کہ اسے ہوا سے بچائیں

تیل برائے خشکی، بالچر (گنجاپن) کیلئے آپ نے ارشاد فرمایا مغز بادام تلخ (۵ تولہ)، سورنجاں تلخ (۵ تولہ) تخم اخروٹ تلخ (۵ تولہ)، قسط تلخ (۵ تولہ)، وندا سہ (۵ تولہ) اور بابونہ (۵ تولہ) ان تمام اشیاء کو سرسوں کے تیل میں ڈال کر پکائیں یہاں تک کہ تیل میں تمام اشیاء جل کر سیاہ ہو جائیں پھر تیل کو صاف کرکے محفوظ شیشی میں رکھیں اور قطروں کی صورت میں استعمال کریں احتیاط کریں کہ سر میں یا جہاں خشکی یا بالچر ہو وہاں دیکھ کر قطروں کا استعمال کریں ضائع ہونے سے بچائیں

دانتوں کی حفاظت کیلئے نہایت ہی مفید نسخہ عنایت فرمایا جسے ملاحظہ کیجئے پھٹکڑی سفید (ایک پاؤ) سہاگہ (ایک پاؤ) نمک (ایک پاؤ) اور ست پودینہ (۳ ماشہ) سہاگہ پھٹکڑی کی کھیل بنا کر اس کو نمک میں ملا کر سفوف بنالیں پھر ست پودینہ ملا کر محفوظ کرلیں اور صبح شام انگلی کے ساتھ استعمال کریں ماخورہ اور درد کیلئے کھوڑ میں رکھیں

آپ شہودالٰہی کے مخزن، بے انتہا بخشش کے منبع، ذاتِ اقدس کے جلوے کے سمندر، آسمان ہدایت کے روشن آفتاب، دریائے غیب کی لہر کے موتی اور حق الیقین کے فضل کی کنجی تھے۔ مشائخ کرام کے گروہ میں منتخب خدااور صاحبان ولایت میں پسندیدۂ باری تعالیٰ تھے جنکی وضع اور طور طریقے عجیب وغریب تھے لیکن علوم ظاہر و باطن کے اعتبار سے جنکے اطوار میں حضرت جنید اور حضرت بایزید (قدس سرہم) کے آثار نمایاں تھے۔ کمالات میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے اور تمام بڑے بڑے عالی مرتبہ شیوخ، مشیخت و معرفت میں ان کے قائل تھے آپ کو کشف و کرامات میں بے مثل سمجھا جاتا تھا جس بیمار پر نظر مبارک ڈال دیتے تھے اسکا سینہ امراض باطنی سے پوری طرح صحت یاب ہو جاتا تھا جن صاحب نسبت حضرات کی طرف مسکرا کر دیکھ لیتے تو اس کا مقصد پورا ہو جاتا تھا

فی الحقیقت ہمچو خورشید سپہر :: ہر جہاں انداختے انوار مہر

حضرت خواجہ صاحب قدس سرہ کی ذات اللہ تعالیٰ کی صفات سے موصوف تھی اور جنکی نظر شفقت مالدار اور غریب اور اپنے اور پرائے پر یکساں تھی الغرض یہ کہ آپ درویشی کے طریقے میں صاحب اعتبار، علوم ظاہری میں مجتہد دَوراں، اسرار باطنی میں تخت معرفت کے بادشاہ، اپنے زمانہ میں یگانہ، غوث العالم اور بے نظیر زمانہ تھے

منعم کنی زعشق وے اے مفتی زماں :: معذور دارمت کہ تو او را ندیدۂ

(یعنی اے مفتی دوراں، تو مجھے اس کے عشق سے روکتا ہے، میں تجھے معذور سمجھتا ہوں کیونکہ تو نے اس کو دیکھا ہی نہیں ہے)

ملفوظات طیبات

فرمانِ عالیہ صوفیائے کاملین کی علمی و رُوحانی زندگیوں کا ثمرہ ہوتا ہے چنانچہ اسی کی غرض وغایت کی خاطر شہنشاہ علم ومعرفت حضرت مخدوم خواجہ عالم جیو قدس سرہ العزیز کے چند فرمودات پیش خدمت ہیں جنہیں ملاحظہ کیجئے

☆ معرفتِ الٰہیہ کا حصول ہر درویش کے لئے ضروری ہے

☆ احکام شرعیہ کے مسائل سیکھو اور اُن پر عمل کرو

☆ حفظِ ایمان کیلئے خوفِ خدا اور حُبِ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دل میں رکھنا

☆ عورتوں کی دعوت، بچوں کی مواصبت، امراء کی صحبت سے پرہیز کرو

☆ اپنے وجود کو ہر قسم کے گناہ سے محفوظ رکھو

☆ مسلک فرید پر گامزن ہر فریدی غلام پر ضروری ہے کہ اپنے تمام وجود کو ذکر خداوندکریم اور اطاعت مصطفےٰ ﷺ میں مصروف رکھے کیونکہ دُنیا اور آخرت میں کامیابی کا راز اسی میں ہے جس شخص نے بھی کامیابی حاصل کی وہ اسی سلسلہ ہی کے ذریعے سے کی

☆ اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے والہانہ تعلق اور شیخ سے قلبی نسبت کو حرزِ جاں سمجھے، گناہوں سے بچتا رہے اور حقوق العباد کی نگہداشت کرے

☆ جودرویش جس رُوحانی سلسلہ سے تعلق رکھتا ہواُس کے علم وعقائد پر اکتفا کرے کسی دوسرے نظریات کی طرف نہ جائے کیونکہ اُس کیلئے اپنے شیخ محترم کی ذاتِ گرامی ہی کافی و وافی ہے البتہ ہر سلسلہ کے ہر ولی کا احترام کرنا بے حد ضروری ہے

☆ صرف عبادات ظاہر پر انحصار کرنا درست نہیں بلکہ اصل رُوح عبادت قلبی ہے جسے پاک کر کے جنہیں مصروف عبادت کر دیں پھر عبادت ظاہری کی طرف آئے تا کہ دونوں معاملات میں یکسانیت پائی جائے اور دُنیاوآخرت میں سرخروی حاصل ہو

☆ زاہد اُسے نہیں کہتے جو رات دن نوافل میں لگا رہے بلکہ خدا کی مخلوق کی خدمت اور اُن کی دلجوئی کرتا رہے یہی دراصل خدمتِ حقیقی ہے

☆ مسلمان درویش وہ ہے جو ہر وقت اُمت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء کے لئے دُعاء گو رہے جنکی خیر خواہی کے لئے ہر وقت کوشاں رہے تا کہ رب کریم اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضاو خوشنودی نصیب ہو نیز دُنیاوآخرت کی سعادتیں جنہیں میسّر ہوں

☆ اپنے آپکو ہر وقت خداوند کریم کی عدالتِ عالیہ میں جواب دہ سمجھنا

☆ پیار اپناؤ اور پیار پھیلاؤ

☆ درویش وہ ہے جو اپنی حقیقت کو فراموش کر کے مقام قرب کی جانب بڑھے

☆ قدمی شیخ بغداد قدس سرہ سے مراد صرف اور صرف نقش قدم ہے جیسا کہ مرید و خلفاء کیلئے اپنے مرشد گرامی کے نقش قدم پر گامزن ہونا ضروری ہے

☆ دوست کے اسرار خوبصورت ہیں اور خوبصورت عاشق کے دل ہی میں جاگزیں ہوتے ہیں

☆ اپنے دروازے کو بند نہ رکھے نہ معلوم کس وقت کوئی مظلوم آئے اور ان کی انتظار میں بیٹھا رہے مزید یہ کہ تانبے کا برتن استعمال نہ کرے کیونکہ جن کے استعمال سے کثافت قلبی پیدا ہوتی ہے اور جو کچھ لنگر خانے میں موجود ہو وہ بلا دریغ ہر آنے والے درویش کی خدمت میں پیش کر دے

☆ توجہ کیلئے کم از کم تابعداری شرط ہے تمہیں چاہیے کہ اطاعت و تابعداری کی راہ سے قدم نہ ہٹنے پائیں تب تو ہمیں اپنے ساتھ ہر جگہ اور ہر حال میں حاضر و ناظر پاؤ گے

☆ علم درویش کیلئے اُس وقت تک حجاب اکبر بنا رہتا ہے جب تک کہ وہ توسل شیخ کو اختیار نہ کرے اور از خود پروان کرنا چاہے

☆ جو کام تم نہیں کر سکتے یا تمہاری بساط سے باہر ہیں اُسے اپنے احاطہ میں لانے کی کوشش نہ کرو

☆ خوش قسمت وہ انسان ہے جو ہر وقت قرب خداوندی اور حضوری نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ قرب شیخ کامل کا خواہاں بھی ہو، وہ

خوش بخت انسان نہیں جو محض طالب زر وسیم اور نفسانی خواہشات کو اپنا مقصد حیات قرار دے کر انہی کا خواہش مند رہے

☆ عشق وہ آتش کدہ ہے جس میں جو بھی آتا ہے جل کر راکھ نہیں ہوتا بلکہ وہ موتی بن جاتا ہے جس کی کائنات میں کوئی قیمت نہیں ہوتی

☆ محبت وہ ہے جس میں مطلوب کے علاوہ کسی چیز کی خواہش باقی نہ رہے یہاں تک کہ وہ اُسی میں مدغم ہو جائے

☆ محبوب اُس ذات کو کہتے ہیں جس کے تقرب کی تمنا کبھی ختم نہ ہو، اپنی ذات سے فنا ہو کر جسکی ذات میں بقا ہونا منظور ہو اُسے محبوب کہا جاتا ہے

☆ نشان محبت کا یہ ہے کہ پوری اطاعت کی جائے اور خوف اس بات کا رہے کہ مبادا محبوب ناخوش ہو جائے

☆ درویش وہ ہے جو اپنے پاس ماسوائے اللہ اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور شیخ طریقت کے علاوہ کسی سے ربط نہ رکھے اسی میں غیریت پائی جاتی ہے

☆ عارف وہ ہے کہ جو عظمت حجاب سے نکل کر عالم حقیقت کو اپنا لے اور ہمیشہ کیلئے اسی میں محو رہے

☆ جب بندۂ خدا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُمتی زہد و تقویٰ کے بعد شیخ محترم کی کرم التفات کے ذریعے بارگہہ ایزدی میں قرب پالیتا ہے جن کی ہر بات مستجاب الدعوات کے مترادف قرار پاتی ہے

☆ راہِ سلوک کے مسافر جب وہ اپنے متعین کردہ راستے پر گامزن ہوتے ہیں تو راستے میں بے شمار مقامات ولایت عظمت نظر آتے ہیں لیکن وہ ان کی پرواہ کیے بغیر حصول مقصد کو پالیتا ہے

☆ جو بھی مقامِ حقیقت تک پہنچا وہ تقویٰ عبادت خشیت خدا اور معاونت شیخ کی کے توسل سے گامزن ہوا

☆ جب تک درویش ہر فانی اشیاء سے لاتعلق نہیں ہوگا حتیٰ کہ اپنے آپ سے بھی تب تک وہ فقیر حق کہلانے کا مستحق نہیں ہوگا اس ضمن میں اگر اس کے سامنے تمام کائنات کی دولت اور آٹھوں بہشت پاؤں میں آجائیں پھر بھی ان کی پرواہ نہیں کرے گا کیونکہ وہ ایک پختہ درویش ہوتا ہے

☆ مرید کیلئے ضروری ہے کہ وہ پیر کے عادات واطوار کو اپنائے اور ان کی وضع قطع کو حرز جاں سمجھے

☆ درویش وہ ہے جو اپنے ماسوا تمام مخلوق کی عزت واحترام کرے اور ان کی خدمت میں مصروف رہے

☆ تحریک تعلق قلبی کو ہمیشہ سامنے رکھے جس سے وہ مستفید رہے اور ہر آنے والے شخص کیلئے مقام عزت دے

☆ اگرچہ ایک عام انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ خورد ونوش اور اچھا لباس، اچھی رہائش ہو ہر قسم کی ظاہری بیماری سے محفوظ رہے مگر یہ خواہش بذات

خودفریبی ہے درویش ایسی خواہشات سے دُور رہتا ہے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تعلق شیخ کو جن پر ترجیح دے کر سکون رُوحی کا خواہش مند رہتا ہے

☆ فقیر وہ ہے جو ہر آنے والے کی ہر ممکن خاطر و مدارات کرتا رہے فرمایا بعض لوگوں کی عادت ہے کہ مہمان آجائے یا لنگر کھانے کا وقت ہو تو وہ تسبیح نکال کر پڑھنا شروع کر دیتے ہیں تاکہ حاضرین جنہیں ایک پہنچا ہوا ولی اللہ تسلیم کریں حالانکہ ایسا کرنا حصول درویشی کے برعکس ہے بلکہ وہ ریاکاری میں شمار ہو جاتا ہے

☆ نفس تو زندگی کی تشنہ خواہشات کی تکمیل چاہتا ہے جس کی آبیاری ناکام عزائم کے ذریعے سے کرنا چاہتا ہے یہ انسانی کمزوری کی بیّن دلیل ہے کہ وہ دولت و حُسن کی پرستش کرنے لگتا ہے

☆ نجات دنیوی و اُخروی کا دارومدار حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کو اپنانے پر منحصر ہے

☆ نفس پروری اور خواہشات کی سرگردانی انسانی عظمت و سطوت کو تباہ اور ویران کر دیتی ہے

☆ اس عارضی دُنیا میں رہ کر دُنیا سے دُور رہو، اپنی خواہشات کی تکمیل کی طرف توجہ کرنے کی بجائے راہِ حق کو اختیار کرو تاکہ آخرت میں رسوائی نہ ہو

☆ نظریۂ تصوف و معرفت کی گہرائیوں میں ڈوب کر مبتدی سلوک و معرفت کے راستے تلاش کرتا ہے تب کہیں جا کر اپنی منزلِ حقیقت کو حاصل کرتا ہے

☆ سب سے پہلے نفس کی مخالفت اور اپنے اعمال و افکار میں للّٰہیت پیدا کرو اور پھر شیخ کامل کے قدموں میں رہ کر روحانی مقامات حاصل کرو کیونکہ دُنیا اور اہل دُنیا سے محبت کبھی بھی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہونے دیتی

☆ حقیقی محبت یہ ہے کہ محبت کرنے والا اپنی صفات کے بدلے میں اپنے محبوب کی صفات کو اختیار کر لے اور اپنی ذاتی صفات سے مکمل طور پر غافل ہو جائے اور جنکا احساس تک باقی نہ رہے

☆ اولیائے کاملین علیہم الرحمہ نے کتاب و سنت پر مبنی جو ارشادات عالیہ فرمائے ہیں جن پر خود عمل کر کے اپنے مرید و خلفاء اور تمام مسلمانوں کو جن پر عمل کرنے کی ترغیب دی تا کہ دُنیا و آخرت میں سرخروی حاصل ہو اور شیطانی مکروفریب سے اپنے ایمانوں کو بچالیں

حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ کے چند معاصر بزرگ

☆ حضرت قبلہ پیر محمد ارشاد حسین صاحب نقشبندی قدس سرہ (پچور شریف)

☆ حضرت مولانا پیر امانت علی شاہ لاہوری چشتی نظامی علیہ الرحمہ (لاہور)

☆ حضرت پیر محمد اسماعیل شاہ صاحب کرمانوالہ قدس سرہ (اوکاڑہ)

☆ حضرت بابا بشیر احمد صاحب مجذوب قدس سرہ (جہانیاں)

☆ حضرت خواجہ سدید الدین تونسوی چشتی نظامی قدس سرہ (تونسہ شریف)

☆ حضرت سید سرور حسن ضیاء شاہ صاحب چشتی صابری قدس سرہ (چشتیاں)

☆ حضرت مولانا سردار احمد صاحب چشتی صابری قدس سرہ (فیصل آباد)

☆ حضرت سائیں شیر علی چشتی صابری قدس سرہ (چک نمبر ۱۰R-۱۱۴)

☆ حضرت مولانا شاہ بخش ملتانی چشتی نظامی قدس سرہ (ملتان شریف)

☆ حضرت حافظ عبدالکریم صاحب نقشبندی قدس سرہ (راولپنڈی)

☆ حضرت خواجہ عبدالصمد صاحب نقشبندی قدس سرہ (رینالہ خورد، اوکاڑہ)

☆ حضرت میاں علی محمد چشتی نظامی بسی شریف قدس سرہ (پاکپتن شریف)

☆ حضرت شیخ محمد عارف پوٹھوہاروی چشتی قدس سرہ (پوٹھوہار ضلع راولپنڈی)

☆ حضرت پیر محمد علی شاہ صاحب کرمانوالہ قدس سرہ (اوکاڑہ)

☆ حضرت عبدالعزیز صاحب لاہوری چشتی نظامی قدس سرہ (لاہور)

☆ حضرت خواجہ غلام ذکریا صاحب تونسوی قدس سرہ (تونسہ شریف)

☆ حضرت صوفی غلام مصطفےٰ چشتی نظامی قدس سرہ (چک نمبر 10R-114)

☆ حضرت حاجی غلام مجتبیٰ چشتی نظامی قدس سرہ (چک نمبر 10R-114)

☆ حضرت شیخ غلام ربانی چشتی صابری قدس سرہ (چشت نگر، جہانیاں)

☆ حضرت پیر غلام نبی صاحب نقشبندی قدس سرہ (خانیوال)

☆ حضرت بابا قمر الدین صاحب مجذوب قدس سرہ (ملتان شریف)

☆ حضرت میاں محمد بخش المعروف پھٹی والے بابا قدس سرہ (خانیوال)

☆ حضرت خواجہ قمر الدین صاحب سیالوی قدس سرہ (سیال شریف)

☆ حضرت پیر مستان شاہ صاحب قدس سرہ (چک نمبر 8R-114، خانیوال)

☆ حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی محمودی سلیمانی قدس سرہ (تونسہ شریف)

☆ حضرت مولانا محمد یار چشتی نظامی فریدی قدس سرہ (گڑھی اختیار خاں)

☆ حضرت حاجی بختیار صاحب چشتی فاروقی مدظلہ العالی (پاکپتن شریف)

☆ حضرت غلام معین الدین صاحب حنفی چشتی مدظلہ العالی (چشتیاں شریف)

☆ فقیر سلیمانی غلام یحییٰ خواجہ تونسوی مدظلہ العالی (تونسہ شریف)

☆ حضرت حاجی کریم بخش صاحب مہاروی مدظلہ العالی (چشتیاں شریف)

☆ حضرت مولانا ابوصالح محمد محی الدین ملھڈوی مدظلہ العالی (ملھڈ شریف)

تصرفات اولیائے کرام بعد الممات

اولیاء اللہ کا تصرف زندگی میں اور موت کے بعد یکساں ہوتا ہے بلکہ وصال اقدس کے بعد زیادہ اور بہتر ہوتا ہے توجہ اور تصرف اچھی طرح کر سکتے ہیں کیونکہ زندگی میں تو حجاب بدنی بعض چیزوں کے احوال پوشیدہ رکھتا ہے وصال شریفہ کے بعد یہ حجاب بھی اُٹھ جاتے ہیں اور ایسے ہو جاتے ہیں گویا تلوار میان سے سونت لی اور یہ بات یقینی ہے کہ غلاف میں کی گئی تلوار سے سونتی ہوئی تلوار زیادہ اچھی طرح کام کر سکتی ہے جیسے کہ حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ کا ارشاد گرامی ہے

> ''انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام حیات کاملہ کے ساتھ
> متصرف ہیں جن کے توسل وفیض برکت سے اولیائے
> کاملین بھی صاحبِ حیات اور متصرف ہو کر مخلوق خدا کو
> ظاہری اور باطنی فیض پہنچاتے ہیں خواہ وہ عقیدت مند کہیں
> بھی ہو جس پر اجماع اُمت ہے جسے کفر و شرک سے تعبیر
> کرنا بالکل غلط اور بے سر و پا ہے''

اولیائے کرام بعد از رحلت صاحب تصرف و کمالات ہوتے ہیں جنہیں قدرتِ کاملہ نے ظاہری و باطنی تصرفات مرحمت فرمائے ہوئے ہوتے ہیں جنکی بدولت وہ اپنی ظاہری و باطنی حیات میں اپنے معتقدین کی رہنمائی اور مدد فرماتے ہیں حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ بھی اُنھیں باکمال و صاحب تصرف بزرگوں میں

سے ایک ہیں جنکے ظاہری و باطنی کمالات اور تصرفاتِ کاملہ ایک مسلمہ حقیقت ہیں

سرزمین جھانیاں مرجع خلائق

حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ کی ذات گرامی کے قدوم میمنت کی بدولت جھانیاں شریف صاحب فکر و نظر کے لئے بصیرت قلب و نظر، مرجع خلائق اور محورِ روحانیت بن گئی آپ نے یہاں تشریف فرما ہو کر دینی بقاء و استحکام کو تقویت پہنچائی اور عشق مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لوگوں کے دلوں میں راسخ کیا آپ کی شہرت دلپذیر نہ صرف جھانیاں شریف میں تھی بلکہ سرزمین پاکستان کے علاوہ بیرون ممالک سے بھی عقیدت مند آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر فیوض و برکات سے بہرہ ور ہوتے رہے

حضرت مخدوم خواجۂ عالم قدس سرہ کی عظمت و صداقت ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جس کا اعتراف سلاسل ثلاثہ کے تمام بزرگوں نے کیا آپکے رُشد و ہدایت سے ایک عالم فیضیاب ہوا آپ سے عجیب و غریب کرامت اور خوارق صادر ہوئے آپ معارفِ الٰہیہ اور علوم و فنون میں یکتائے زمانہ تھے

آپ نے دُنیائے عالم کو پیغام محبت دیا انسانوں کو انسانیت آدمی کو آدمیت سکھائی فرماتے ہیں کہ بندہ بندگی کے ساتھ ہوتا ہے وہ بندہ نہیں حیوان ہے جسے نہ شعور ہوتا ہے اور نہ ہی تمیز، سرزمین جھانیاں سے آج بھی یہ پیغام محبت دُنیا کو مل رہا ہے کہ جس کے عرفان سے زندگی میں نکھار اور حُسن پیدا ہوتا ہے

رحلت شریفہ

اللہ والوں کا قرینہ خوب تھا موت کو دیکھا تبسم آ گیا

وصال اقدس حضرت خواجہ عالم قدس سرہ ۲۳/ ماہ ذوالحجہ شریف ۱۴۲۲ھ بروز شب آدینہ کو ہوا۔ اگرچہ آپ اس عالم سے تشریف لے گئے مگر آپکی محبت کے لافانی نقوش آج تک فضائے عالم کو گھیرے ہوئے ہیں جن کی روح مقدسہ آج بھی اہل عالم پر لطف و کرم کے پھول برساتی، دردمندوں کی دستگیری کرتی، بے سہاروں کو سہارا دیتی ہے اور مرادمندوں کا دامن گوہائے مراد سے بھرتی ہے وہ ایک شفیق کی طرح سایہ افگن ہے اور ایک مربی کی طرح نگہبان ہے

مزارِ اقدس

آپ کا مزار اقدس چک نمبر R-۱۰ -۱۱۴ جہانیاں ضلع خانیوال میں بقعہ نور اور تجلیات مرکز و عشق ہے جن کی حاضری اور نسبت قلبی باعث طمانیت اور وجہ نجات دارین ہے حاجت مند جنکی درگاہ سعادت پناہ میں مرادیں لے کر آتے ہیں اور شاد و بامراد واپس جاتے ہیں

آپکا سالانہ عرس مبارک ۲۳/ ماہ ذوالحجہ شریف کو ہوتا ہے اطراف واکناف سے صاحب نسبت اور معتقدین حضرات کا مجمع کثیر ہوتا ہے آپکی لافانی محبت کی کشش آج بھی کارفرما ہے جو ملک کے ہر حصے سے لوگوں کو اپنے آغوش شفقت

میں پہنچتی ہے ہر مذہب کے افراد دور دراز مقامات سے آکر اس مرکز عقیدت پر عقیدت کے پھول چڑھاتے ہیں

آپ کا روضہ بلا تفریق مذہب وملت بنی نوع انسان کا مرکز عقیدت ہے مزید یہ کہ مصیبت زدوں کیلئے جائے پناہ اور اہل حاجت کے لئے گنجینہ مراد ہے یہاں دل کی سیاہی خدا کے نور کی روشنی سے بدل جاتی ہے اور خدا کے متلاشی خدا تک پہنچ جاتے ہیں

اس کو بھی بس اہل نظر کر دیا ۔ قطرے کو وہ بحر میں ظاہر کر دیا

تعمیر مزارِ اقدس

حضرت مخدوم خواجہ عالم جیو قدس سرہ العزیز کے مزار اقدس کی تعمیر خادمین آستانہ عالیہ اسدیہ نظامیہ جہانیاں نے کروائی جن میں محمد عبدالرؤف صاحب چشتی نظامی اسدی، محمد بشیر فریدی اسدی، محمد رمضان اسدی، محمد عبدالباسط اسدی محمد منظور فریدی اسدی، ڈاکٹر محمد ماجد فریدی اسدی، محمد عبداللہ چشتی نظامی اسدی، ڈاکٹر ظہور احمد اسدی، ماسٹر محمد افتخار اسدی، محمد عبدالجبار اسدی، نثار احمد اسدی، محمد قیصر ندیم صاحب اسدی اور محمد شریف صاحب فریدی اسدی قابل ذکر ہیں

سر نیاز ہے رہا رہا نہ رہا ۔ خدا کرے کہ آپکا آستان ناز رہے

جنکے روضہ مبارکہ میں حضرت مخدوم ابوبکر وراق اور حضرت مخدوم بابا فرید جیو قدس سرہم کے مزار اقدس کی نمایاں جھلک نظر آتی ہے جسے محسوس کیا جاسکتا ہے

ہدیۂ تشکّر

اُس مرکزِ جمال پہ اب ہے مری نگاہ :: جلوے بھی دیکھ لیں تو طواف نظر کریں

لاکھ لاکھ شکر اور احسان اُس خالقِ کائنات کو لائق اور سزاوار ہے کہ جس کے فضل وکرم سے یہ کتاب کہ مناقب اسدیہ کے نام سے موسوم ہے عرق ریزی اور جانفشانی اس دریوزہ گر درگہہ خواجگان چشت محمد عبداللہ چشتی نظامی اسدی سے بتوجہ ظاہری و باطنی حضرت سرور کائنات فخر موجودات مظہر اُتم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وخواجگان چشت قدس اللہ سرہم العزیز بالخصوص حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر جیو قدس سرہ العزیز یہ کتاب پایۂ تکمیل کو پہنچی مگر جس میں ایسے بے شمار اہم موضوع لکھنے سے رہ گئے تاہم بعض اہم واقعات سامنے لائے گئے ہیں بفضلہ تعالیٰ وبعون الرسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و باستعانت خواجگان چشت علیہم الرحمہ ''احوال وآثار حضرت علامہ اسد نظامی جیو قدس سرہٗ'' میں وہ مضامین شامل ہوں گے۔ احسان عظیم ہے حضرت بابا صاحب جیو قدس سرہ کا کہ اس حقیر پُر تقصیر سے خواجۂ عالم حضرت علامہ اسد نظامی قدس سرہ کی مقتدر جامع شخصیت کے بارے میں کام لے لیا وگرنہ

من آنم کہ من دانم

میں کیا ہوں اور میری حقیقت کیا ہے :: کوئی صاحب کرم فرما گیا ہے

وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم ۝